بہارِ خواتین

عورتوں کے مختلف اعمال پر ثواب کی بہاریں

همشیرہ
محمد صدیق احمد عطاری قادری

Marfat.com

Marfat.com

بہارِ خواتین

عورتوں کے مختلف اعمال پر ثواب کی بہاریں

همشیرہ

محمد صدیق احمد عطاری قادری

زاویہ پبلشرز

8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور

فون: 042-7248657

موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505466

Email: zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

111386

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2012ء

بار اول.......................1100

ہدیہ.......................160

زیرِ اہتمام...........نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

ڈسٹری بیوٹر

زاویہ پبلشرز کی تمام کتابیں
ہول سیل اور ریٹیل ریٹس
پر دستیاب ہیں۔

سلام بک ریڈرز کلب کے ممبر بنیے اور
30% سے 50% فیصد تک رعایت حاصل کیجیے۔

SALAM BOOKSHOP

قرآن مجید اور اسلامی کتابوں کا مرکز

سلام بک شاپ
دوکان نمبر G-5، ماکانی مینشن، بالمقابل دلپسند مٹھائی،
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔
فون: 021-32212167
0345-8272526

www.salambookshop.com

راولپنڈی کے سول ڈسٹری بیوٹر

اسلامک بک کارپوریشن

فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5536111

مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف 0301-7241723

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد 041-2631204

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467

مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد 0321-3025510

مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ 055-4237699

مکتبہ المجاهد بھیرہ شریف 048-6691763

مکتبہ فیضان سنت بوھڑ گیٹ ملتان 0306-7305026

مکتبہ نعیمیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 0300-4986439

Marfat.com

فہرست مضامین

انتساب	5
چھ خصائل	6
ضروری وضاحت	7
پیش لفظ	9

عبادات

علم	17
وضو	22
اذان کا جواب	26
نماز	31
اوابین	40
تہجد	41
اشراق	44
چاشت	45
تحیۃ الوضوء	48
صلوٰۃ التوبہ	49
صلوٰۃ التسبیح	51
صلوٰۃ الحاجات	52
صلوٰۃ الغوثیہ	54
زکوٰۃ	56
نفلی صدقہ	60
حج	62
پردہ	66
تلاوتِ قرآن	72
ذکرِ الٰہی عزوجل	70
درودِ پاک	76
دعا	80
خوفِ خدا سے رونا	82
عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	86
گیارہویں شریف	96

معاملات

شوہر کے ساتھ معاملات	96
اولاد کے ساتھ معاملات	113
گھریلو کام کاج	127

Marfat.com

معمولات

تیل لگانا	130
کنگھا کرنا	133
ناخن تراشنا	134
جوتا پہننا	136
کھانا کھانا	139
پانی پینا	144
سرمہ لگانا	145
مصافحہ	147
اللہ عزوجل کے لئے محبت	148
بسم اللہ سے ابتداء	150
محبت کی نظر سے دیکھنا	154
مہمان نوازی	155
عیادت	155
تعزیت	156
حاجت روائی	157

اخلاقیات

خوش اخلاقی	159
غصہ	163
نرمی	164
تواضع	167
صبر	170
شکر	173
توکل	178
صلۂ رحمی	182
زبان کی حفاظت	190
دنیا سے بے رغبتی	192
روزہ	197

Marfat.com

انتساب

شہنشاہ بغداد غوث الصمدنی، پیرلا ثانی، عالم الربانی، قطب الفروانی، حضرت محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی کی پیاری پیاری والدہ مکرمہ، محترمہ کی بارگاہ مقدسہ، مطہرہ میں کہ

عبادت جن کا شغف تھا،

حیا جن کا شعار تھا!

جن کے کانوں نے غیر محرم کی آواز کو نہ سنا

جن کی آنکھوں نے غیر محرم کو نہ دیکھا

جن کا قدم کسی گناہ کی طرف نہ اٹھا تھا

اپنے لخت جگر کو جنہوں نے راست گوئی کا درس دیا تھا

اور میری زندگی کے رفیق ساتھی کے نام

جن کے بھرپور تعاون نے مجھے علمی و دینی خدمتوں کے لئے خانگی فکروں سے آزاد کیا۔

"کنیز در غوث اعظم رضی اللہ عنہ"

ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

۴ ذوالقعد ۱۴۲۳ھ، بروز بدھ

Marfat.com

چھ خصائل

احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر عورت میں چھ خصلتیں ہوں تو نہایت صالح ہے۔

۱۔ پانچ نمازوں پر محافظ ہو۔
۲۔ خاوند کی تابعدار ہو۔
۳۔ اپنے رب کی رضا چاہنے والی ہو۔
۴۔ اپنی زبان کو غیبت چغلی سے محفوظ رکھے۔
۵۔ دنیوی ساز وسامان میں بے رغبت ہو۔
۶۔ تکلیف پر صابر ہو۔

(تنبیہ المغترین، ص ۶۵)

Marfat.com

ضروری وضاحت

اس کتاب میں کچھ ضعیف احادیث بھی ہیں۔ اِن کو پڑھ کر کوئی شک وشبہ کا شکار نہ ہو اور کسی وسوسہ میں مبتلا نہ ہو اِس کے لیے کچھ وضاحت دی جاتی ہے کہ:

1- حدیث ضعیف سے فضائل ثابت ہو سکتے ہیں اور محدثین اِس پر متفق ہیں کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا رغبت دینے اور ڈرانے کے متعلق جائز ہے۔

نیز یہ بھی اصول مسلم ہے کہ روایت ضعیف جب قوی اور مفتیٰ بہ ہو جائے تو اسے رد کرنا یا اسکے خلاف کرنا ناجائز ہے۔ اور روایت ضعیف چند صورتوں میں قوی ہو جاتی ہے جس میں سے کچھ پیشِ خدمت ہیں۔

1- کوئی حدیث ضعیف اگر متعدد سندوں سے مروی ہو تو وہ کبھی حسن لغیرہ اور کبھی صحیح لغیرہ بن جاتی ہے۔ متعدد سندوں سے مراد ایک سے زائد سند ہے چنانچہ دو سندیں کافی ہیں۔

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:

تعدد الطرق یبلغ الحدیث الضعیف الیٰ حدّ الحسن.

متعدد روایتوں سے آنا ضعیف کو درجہ حسن تک پہنچا دیتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ ۸۱/۳)

2- حدیث ضعیف پر اگر اہل علم عمل کریں تو اس سے بھی اس میں قوت آجاتی ہے۔

جیسا کہ امام ترمذی جامع ترمذی میں کئی جگہ حدیث پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والعمل وعلیٰ ھذا عندا ھل العلم.

''گویا کہ ان کے عمل سے یہ قوی ہوگی''۔

اس حدیث پر اہل علم کا عمل ہے۔

3- مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ حدیث بھی قوی ہو جاتی ہے۔

ردالمختار میں ہے کہ:

Marfat.com

"کسی حدیث ضعیف سے مجتہد کا استدلال اسکے صحیح ہونے کی دلیل ہے"۔ (ردالمختار جلد ۱؛ صفحہ ۴۴)

4- صالحین کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ صلوٰۃ التسبیح ضعیف حدیث سے ثابت ہے۔ لیکن ضعیف حدیث پر حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور بعد کے متقین اور صلحاء کے عمل کرنے سے اس حدیث کو قوت مل گئی۔

5- اولیائے کرام کے کشف سے بھی ضعیف حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے:

فعرفت صحته الحديث لصته كشفته.

میں نے اس حدیث کی صحت کو اس جوان کے کشف سے جان لیا۔ (مرقات جلد ۳ صفحہ ۹۹)

جس حدیث کو امت کے عوام و خواص نے قبول کر لیا ہو وہ ضعیف حدیث بھی قوی ہو جاتی ہے۔

پس پتا چلا کہ ضعیف حدیث بھی ان شرائط کے پیش نظر قابل حجت اور قابل عمل ہو جاتی ہے اور اللہ عزوجل کی رحمت بہت وسیع ہے۔ صرف اتنے پر ہی کیا موقوف وہ اس سے بھی کہیں زیادہ دینے پر قادر ہے۔ (الحمد للہ علیٰ ذلک)

Marfat.com

ذخیرہ
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

پیش لفظ

انسان فطرتاً حریص واقع ہوا ہے۔ اپنی فائدہ مند چیزوں کی طرف جلد لپکتا ہے اور جب دوسروں کو ان سے آگے بڑھتے دیکھتا ہے تو خود اُس سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس حرص میں دنیاوی ترقی پر گامزن رہتا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ اور بڑی سے بڑی ڈگریوں کا حصول ،روپے پیسے کی فراوانی مکانوں کی آسائش کپڑوں کی آرائش نیز دنیاوی آرائش میں بڑھتا چلا جارہا ہے۔ لیکن یہ حرص اس کو کتنا فائدہ دیتی ہے جب تک زندگی کا ساتھ ہے۔ جہاں زندگی اختتام پزیر ہوئی یہ حرص وہوا کا دامن چھوٹا اور قبر کا منہ جا دیکھا۔

اسی لیے حدیث پاک میں ہے:

''آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرے گی''۔

لہٰذا حرص ایسی چیز کی کرنی چاہیے جس سے دنیا و آخرت دونوں مالا مال ہوں دونوں میں کثیر فائدہ حاصل ہو۔ جیسا کہ قران پاک میں ہے:

وَفِى ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ. اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے۔

(المطففین:۲۶) (ترجمہ کنزالایمان)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. (بقرہ:۱۴۸) سو تم نیک کاموں میں حرص کرو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں۔

وَسَارِعُوْآ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ. (آل عمران:۱۳۳) اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف۔ (ترجمہ کنزالایمان)

پس انسان کو حرص نیک اعمال میں کرنی چاہیے اللہ عزوجل کی اطاعت میں کرنی چاہیے مولیٰ عزوجل کی رضا کے حصول میں کرنی چاہیے کہ اسکی بہتر سے بہتر جزا بھی رب عزوجل عطا فرمائے۔

Marfat.com

حدیث قدسی ہے:

یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھالکم ثم او فیکم ایاھا.

اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کی جزا دوں گا۔ (ابن عساکر)

حضرت وہب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر تجھ میں ہمت ہے کہ اللہ کے معاملے تجھ سے آگے کوئی نہ نکل سکے تو ایسا کر لے''۔

لیکن افسوس! آج ہماری سوچ تو یہ بن آئی ہے کہ دنیا میں ہم سے آگے کوئی نہ نکل جائے دور دراز کے دقت و پریشانی والے سفر کی صعوبتیں برداشت کی جاتی ہیں صرف دنیاوی علم کی ڈگریوں کے حصول کے لیے اس قدر راتوں کو جاگ جاگ کر محنت کی جاتی ہے دن بھر کا آرام قربان کر دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات وہ ڈگریاں صرف اندر الماریوں میں بند رکھی رہ جاتی ہیں اور زندگی کے کسی حصے میں کام بھی نہیں آتیں۔ اکثر ایسی جگہوں پر شادیاں ہوتی ہیں جہاں گھر اور بچوں کی مصروفیات میں کبھی ان ڈگریوں کو دیکھنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔

اسی طرح خوب پیسہ خرچ کر کے فلاور میکنگ، ٹیکسٹائل ڈیزائننگ گلاس پینٹنگ، انٹیریئر ڈیزائننگ کے کورسز کیے جاتے ہیں جو صرف کورسز تک محدود رہ جاتے ہیں اور زندگی کے کسی حصے میں کام نہیں آتے۔

اور ان سب معاملات میں بس ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی دوڑ جاری ہے جس سے کوئی نفع نہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ وہ تجھ سے دنیا کے اعتبار سے مقابلہ کر رہا ہے تو تو اس سے آخرت کے اعتبار سے مقابلہ کر''۔

آپ علیہ الرحمۃ نے مزید فرمایا:

''جو شخص تجھ سے دینداری میں مقابلہ کرے تو تُو اس سے مقابلہ کر اور جو تجھ سے دنیا داری میں مقابلہ کرے تو اس مقابلہ کو اس کے سینے پر مار دے''۔

پس یاد رکھو! دنیا کے طلب گار کی اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی قیمت نہیں اور آخرت کے طلبگار کی

Marfat.com

اس کی طلب اور نیک اعمال کے بقدر قیمت یعنی عزت و مرتبہ ہے۔

اور اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اس کی قدر و قیمت اور مرتبہ کیا ہے تو وہ دیکھ لے کہ وہ خود عملِ صالح کی کتنی پابندی کرتا ہے۔ اعمالِ صالحہ کی پابندی پر نہ صرف یہ کہ انسان کا مرتبہ رب ﷻ کی بارگاہ میں بلند ہوتا ہے بلکہ اس کو اُس پر کثیر اجر و ثواب ملتا ہے۔ اب اگر یہ اجر و ثواب کہہ دیا جائے تو بات سمجھ نہیں آتی۔ اجر و ثواب کیا چیز ہے؟

میری محترم بہنو! یہ سمجھ لو کہ یہ ایک کرنسی کا نام ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ دنیا کی کرنسی سے دنیا کی مال و متاع حاصل کی جاتی ہے اور اجر و ثواب جو آخرت کی کرنسی ہے اس سے جنت کا مال و متاع حاصل کیا جائے گا۔

جنت کا مال و متاع کیا چیز ہے؟:

وہاں تو ایسے عمدہ مکانات ہیں کہ سونے کی اینٹ اور چاندی کی اینٹ سے تیار کیے گئے ہیں۔ جس میں حسین باغات ہیں بڑی پُر فضا حسین وادیاں پھر بڑے ہی تفریحی مقامات ہیں۔ درخت کی مسافت اتنی طویل کہ اس کے سائے میں سوار سو سال بھی چلتا رہے تو بھی عبور نہ کر سکے گا سواریاں اڑنے والی ہوں گی۔ ہر موسم پر بہار نہ غم نہ پریشانی نہ کوئی بیماری ہوگی۔ سونے اور چاندی کے تاروں کے بنے ہوئے لباس ہی خوبصورت دل نشین موسیقی جو کہ اللہ کی حمد کی صورت میں ہوگی۔ ایسے حسین و دلکش زیورات ہونگے کہ ان کا نہ کوئی بوجھ ہوگا اور نہ ہی وہ پرانے ہوں گے۔

یعنی ہار، اساور یعنی کنگن خلاخیل یعنی پازیب، خواتیم یعنی انگشتریاں ہوں گی ہر انسان کو دس سونے کی انگوٹھیاں دی جائیں گی جنکے نگوں پر سبز نور سے کندہ ہوگا کہ:

''اے میرے بندے میں تجھ سے راضی ہوں''۔

تین اساور یعنی کنگن ملیں گے ایک سونے کا ایک چاندی کا اور ایک موتیوں کا جن سے سبز نور سے کندہ ہوگا:

لا اله الا الله محمد رسول الله، انا الله ارفعو الیٰ حوائجکم بلا حاجب ولا وزیر یا عبادی طبتم فادخلوها خالدین.

یہ پہنائے جائیں گئے۔

اللہ تعالیٰ ان کو ان کے درجات کے مطابق اپنے پاس سے خلعت عطا فرمائے گا ان پر نورِ رحمٰن سے

Marfat.com

مزین ومرصع سونے کی پٹی سے خلعت ہوگی؛اس پٹی کے وسط میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھا ہوگا حق تبارک وتعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو سلام بھیجے گا اوران سے کہے گا:

''مرحبا! اے میرے بندو! اے میرے اطاعت گزارو! میں تم سے راضی ہوگیا تم بھی مجھ سے راضی ہوگئے''۔

اللہ رب العزت فرمائے گا:

''تم ان چیزوں سے پرہیز کرتے رہے تم پر جن چیزوں کو میں نے حرام کیا۔ ان چیزوں پرعمل کرتے رہے جس کا میں نے تمہیں حکم دیا۔ میرے لیے نماز پڑھی اے میرے محبوبو! اے میرے اطاعت گزارو! اے مجھ سے محبت کرنے والو! تم اپنے محلوں میں چلے جاؤ''۔

پھر ان کے لیے محل کھول دیے جائیں گے ہر محل اتنا بڑا ہوگا کہ اس میں ستر ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازے میں دو سونے کے پٹ ہوں گے۔ ہر دروازے کے آگے ستر ہزار پٹ ہوں گے۔ ہر درخت پر ستر ہزار شاخیں ہوں گی ہر شاخ میں ستر ہزار پھل ہوں گے ان میں سے جو پھل کھانا چاہیں گے وہ پھل ٹوٹ کر ان کے پاس آجائے گا ان محلات میں ان کے لیے ایسے تخت ہوں گے کہ ہر تخت میں ستر ہزار بچھونے ہوں گے۔ سندس اور استبرق کے بچھونے اور گاؤ تکیے ہوں گے۔ ہر تخت کے گرد ستر خادم ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں ایسا سونے کا پیالہ ہوگا جس پر ستر ہزار موتی ہوں گے۔ (سرور خاطر)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت اس کے محلات و دیگر نعمتوں کو قرآن میں کچھ یوں ذکر کیا ہے:

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے وہاں ستھری بیبیاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا۔ (النسا:۵۷)

اور فرمایا:

بے شک جنت والے آج دل کے بہلاؤں میں چین کرتے ہیں اور وہ ان کی بیبیاں سایوں میں ہیں۔ تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا''۔ (یٰسین ۵۲ تا ۵۵)

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

''احوال اس جنت کا کہ ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں

Marfat.com

اسکے میوے اور اس کا سایہ ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے''۔

اور انکے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (سخت سردی) اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گئے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہو گا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے۔

کیسے شیشے چاندی کے برتنوں کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہو گا اور اس میں وہ جام پلائیں جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہو گی اور ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے، ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ان سے فرمایا جائے گا یہ تمھارا صلہ ہے اور تمھاری محنت ٹھکانے لگی''۔ (الدھر: ۱۲ تا ۲۲)

ایک اور مقام پر فرمایا:

''کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں اپنی کوش پر راضی بلند باغ میں کہ اس میں کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت ہیں اور چنے ہوئے کوزے اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں''۔ (الغاشیہ ۸ تا ۱۶)

ایک اور مقام پر فرمایا:

ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت سب سے اونچا محل علیین میں ہے اور تو کیا جانے علیین کیسی ہے اور وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے کہ مقرب جس کی زیارت کرتے ہیں بیشک نیکو کار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے۔ اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے۔ اور اسکی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربان بارگاہ پیتے ہیں''۔ (مطففین: ۱۸ تا ۲۸)

سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا:

پانچوں نمازوں کے وقت میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایا (تحفے) آئیں گے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ان کو ایسے محلات میں داخل فرمائے گا جس میں پہلے قصر کی دیوار سبز اور دوسرے قصر کی دیوار زرد اور تیسرے قصر کی دیوار سرخ اور چوتھے قصر کی دیوار سفید ہوگی اور جب چاشت کا وقت ہوگا تو وہ سب کے سب ایک محل میں پہنچیں گے۔ جب ظہر کا وقت ہوگا تو ان قصور کی تعمیر پلٹ جائے گی، کوئی کمرہ سونے کا اور کوئی کمرہ چاندی کا کوئی کمرہ یاقوت کا کوئی کمرہ موتی کا ہوگا۔ جب عصر کا وقت ہوگا تو وہ زرد اور سفید محل کی طرف جائیں گے یہ محل (قصور) اس قدرت سے رنگ بدلتے جائیں گے جس قدرت سے مالک عزوجل فرماتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے جنتی اس تبدیلی سے بہت خوش ہوں گے۔

جب جنتی اپنے ساتھی سے ملاقات کرنا چاہے گا تو ایسے تخت پر سوار ہوگا جو کوندنے والی بجلی سے زیادہ سریع وسیر ہے۔ جنت کے میدانوں میں ملاقات کریں گے باغوں کی سیر کر کے خوش ہوں گے نہ انکی جوانی فنا ہوگی اور نہ انکی نعمتیں فنا ہوں گی اس کے بعد حق تبارک وتعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف کرنے کے لیے کسی کو ہر جمعہ کسی کو مہینے میں ایک مرتبہ کسی کو سال میں ایک مرتبہ کسی کو تین سالوں میں ایک مرتبہ کسی کو جنت کی ساری مدت میں ایک بار طلب فرمائے گا۔

یہ فرق ان کی منزلوں کے اعتبار سے ہے جس جنتی نے اللہ عزوجل سے زیادہ محبت کی ہوگی اور خدمت گزاری کی ہوگی وہ خوش نصیب ہر جمعہ دیدار الٰہی سے مشرف ہونگے، جنہوں نے اپنی جوانی کو چکنا چور کیا۔ بالغ ہونے کے بعد سے لے کر دنیا سے رخصت ہوتے وقت تک اپنے رب عزوجل کی اطاعت کے لیے بسر کیا۔ وہ سب ایسے میدانوں میں ٹھہریں گے جنکی مٹی مشک کی ہے اس میدان میں کرسیاں یاقوت سے نصب ہوں گی اور یہ کرسیاں نور کی ہوں گی فرشتے ان کو ان کرسیوں پر بٹھائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اپنی تجلی سے سرفراز فرمائے گا یہ سب اسکے دیدار سے مشرف ہوں گے۔

اللہ عزوجل کے وجہ کریم کی طرف نظر کر کے لذت پائیں گے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ان سے فرمائے گا۔

"میرے بندو! میری بندیو! میرے اطاعت گزارو مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا"۔

اس کے بعد حق تبارک وتعالیٰ ہر مرد وعورت پر تجلی فرما کر ان کو سلام سے سرفراز فرمائے گا۔ تمام بیبیاں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس سفید موتی کے ایوان میں درخت طوبیٰ کے نیچے بیٹھی ہونگی انکے لئے انکے درجوں کے مطابق کرسیاں نصب ہونگیں۔

ہم اللہ عزوجل سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے اس نعمت سے سرفراز فرمائے۔

(ملخص قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون)

Marfat.com

اس دائمی عیش ابدی راحتوں اور مولیٰ ﷻ کے وجہ کریم کے دیدار کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور جن کاموں سے مولیٰ ﷻ نے منع فرمایا ہے ان سے رک جاؤ کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لیے جو کام مقرر فرمائے ہیں وہ ہرگز ہرگز ہمیں مشقت میں مبتلا کرنے کے لیے نہیں بنائے ہیں بلکہ ان میں ہمارے لئے بھلائی پوشیدہ ہے۔

مغربی تہذیب نے عورتوں کو گھر کے باعزت پرسکون ماحول سے نکال کر باہر کی زینت بنادیا ہے تو باہر کی دنیا کے آفس، فیکٹری اور دفتر کے رنگین ماحول میں بیٹھ کر وہ بچوں کی تربیت سے غافل ہوگئی ہیں۔ یہ عورت پر بہت بڑا ظلم ہے کہ اس کے امن وسکون عزت ووقار کو ختم کردیا ہے۔ لیکن یہ اس بیماری کی چکاچوند میں کھو کر خود اپنے اوپر ظلم کھارہی ہیں۔ حالانکہ وہ رب کائنات جس نے اسے پیدا کیا وہ اپنے بندے کے مزاج وفطرت سے خوب واقف ہے۔ اور اس نے اپنے بندے کے لئے اس کی فطرت کے مطابق اصولِ زندگی بنادیئے۔ مردوں کیلئے ان کی فطرت ومزاج کے مطابق اور عورتوں کیلئے ان کی فطرت ومزاج کے مطابق۔ اگر ہر کوئی اپنی زندگی اس رب کائنات کی طرف سے دیئے گئے اصولوں پر گزارے تو اس دنیا میں خوشگوار پرسکون زندگی میسر آجائے اور جب عورت ان اصولوں پر عمل کرے گی تو ایسی عورت اجر وثواب میں مردوں سے بڑھ جائے گی جیسا کہ روایت میں ہے:

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَنَّ مَثَلُ عَمَلِ الْمَرْاَةِ الْمُؤْمِنَةِ كَمَثَلِ عَمَلِ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا وَاَنَّ عَمَلَ الْمَرْاَةِ الْفَاجِرَةِ الْفُجُوْرِ اَلْفَ فَاجِرِ. (کشف الاستارج ۱۶ ص ۱۵۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول پاک ﷺ نے فرمایا مومنہ صالحہ عورت کا عمل ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہے اور فاجرہ عورت کی بدعملی ہزار فاجروں کی بدعملی کی طرح ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے عورتوں کی جماعت! یاد رکھو جو تم میں سے نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہونگی پھر ان کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالے کردیا جائے گا۔ سرخ اور زرد رنگ کی خوبصورت سواریوں پر اور ان کے ساتھ بچے ہونگے جیسے بکھرے موتی۔ (کنز العمال: ج ۱۶ صفحہ ۱۷۱)

حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

Marfat.com

دنیا کی نیک صالح عورتیں جنت میں داخل ہوں گی تو جنت کے اندر دنیا کے صالح مردوں کے بدلے میں ہر اعتبار سے حورعین سے فضلیت والی ہوں گی۔

اس سے پتا چلا کہ ایک نیک صالحہ عورت اجر و ثواب میں مرد سے کس قدر بڑھ جاتی ہے نیز ہر اس عمل پر ثواب عطا کیا جاتا ہے جو وہ رب عزوجل کی رضا کے مطابق کرے خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو، اخلاقیات سے ہو یا معاملات سے ہو لہٰذا یہاں چند اعمال کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جن کو اگر عورت انجام دے تو وہ بے شمار اجر و ثواب کی مستحق قرار پاتی ہے۔

پس آخرت کی کرنسی یعنی ثواب کے حصول کے ذرائع (کہ کن کن اعمال سے حاصل ہوتے ہیں) اس کتاب میں جمع کر دیے گئے ہیں تاکہ عورتوں کو بھی اپنے ہر کام کی اہمیت کا اندازہ ہو اور انکو پتا چلے کہ ان کے ہر عمل پر اللہ عزوجل نے کس قدر اجر و ثواب لکھا ہے نیز مولیٰ عزوجل کا ایمان والوں اور ایمان والیوں سے کیسا پیارا خطاب ہے کہ بندہ خوشی سے اپنے مولیٰ کے ہر فرمان پر عمل کرے اور کامیابی پالے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا. (فتح:۵)

"تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں۔ ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے۔ اور اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے"۔

Marfat.com

عبادات

حصول علم پر اجر وثواب

بنی نوع انسان کو عزت، شرافت، فضیلت علم کی بدولت ملی۔ علم ہی کی بدولت معرفت کا سورج انسان پر درخشاں ہو گیا۔ جس کے نور کی نہ کوئی حد ہے اور نہ کبھی ختم ہونے والا ہے۔ زمینوں و آسمانوں میں علم سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام نبیوں اور رسولوں کو اپنا خاص علم مرحمت فرمایا ہے۔ ان ہی حضرات کے علم سے ساری دنیا منور ہوئی ہر مسلمان مرد و عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ علم کے بغیر یہ دنیا کے کام بخوبی انجام نہیں پا سکتے۔

علم حاصل کرنے کی بے پناہ فضیلت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں علم والوں کی شان میں فرمایا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ

اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور انکے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ (مجادلہ:۱۱)

لغت میں علم کا معنیٰ (جاننا) کے ہیں۔ حضرت ملا علی قاری اس کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

”علم مومن کے قلب میں ایک نور ہے۔ جو فانوس نبوت کے چراغ سے مستفاد ہوتا ہے۔ یہ علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال کے ادراک کا نام ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات افعال اور اس کے احکام کی ہدایت حاصل ہوتی ہے اگر یہ علم کسی بشر کے واسطے سے حاصل ہو تو کسبی ہے۔ اور اگر بلا واسطہ حاصل ہو تو علم لدنی ہے“۔

نیز علم حاصل کرنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص تلاشِ علم میں کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل پر رضامند ہوئے ہیں۔ اس کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ زمین و آسمان کی

Marfat.com

ہر چیز حتیٰ کہ مچھلیاں بھی عالم کے لئے طلب مغفرت کرتی ہیں۔ عالم کی عابد پر فضیلت اس طرح ہے۔ جس طرح چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور انبیاء کرام دینار و درہم کا وارث نہیں بناتے وہ علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس نے علم حاصل کیا اس نے اسکا خاص حصہ پایا۔ (ابوداؤد جلد ۳ صفحہ ۹۹ جامع ترمذی، جلد دوم، صفحہ ۲۴۳)

نیز یہ کہ علم کی طلب والے کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے تو اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۶، کتاب العلم فصل ثالث)

سبحان اللہ! علم حاصل کرنے والوں کیلئے ایک خصوصی اعزاز یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضرت انس بن مالک حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کسی کو یہ پسند ہو کہ ایسے لوگوں کو دیکھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے آزاد کر رکھا ہے۔ تو وہ علم حاصل کرنے والوں کو دیکھ لے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے جو طالب علم کسی عالم کے دروازے پر چکر لگاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم اور اس کے ہر حرف کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھتا ہے۔ اور ہر قدم کے عوض اس کیلئے جنت میں ایک شہر بنا دیتا ہے۔ وہ زمین پر چلتا ہے تو زمین اسکے لئے استغفار کرتی ہے۔ اس کی صبح و شام مغفرت کی حالت میں ہوتی ہے فرشتے اس کے لئے گواہی دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے رہائی بخشی۔ (تنبیہ الغافلین)

نیز ایسا شخص جب آگ سے رہائی پا کر جنت میں پہنچے گا۔ تو اس کے درجے انبیاء علیہم السلام کی طرح بلند ہوں گی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص احیائے اسلام کیلئے علم کو طلب کر رہا تھا اور اس حال میں اسکو موت آگئی تو جنت میں اسکے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان صرف ایک درجہ ہوگا۔ (مشکوۃ شریف صفحہ ۳۶ کتاب علم۔ سنن دارمی جلد ا صفحہ ۸۵)

طالب علم جب علم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے جو اللہ عزوجل کی نوری مخلوق ہیں وہ اس کا کیا استقبال کرتے ہیں اس بات کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

حضور سید عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔ طالب علم کے کام سے راضی ہو کر اُس کے لئے فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔

نیز علم سیکھنے والے کے لئے اللہ عزوجل کی دوسری مخلوق استغفار کرتی ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:

جو شخص علم سیکھنے کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو سوراخوں میں چیونٹیاں سمندر میں مچھلیاں اور خشکی کے چرندے اور درندے سب اس کے لئے استغفار کرتے ہیں"۔ (نزہۃ المجالس)

ہر شخص اطمینان و سکون حاصل کرنے کے لئے مارا مارا پھرتا ہے۔ تو سکون کس راستے میں ہے اس کا اندازا سرکارِ مدینہ ﷺ کی اس حدیث پاک سے لگایا جا سکتا ہے۔

سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی راستے پر علم کے لئے چلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور اس پر سکینہ (اطمینان) اترتا ہے۔ اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور اللہ اس کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے۔ جو اس کے مقرب (قریب تر) ہیں اور جس کے عمل نے سستی کی تو اسکا نسب اسے تیز رفتار نہیں کرے گا۔ (مسلم شریف)

علم حاصل کرنا جس طرح مردوں پر فرض ہے اسی طرح عورتوں پر بھی فرض ہے اس لیے عورتوں کو بھی چاہیے کہ علم حاصل کرنے میں رغبت کریں۔ ہماری صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے حضور ﷺ سے عرض کر کے علم حاصل کرنے کے لئے ایک دن مقرر کروایا تھا جیسا کہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ کے حضور مرد ہم پر غالب آ گئے ہیں آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی دن مقرر کر دیں۔ پس آپ نے ان سے ایک مقرر دن کا وعدہ فرما لیا، جس میں آپ عورتوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ نے ان کو وعظ فرمایا۔ اور شریعت کے احکام بتائے اور جو کچھ ان کو وعظ کیا۔ اس میں آپ نے فرمایا: جس عورت نے اپنے تین بچے آگے بھیجے ہیں (یعنی وہ انتقال کر گئے) وہ اس کے لئے دوزخ سے حجاب بن جائیں گے۔ ایک عورت نے کہا جس کے دو بچے فوت ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا دو بچے بھی۔

حدیث کی شرح:

یعنی عورتوں نے عرض کیا مرد ہر روز آپ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور علم سیکھتے ہیں اور امور دین

Marfat.com

آپ سے سیکھتے ہیں۔ ہم عورتیں کمزور ہیں مردوں سے مزاحمت نہیں کر سکتی۔ آپ ہمارے لئے کوئی دن مقرر فرما دیں۔ جس میں ہم آپ سے علم سیکھیں اور امور دین سنیں۔ سرور کائنات ﷺ نے عورتوں کو وعظ کرنے کے لئے دن مقرر فرما دیا (اگر چہ شرعی مسئلہ درست ہے کہ عورت پردے کا لحاظ کرتے ہوئے عالم سے دینی مسئلہ پوچھ سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی بہتر یہ ہے کہ اپنے گھر کے مردوں مثلاً باپ، شوہر، بھائی، بیٹا وغیرہ کے ذریعے علماء سے مسائل پوچھ کر لیا کریں) جس عورت کا نابالغ بچہ فوت ہو جائے اور اگر وہ صبر کرے تو وہ اس کیلئے دوزخ سے حجاب بن سکتا ہے۔ یعنی بچہ اپنی ماں کی شفاعت کرے گا۔ اور اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دینی امور کے لئے دن مقرر کرنا جائز ہے۔ (تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری، جلد اول صفحہ ۳۱۱)

سبحان اللہ! وہ کیسی پاکیزہ بیبیاں تھیں جن کو علم حاصل کرنے کا ایسا شغف تھا کہ وہ خود علم حاصل کرنے کے لئے آقا ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کرتی تھیں۔ جبکہ آج کل کی عورت اس قدر علم سے غافل ہو چکی ہے کہ دین کی تعلیمات ہی کو بھلا بیٹھی۔ افسوس کہ دین کے علم کی کمی کی وجہ سے ان کے عقائد، معمولات، وعبادات سبھی میں ان کی معلومات برائے نام رہ گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اکثر اوقات ایمان بھی خطرے میں پڑھ جاتا ہے کہ بد دین اور بد مذہب کے چنگل میں پھنس جاتی ہیں۔ اور کتنی ایسی ہوتی ہیں جو اپنے تئیں نماز، روزے اور وظائف کی بڑی پابند ہوتی ہے۔ درآں حالیکہ نماز کی شرائط تک سے بے خبر ہوتی ہے وضو اور غسل کے صحیح طریقے سے بھی لاعلم ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات نماز روزے کی پابندی ہوتی ہے۔ خوب تسبیحات اور وظائف بھی پڑے جاتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ گناہوں کا بھی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بے پردگی کی عادت ہو یعنی غیر محرم سے پردہ نہ کرتی ہو۔ ٹی وی ڈرامے گانے باجے کا شغل ہو۔ لڑنے جھگڑنے، غیبت اور بدگمانی وغیرہ کی عادت ہو تو ایسی نیکیاں فائدہ نہیں دیتیں۔ سو اس کی مثال تو ایسی ہوئی کہ صاف ستھرے برتن میں گندگی ڈال کر سجا دو"۔

چنانچہ نیکیوں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اس کو ظاہری اور باطنی گناہوں سے اجتناب کرنا پڑے گا۔ اب حال یہ ہے کہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کون سا کام گناہ ہیں۔ پس یوں بھی ضروری ہوا کہ علم حاصل کیا جائے۔ اور جب علم حاصل کر لیا جائے تو سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہوگا کہ اچھے ساتھی اور نیک ماحول نصیب ہوگا۔ اور بہت سے ایسے علم جو عام حالات میں حاصل کرنے مشکل ہو

Marfat.com

تے ہیں۔ اور بہت سے ایسے عمل جن سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔ نیک ماحول کی نسبت سے ان پر استقامت نصیب ہو جاتی ہے۔ اس لئے عورتوں کو ضرور چاہیے کہ علم دین حاصل کریں الحمدللہ ہر اتوار کو فیضانِ مدینہ،، میں یہ سہولت موجود ہے۔ جہاں عورتوں کا سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے انشاءاللہ وہاں جانے سے بہت پیارا نیکیوں بھرا مدنی ماحول بھی نصیب ہوگا۔ زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گا۔ بہت سے گناہوں کا خاتمہ ہوگا۔ لہٰذا جہاں بازاروں، شاپنگ سنٹروں، فضول باتوں وغیرہ میں کئی کئی گھنٹے ضائع کر دیئے جاتے ہیں وہیں تھوڑا سا وقت ہر اتوار کو ۳:۵۰ سے ۵:۰۰ بجے تک نکال کر اور ''فیضان مدینہ'' جا کر اپنی آخرت سنوار کر جنت پائیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

کچھ خواتین کی یہ رائے ہوتی ہے کہ کہیں جا کر ہی کیوں علم حاصل کیا جائے۔ گھر بیٹھ کر نماز اور ذکر واذکار وغیرہ کر لئے جائیں۔ اجتماع میں جانے کی کیا ضروت ہے؟

تو یہ شیطان کی ایک بہت بڑی چال ہے۔ اس لئے اگر گھر میں بیٹھ کر اگر نماز صحیح نہ ہو اور روزے کے مسائل سے صحیح آگاہی نہ ہو اور ہم اس زعم فاسد (غلط خیال) میں خوش رہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ لہٰذا لاعلمی میں نماز اور روزے وغیرہ سے فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔

جیسا کہ حضرت امام محمد غزالیؒ اشاد فرماتے ہیں کہ ''تمام فرائض وواجباتِ شرعیہ نماز، روزہ، وغیرہ کا علم حاصل کرو جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ تا کہ تم انہیں صحیح طور پر ادا کرسکو۔ اور تمام ناجائز و خلافِ شرع باتوں کو جاننا بھی ضروری ہے تا کہ تم ان سے بچ سکو۔ لہٰذا عبادت شرعیہ مثلاً پاکی، نماز وغیرہ کی حقیقت کا جاننا انتہائی ضروری ہے۔ تا کہ ان کی ادائیگی کا حل ہو کیوں کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برسہابرس لاعلمی کی وجہ سے کسی عبادت پر اپنے عمل کو نیک گمان کرتے ہیں۔ مگر ان میں کوئی بھی عبادت قبولیت کے لائق نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ ان کی ادائیگی غلط طریقے سے ہوتی ہے اور کرنے والے کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس لئے علم حاصل کرو کہ عبادت کا راستہ ہموار ہو جائے اور عبادت تمام عیوب ونقائص سے پاک ہو جائے۔ (منہاج العابدین، ص ۳۷ تا ۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''حکمت (شریعت) کی ایک بات سننا سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے''۔

Marfat.com

نیز سنتیں سیکھنے کے لئے اجتماع میں شریک ہونے کی بھی فضیلت ہے۔ جیسا کہ سرکار ابد قرار شافع روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

علم کی مجالس میں حاضر ہونا ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے افضل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ قرآن پڑھنے سے بھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنا بغیر علم کے مفید ہو سکتا ہے؟ (نزھۃ المجالس)

اس لئے عورتیں ضرور علم دنیا سے خود کو آراستہ کر کے دین و آخرت کی بھلائی حاصل کریں۔

اسلام نوع انسان کے لئے اللہ عزوجل کے سب سے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فضیلت والا دین ہے۔ دین کے تمام عقائد، ارکان عبادات اور معمولات بھی فضائل والے ہیں۔ چنانچہ ان کا اجر و ثواب بیان کیا جاتا ہے۔

وضو

وضو اگرچہ عبادت غیر مقصودہ ہے جو نماز و قرآن مجید پڑھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن خود اس کی بہت فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق قرآن عظیم میں فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. (المائدہ:۶)

”اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ“۔ (ترجمہ کنزالایمان)

وضو کا لغوی معنی:

نظافت و ستھرائی کے ہیں جبکہ شریعت میں اعضاء کے مخصوص حصوں (چہرہ ہاتھ پاؤں) دھونے اور سر کا مسح کرنے کا نام وضو ہے۔

وضو کے متعلق احادیثِ مبارکہ:

امام بخاری و امام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: قیامت کے دن میری امت اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے

111386

Marfat.com

ہوں گے۔ تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔

عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ نکل گئے اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے گناہ نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے گناہ نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور اس کی نماز اس کے لئے زائد ہے۔ (رواہ مالک، والنسائی)

- بزار نے باسنادِ حسن روایت کی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے۔ حمران کہتے ہیں کہ میں پانی لایا انہوں نے منہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا کہ اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے۔ اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوءِ کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔
- مسلم میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

اور ترمذی نے یہ زیادہ کیا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

(هذا رواه مسلم فی صحيحه و كذاابن الاثير فی جامع الاصول، مشكوة كتاب الطهارة الفصل الاول)

- دار قطنی اور بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوا جتنے پر پانی گزرا۔

نیز ہمیشہ باوضو رہنے کی بہت فضیلت ہے کہ بعض اہل معرفت کا قول ہے جو شخص ہمیشہ باوضو رہے اللہ تعالیٰ اس کو تیرہ کرامتیں عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

- اس کے تمام اعضاء وروح اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔
- جب سو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتے بھیج دیتا ہے جو اسے جن وانسان کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں۔
- رسول اللہ ﷺ کی سنت کا پابند رہے گا۔
- اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو دور اور حاجات کو پورا فرمائے گا۔
- تمام فرشتے اور حاملان عرش اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔
- مرنے کے بعد اس کو غیب سے آواز آتی ہے۔
  ''اے میرے بندے کوئی خوف نہ کر کیونکہ میں تجھ سے راضی ہوں''۔
- موت کی سختی اس پر آسان ہو جاتی ہے۔
- کراماً کاتبین کا قلم اس کا ثواب لکھتے لکھتے ہر وقت تر رہتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کی وہ شراب پلائے گا جس پر آج تک مہر لگا رکھی ہے۔
- اس کو عبادتِ الٰہی کی توفیق ہو گی۔
- اس کا دل ہمیشہ نرم ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے زمرے میں داخل کرے گا۔
- اس کا شمار اللہ ورسول ﷺ کی پسندیدہ جماعت میں ہوگا۔
- روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ میرے محبوب محمد ﷺ اور ان کی امت کے لوگ اس طریقے سے وضو کیا کریں گے کہ جس طرح میں ان کو حکم دوں گا پھر ان کو اس پانی کے ہر قطرے کے بدلے میں (جو وضو کرتے وقت ٹپکے گا) ایک جڑاؤ محل بہشت میں عطا کروں گا جس کی چوڑائی لمبائی زمین کے برابر ہو گی''۔ (تذکرۃ الواعظین، ۷۰۶)
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ مسلمان اور مومن وضو کرنے میں جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ جن کی طرف اس نے دست درازی کی ہے پانی کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ دور ہو جاتے ہیں۔
- جب اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے اندر سے وہ تمام گناہ جس پر اسکی نظر پڑی ہے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہے یا آخری قطرے کیساتھ نکل جاتے ہیں۔

Marfat.com

- جب سر کا مسح کرتا ہے تو ہر ایک بال پر پانی کا اثر پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے ہر بال کے عدد کے موافق اس کے مرتبے بلند فرما دیتا ہے اور اس کو شہیدوں کی نماز کا ثواب عطا کرتا ہے۔
- پھر جب دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ جن کی طرف اس نے قدم بڑھائے ہیں، پانی کے ساتھ یا اس کے آخری قطرے کے ساتھ دھل جاتے ہیں۔
- حضرت عمر بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قربِ الٰہی کی نیت سے وضو کرنے میں کلی کرتا ہے، پھر ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرتا ہے تو اس کے منہ اور ناک سے تمام گناہ نکل جاتے ہے۔
- پھر جب حکم خدا کے مطابق اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی سب خطائیں انگلیوں کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔
- پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے کناروں سے تمام سر کے گناہ دھل کر گر جاتے ہیں۔
- پھر جب دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے تمام گناہ پانی کے ساتھ انگلیوں کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔
- پھر فراغت کے بعد کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کی عزت و جلال کا اظہار ایسے الفاظ میں کرتا ہے جو اس کی ذات پاک کے لائق ہیں۔
- اور خلوص نیت اور حضور قلب سے خدائے پاک کی طرف متوجہ ہو کر دو رکعت نماز تحیۃ الوضو ادا کرتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا اس روز پاک صاف تھا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین الٰہی پر ثابت قدم رہو اور تم اپنے اوپر تکلیف گوارا کئے بغیر ہرگز صبر و استقامت اختیار نہیں کر سکتے۔ یاد رکھو کہ تمھارے اعمالِ نیک میں سب سے زیادہ اچھا عمل نماز پنجگانہ ہے اور ہر وقت وہی شخص با وضو رہے گا، جس کے دل میں نور ایمان ہو گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی غلاف کعبہ لینے کے لئے مصر کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں ملک شام کے ایک مقام

Marfat.com

- اس کے تمام اعضاء وروح اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔
- جب سو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتے بھیج دیتا ہے جو اسے جن وانسان کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پابند رہے گا۔
- اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو دور اور حاجات کو پورا فرمائے گا۔
- تمام فرشتے اور حاملان عرش اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔
- مرنے کے بعد اس کو غیب سے آواز آتی ہے۔
  ''اے میرے بندے کوئی خوف نہ کر کیونکہ میں تجھ سے راضی ہوں''۔
- موت کی سختی اس پر آسان ہو جاتی ہے۔
- کراماً کاتبین کا قلم اس کا ثواب لکھتے لکھتے ہر وقت تر رہتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کی وہ شراب پلائے گا جس پر آج تک مہر لگا رکھی ہے۔
- اس کو عبادتِ الٰہی کی توفیق ہو گی۔
- اس کا دل ہمیشہ نرم ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے زمرے میں داخل کرے گا۔
- اس کا شمار اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ جماعت میں ہو گا۔
- روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لوگ اس طریقے سے وضو کیا کریں گے کہ جس طرح میں ان کو حکم دوں گا پھر ان کو اس پانی کے ہر قطرے کے بدلے میں (جو وضو کرتے وقت ٹپکے گا) ایک جڑاؤ محل بہشت میں عطا کروں گا جس کی چوڑائی لمبائی زمین کے برابر ہو گی''۔ (تذکرۃ الواعظین، ۷۰۶)
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ مسلمان اور مومن وضو کرنے میں جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ جن کی طرف اس نے دست درازی کی ہے پانی کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ دور ہو جاتے ہیں۔
- جب اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے اندر سے وہ تمام گناہ جس پر اسکی نظر پڑی ہے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہے یا آخری قطرے کیساتھ نکل جاتے ہیں۔

Marfat.com

- جب سر کا مسح کرتا ہے تو ہر ایک بال پر پانی کا اثر پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے ہر بال کے عدد کے موافق اس کے مرتبے بلند فرما دیتا ہے اور اس کو شہیدوں کی نماز کا ثواب عطا کرتا ہے۔
- پھر جب دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ جن کی طرف اس نے قدم بڑھائے ہیں، پانی کے ساتھ یا اس کے آخری قطرے کے ساتھ دھل جاتے ہیں۔
- حضرت عمر بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قربِ الٰہی کی نیت سے وضو کرنے میں کلی کرتا ہے، پھر ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرتا ہے تو اس کے منہ اور ناک سے تمام گناہ نکل جاتے ہے۔
- پھر جب حکم خدا کے مطابق اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی سب خطائیں انگلیوں کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔
- پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے کناروں سے تمام سر کے گناہ دھل کر گر جاتے ہیں۔
- پھر جب دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے تمام گناہ پانی کے ساتھ انگلیوں کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔
- پھر فراغت کے بعد کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کی عزت و جلال کا اظہار ایسے الفاظ میں کرتا ہے جو اس کی ذات پاک کے لائق ہیں۔
- اور خلوص نیت اور حضور قلب سے خدائے پاک کی طرف متوجہ ہو کر دو رکعت نماز تحیہ الوضو ادا کرتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا اس روز پاک صاف تھا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین الٰہی پر ثابت قدم رہو اور تم اپنے اوپر تکلیف گوارا کئے بغیر ہرگز صبر و استقامت اختیار نہیں کر سکتے۔ یاد رکھو کہ تمھارے اعمالِ نیک میں سب سے زیادہ اچھا عمل نماز پنجگانہ ہے اور ہر وقت وہی شخص با وضو رہے گا، جس کے دل میں نور ایمان ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی غلاف کعبہ لینے کے لئے مصر کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں ملک شام کے ایک مقام

Marfat.com

پر ان کا گزر ہوا جہاں علماء یہود میں سے ایک بڑا عالم رہتا تھا۔ اس صحابی کو اس عالم سے ملنے کا شوق ہوا تا کہ اس کی عالمانہ باتیں سنے۔ اس کے حجرے پر آ کر دستک دی۔ کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ وہ بہت دیر تک کھڑے رہے انتظار کے بعد یہودی عالم آیا دروازہ کھولا، یہ داخل ہوئے۔ اس نے بہت شیریں زبان سے باتیں کیں۔ صحابی نے شکایت کی کہ تم نے مجھے دیر تک اپنے دروازے پر کھڑا رکھا۔ دروازہ فوراً کیوں نہ کھولا۔ یہودی نے جواب دیا:

''ہم لوگوں نے تم کو دیکھا تھا جب تم ہمارے مکان کی طرف متوجہ ہوئے تو ہم کو تم پر ایک شاہی ہیبت نظر آئی جس سے ہم ڈر گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بادشاہ ہم کو کوئی زحمت پہنچائے۔ لہٰذا ہم نے دروازہ بند کر لیا اور تم کو اتنی دیر دروازے پر ٹھہرائے رکھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ اے موسیٰ جب تم کو کسی بادشاہ کی طرف سے خوف ہو تو وضو کرو اور اپنے گھر والوں کو وضو کرنے کا حکم دو، کیونکہ جو شخص باوضو رہتا ہے وہ میرے حفظ وامان میں ہوتا ہے اور اس کو کوئی خوف نہیں رہتا۔ اس لیے ہم نے اپنا دروازہ بند رکھا، یہاں تک کہ میں نے اور تمام گھر والوں نے وضو کیا اور اس طریقے سے حفظ الٰہی میں بے خوف ہو کر دروازہ تمہارے لئے کھولا''۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۱۰۷)

لہٰذا چاہیے کہ بیشمار فضیلتیں حاصل کرنے کیلئے عورتیں بھی باوضو رہنے کا اہتمام کریں۔

اذان کا جواب دینے پر اجر و ثواب

لغت میں اذان کا معنی ''بتلانا، اطلاع دینا اور اعلان کرنا ہے''۔ شرع میں وقت مخصوص میں نماز کی اطلاع کے لئے جو الفاظ کہے جاتے ہیں اسے اذان کہتے ہیں۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خواب میں اذان کے الفاظ سنے۔ پھر وحی نازل ہوگئی کہ جو کلمات سنے تھے زمین پر سنت اذان قرار دیئے جائیں۔ احادیث مبارکہ میں اذان کا جواب دینے کی بہت ہی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

''جب تم موذن کی اذان سنو تو کہو مثل اس کی جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے پھر میرے لیے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو کہ وہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے۔ جو اللہ کے بندوں میں صرف ایک بندے کے لائق و مناسب ہے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں جو شخص میرے لیے خدا سے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔ (مسلم شریف، جلد اوّل، صفحہ ۷۷)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ یُنَادِیْ فَلَمَّا سَکَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ مِثْلَ ھٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(رواہ نسائی، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۵، باب الاذان)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں، ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کو کھڑے ہوئے، جب اذان فرما چکے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دل میں یقین کر کے ایسا ہی کیا وہ جنت میں ہی جائے گا"۔

امام احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ موذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلے کا سوال کرے۔ (جامع ترمذی، جلد اوّل، صفحہ ۱۷۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب موذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو تم نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور جب اشھد ان لا الہ اللہ اشھدان الا الہ الا اللہ کہا تو تم نے بھی اشھدان لا الہ الا اللہ کہا پھر موذن کہتا ہے اشھد ان محمد رسول اللہ کہا تو تم نے بھی اشھد ان محمد رسول اللہ کہا اور پھر کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ تو تم نے اس کے جواب میں لا حول لا ولا قوۃ الا باللہ اور پھر کہتا ہے حی علی الفلاح تو تم نے اس کے جواب میں کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تم نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، پھر وہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ تم نے بھی اپنے دل میں کہا لا الہ الا اللہ تو جو بھی ایسا کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم شریف)

مدینے کے تاجدار ﷺ نے ایک بار فرمایا "اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا"۔

خواتین نے یہ سن کر عرض کیا کہ یہ تو عورتوں کے لئے ہے۔ مردوں کے لئے کیا ہے؟ فرمایا: "مردوں کیلئے دگنا"۔ (ابن عساکر)

Marfat.com

اللہ عزّوجلّ کی رحمت پر قربان اس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرمادیا ہے، مگر افسوس کہ اتنی آسانیوں کے باوجود ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں، مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

"اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر" یہ ایک کلمہ ہے اس طرح پوری اذان میں ۱۲ کلمات ہیں تو اگر کوئی مسلمان بہن ایک اذان کا جواب دے۔ یعنی موذن جو کہتا جائے، مسلمان بہن بھی دہراتی جائے تو اس کو ۱۲ لاکھ نیکیاں ملیں گی ۱۲ ہزار درجات بلند ہوں گے اور ۱۲ ہزار گناہ معاف ہونگے۔

فجر کی اذان میں دومرتبہ الصلٰوۃ خیر من النوم ہے تو یوں فجر کی اذان میں ۱۴ کلمات ہو گئے۔ تو فجر کی اذان کے جواب میں ۱۴ لاکھ نیکیاں ۱۴ ہزار درجات کی بلندی اور ۱۴ ہزار گناہوں کی معافی ملی۔

الحاصل اگر کوئی مسلمان بہن اہتمام کے ساتھ روزانہ پانچوں اذانوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اسے روزانہ ڈھیروں اجر وثواب حاصل ہوگا۔ (رسائل عطاریہ حصہ اول، صفحہ ۴۳،۴۴)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اے میرے اللہ اس دعوت کاملہ (دعوت توحید) اور صلوۃ قائمہ کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق پر رتبہ و درجہ عطا کر اور آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کر، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ تو اس کے لئے روز قیامت میری شفاعت واجب ہوگی"۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں مولانا شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مقام محمود سے مراد وہ مقام ہے کہ اس مقام والے کی سب کائنات صفت وثنا کرے گی اور تمام مخلوق اس پر رشک کرے گی۔

یہ مقام قرب وشفاعت ہے کہ تمام عالم حیران وسرگرداں ہوگا۔ اور انبیاء ورسل میں سے کسی کو بھی ہیبت ودہشت کے باعث سر اٹھانے کی جرأت نہ ہوگی۔ اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خداوند قدوس کے حریم خاص میں حاضر ہوں گے اور اس دروازہ (شفاعت کو کھولیں گے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

Marfat.com

خدائے تعالیٰ (اس دن) اپنے محبوب پاک کو ایسی حمد کی تعلیم و تلقین کرے گا۔ جب آپ اس حمد کے ساتھ خدا تعالیٰ کی صفت و ستائش کریں گے تو رحمت کا دروازہ کھل جائیگا۔ یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روزِ قیامت عرش پر بٹھایا جائیگا سبز رنگ کا خاص لباس آپ کو پہنایا جائیگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن دیا جائیگا کہ جو چاہیں فرمائیں اور جو کچھ میرے حبیب کی رضا ہے مجھ سے مانگیں طلب کریں۔ اس دن معلوم ہوگا کہ مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے۔ اُس (آخرت) کی مجلس و معرکہ کا صدر و سلطان کون ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

اس لئے عورتوں کو چاہیے کہ جب اذان کی آواز سنیں تو تمام کاموں کو موقوف کر کے پہلے اذان کا جواب دیں۔

اذان میں انگوٹھے چومنے پر اجر و ثواب:

جب موذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم، اس کو سن کر اپنے دونوں انگوٹھے یا کلمے کی انگلی چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ اس میں بہت سے دنیاوی اور دینی فائدے ہیں، جس کے متعلق احادیث وارد ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر عمل رہا۔ عامۃ المسلمین ہر جگہ اس کو مستحب سمجھ کر کرتے ہیں۔ صلاۃ مسعودی جلد دوم باب بستم ''بانگ نماز'' میں ہے۔

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ وَ وَضَعَ اِبْهَامَیْهِ عَلٰی عَیْنَیْهِ فَاَنَا طَالِبُهٗ فِیْ صُفُوْفِ الْقِیٰمَةِ وَقَائِدُهٗ اِلَی الْجَنَّةِ.

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ہمارا نام اذان میں سنے اور اپنے انگوٹھے آنکھوں پر رکھے تو ہم اس کو قیامت کی صفوں میں تلاش فرمائیں گے۔ اور اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے''۔

حضرت امام ابو طالب محمد بن مکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم

Marfat.com

ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اذان میں کلمہ شہادت سن کر اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگایا اور کہا قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اے ابو بکر! جو تم نے میری ملاقات کے شوق میں پڑھا اور جو تم نے عمل کیا اس طرح جو شخص بھی پڑھے اور ایسا ہی عمل کریگا اس کی نئی پرانی خطائیں اور عمداً ظاہر و باطن کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا''۔ (حاشیہ تفسیر جلالین)

مقاصد حسنہ فی الاحادیث دائرہ علی السنہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دیلمی نے فردوس میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان سرکار نے جب موذن کا قول اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ سنا تو یہی فرمایا۔ اور اپنے کلمے کی انگلیوں کے باطنی حلقوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا، پس حضور ﷺ نے فرمایا جو میرے اس پیارے کی طرح کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو شخص اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ سن کر کہے: مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اور اپنے انگوٹھے چوم لے اور آنکھوں سے لگائے۔ یعْمٰی وَلَمْ یَرْمُدْ، کبھی اندھا نہ ہوگا نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی، غرض یہ ہے کہ اسی مقاصد حسنہ میں بہت سے آئمہ دین سے یہ عمل ثابت ہے۔

حاصلِ کلام:

اس تمام گفتگو سے یہ نتیجہ نکلا کہ اذان وغیرہ میں انگوٹھے چومنا آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ فقہاء و محدثین و مفسرین اس کے استحباب پر متفق ہیں۔

ائمہ شافعیہ و مالکیہ نے اس کے استحباب کی تصریح فرمائی، ہر زمانے اور ہر ایک مسلمان اسکو مستحب جانتے رہے اور جانتے ہیں۔

اس میں حسب ذیل فائدے ہیں:

- یہ عمل کرنے والا آنکھ دکھنے سے محفوظ رہے گا۔ اور ان شاءاللہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔
- اگر آنکھ میں کسی قسم کی تکلیف ہو اس کے لئے یہ انگوٹھے چومنے کا بہترین علاج ہے۔

Marfat.com

❁ اس کے عامل کو حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی اور اس کو حضور ﷺ قیامت کی صفوں میں تلاش فرما کر اپنے پیچھے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

اس کو حرام و بدعت کہنا محض جہالت ہے۔ جب تک مخالفت کی صریح دلیل نہ ملے اس کو منع نہیں کر سکتے۔ استحباب کے لئے مسلمانوں کا مستحب جاننا ہی کافی ہے۔ مگر کراہت کے لئے دلیل خاص کی ضرورت ہے۔

اذان و تکبیر کے علاوہ بھی اگر کوئی شخص حضور ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چومے تو بھی کوئی حرج نہیں بلکہ نیت خیر سے ہو تو باعث ثواب ہے۔ بلا دلیل ممانعت منع نہیں کر سکتے جس طرح بھی حضور ﷺ کی تعظیم کی جائے باعث ثواب ہے۔ (بحوالہ جاء الحق، صفحہ ۹۸ تا ۴۰۰)

نماز پڑھنے پر اجر و ثواب

نماز اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے اور اسلامی عبادات میں سب سے اہم اور افضل عبادت ہے اسکی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ نے نماز کا ذکر بیاسی ۸۲ مقامات پر فرمایا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا۔ (المزمل:۲۰)

''اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو''۔ (ترجمہ کنز الایمان)

یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں۔ (خزائن العرفان)

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (النساء:۱۰۳)

''بے شک مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان)

لغت میں صلوٰۃ کے معنی دعا، رحمت اور استغفار کے ہیں۔ نماز کو صلوٰۃ'' اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں سب معانی موجود ہے۔ اس کا ایک معنی لفظ صلی سے بھی آتا ہے جس کے معنی ''لکڑی گرم کرنا، اور آگ سے گرم کر کے سیدھا کرنا'' آتا ہے۔ یہ معنی بھی حقیقت نماز میں مناسب ہیں۔ نماز گویا نمازی کو آتش مجاہدہ میں پگھلاتی ہے، اس کے گناہوں کو جلاتی اور اس کے نفس کی کجی کو درست وسیدھا کرتی ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ نمازیوں کو قیامت کے دن

Marfat.com

عظیم اجر و ثواب ملے گا۔

چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے۔

''ہاں جو ان میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف اترا۔ اور جو تم سے پہلے اترا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے''۔ (النساء:١٦٢)

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل نمازیوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

''اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں، یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا''۔ (معارج:٣٥۔٣٤)

نماز کی برکت سے بندے کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، جیسا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوٰتِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔

(بخاری شریف، جلد اول، کتاب مواقیت صلوۃ، ص ٧٦، قدیمی)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ اس میں ہر دن پانچ مرتبہ نہاتا ہو کیا اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اسکے جسم پر میل کچیل بالکل نہ رہے گی آپ نے فرمایا یہ پنج وقتہ نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں خطاؤں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ گناہ اور حقوق العباد اس سے علیحدہ ہیں کہ وہ نماز سے معاف نہیں ہوتے۔

خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پنجگانہ کو نہر سے تشبیہ دی نہ کہ کنویں سے، دو وجہ سے ایک یہ کہ اگر کنویں میں گھسا جائے تو اکثر اس کا پانی نہانے کے لائق نہیں رہتا کیونکہ وہ پانی جاری نہیں نہر کا پانی جاری ہے ہر ایک کو ہر طرح پاک کر دیتا ہے یوں نماز ہر طرح پاک کر دیتی ہے اگر چہ کیسا ہی گندا ہو۔

Marfat.com

دوسرے یہ کہ کنویں کا پانی تکلف سے حاصل ہوتا ہے رسی ڈول کی ضرورت پڑتی ہے، کمزور آدمی پانی کھینچ نہیں سکتا مگر نہر کا پانی بے تکلف حاصل ہوتا ہے، ایسے ہی نماز بے تکلف ادا ہو جاتی ہے۔ جس میں کچھ کرنا ہی نہیں پڑتا۔ خیال رہے کہ گناہ دل کا میل ہے اور نماز میلِ دل کے لئے پانی ہے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، صفحہ ۳۶۱)

نماز کے اوقات:

اللہ تعالیٰ سے مناجات کے اوقات کہ انسان کو ان اوقات میں اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کا موقع ملتا ہے کہ بندہ جب نماز میں ہوتا ہے تو اس کے اور رب تبارک وتعالیٰ کے درمیان حجابات اٹھا دیے جاتے ہیں۔

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”کہ جب میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے رب عزوجل سے کلام کروں تو میں نماز کی نیت باندھ لیتا ہوں“

طبرانی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کے اوپر پرودگار عزوجل کے درمیان حجابات ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک کہ نہ ناک سنکے اور نہ کھنکارے“۔ (بہار شریعت، جلد اول، حصہ سوئم صفحہ ۱۵۹)

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوةَ یُرِیْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ“.

”روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں تشریف لے گئے جب پتے جھڑ رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ لیں، اس سے پتے جھڑنے لگے، راوی کہتے ہیں کہ فرمایا اے ابو ذر! میں نے کہا حاضر ہوں فرمایا کہ جب مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے“۔

یعنی اخلاص کی نماز موسم خزاں کی اس تیز ہوا کی طرح ہے جو پت جھڑ کر دیتی ہے نماز پڑھنے والوں

Marfat.com

کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ انہیں ضرور بخشے گا اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے یہ ہے:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ وَصَلّٰهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ. (ابوداؤد)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرض کیا ہے جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور وقت پر انہیں پڑھے ان کا رکوع وخشوع مکمل کرے اس کے لئے اللہ پر عہد ہے کہ اسے بخش دے اور جو کوئی نہ کرے اس پر اللہ کا عہد نہیں اگر چاہے اسے بخش دے اور اگر چاہے اسے عذاب کرے''۔

اور جو لوگ پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیے جائیں گے اور بہشت کی نعمتوں سے نوازا جائے گا اور جنت کیا ہے؟ جنت مقام خیر ہے جلوہ گاہ رب جلیل عزوجل ہے۔ جنت ایسا ٹھکانہ ہے جہاں راحت ہی راحت ہے وہاں کی زندگی دنیا کے مصائب وآلام سے پاک ہے وہاں کی زندگی عیش ونشاط کی زندگی ہے دنیا کے دکھوں غموں اور فکروں سے بالکل پاک، وہاں صحت اور تندرستی ہے پس جنت وہ مقام ہے جہاں ہمیں سب کچھ ملے گا۔ اور اس مقام کو پانے کا بہترین ذریعہ نماز ہے، جو نماز کی پابندی کرتے ہیں ان کا جنتوں میں اکرام کیا جائے گا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ.

''اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا''۔ (معارج: ۳۵-۳۴)

بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نمازوں کا اہتمام کرنے والوں کو خوشخبری دی ہے کہ وہ جنت کے وارث ہیں اور فردوس کے وارث بنیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

چنانچہ فرمایا:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ o الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ. (مومنون: ۹ تا ۱۱)

''اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث

Marfat.com

پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اللہ عزوجل کی وہ بندیاں جو نماز کی پابندی کرتی ہیں انکے لئے حدیث پاک میں نہ صرف جنت کے حصول کی خوشخبری ہے بلکہ یہاں تک ہے کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کی حفاظت کرے شوہر کی اطاعت کرے تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو"۔ (کنز، صفحہ ۴۰۶)

نیز جو عورت نماز کی پابندی کرے اس کیلئے بہشت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس مسلمان عورت نے پابندی سے پنجگانہ نماز ادا کی اور اپنی شرم گاہ (عزت) کی حفاظت کی اور اپنے مرد کی فرمانبردار رہی اس عورت کے لئے بہشت کے سب دروازے کھلے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں جائے"۔

(ابن حبان، بحوالہ روحانی زیور، ص ۱۷)

سبحان اللہ عزوجل! عورتوں کے لئے کتنی بڑی فضیلت اور مرتبے کی بات ہے اور جنت میں داخل ہونے کا آسان نسخہ ہے کہ شریعت میں عورتوں سے کم اور آسان عمل پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن عورتیں اس طرف توجہ نہیں دیتیں عام طور پر عورتیں نماز میں کوتاہی کرتی ہیں پڑھتی نہیں یا وقت گزرنے کے بعد پڑھتی ہیں اس لئے چاہیے کہ نماز کی پابندی کریں اور جنت کے مزے لوٹیں۔ جنت میں نمازیوں کے لئے پانچ نمازوں کے اوقات میں رب عزوجل کی بارگاہ سے ہدایا (یعنی تحفے) آئیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب صبح کا وقت ہوگا فرشتہ آئے گا اور محل کے دروازے پر دستک دے گا خادم پوچھے گا کون ہے؟ وہ کہے گا کہ میں اللہ کی طرف سے فرشتہ ہوں اور تمہارے سردار مرد یا سردار عورت کے پاس آیا ہوں اور دنیا کی نماز صبح کا ہدیہ لایا ہوں" خادم دروازہ کھول دے گا اور وہ فرشتہ سامنے آکر ان سے کہے گا:

"رب سلام تمہیں سلام فرماتا ہے اور تم سے فرماتا ہے کہ جب تم دنیا میں تھے تو میری طرف اپنی صبح کی نماز بھیجا کرتے تھے اور میں ان کو قبول کیا کرتا تھا اور یہ ہدیہ ہے جسے

Marfat.com

اللہ ﷻ نے تمہاری طرف بھیجا ہے یہ صبح کی نماز کے عوض ہے"۔

اس کے بعد وہ فرشتہ سونے کا خوان پیش کرے گا اس میں ستر طشتریاں ہوں گی دس سونے کی اور دس چاندی کی اور دس یاقوت کی اور دس زمرد کی دس موتی کی دس مرجان کی اور دس عقیق کی اور ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا اور اس پر سفید برف کی روٹی ہوگی یہ اس قدرت سے ہوں گی جو حق تعالیٰ کسی شئے کے لئے فرماتا ہے ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے اور وہ سبز سندس کے رومالوں سے ڈھکی ہونگی اور ایک فرشتہ آئے گا اس کے ساتھ دوسرا خوانِ نعمت سونے کا ہوگا اس میں اللہ ﷻ کی طرف سے فواکہ (پھل) ہوں گے اور تیجان، عقود یعنی ہار، اساور (کنگن)، (پازیب) اور خواتیم (انگوٹھیاں) ہوں گے۔ اور ہر انسان کو دس سونے کی انگشتریاں دی جائیں گی جن کے نگوں پر سبز نور سے کندہ ہوگا۔

"اے میرے بندے: میں تم سے راضی ہوں"۔

نماز پڑھنے والے جنتیوں کو خوبصورت قصور (گھر) عطا کیے جائیں گے، پہلے قصر کی دیوار سبز، دوسرے قصر کی دیوار زرد تیسرے قصر کی دیوار سرخ اور چوتھے قصر کی دیوار سفید ہوگی۔

جب ظہر کا وقت ہوگا تو ان قصور کی تعمیر بدل جائے گی کوئی سونے کا کوئی چاندی کا اور کوئی یاقوت کا اور کوئی موتی کا ہوجائے گا اور جب "عصر" کا وقت ہوگا تو وہ زر محل اور وہ سفید محل کی طرف جائیں گے یہ محل و قصور اس قدرت سے رنگ بدلتے ہیں گے جس قدرت کے ساتھ حق تعالیٰ کسی شئے کیلئے فرماتا ہے "ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے۔ جنتی اس رنگ برنگی تبدیلی سے بے حد خوش ہوں گے۔

فرشتے جنتیوں کو ہدایا ہر نماز کے اوقات میں پیش کریں گے اور کہیں گے کہ یہ تمام ظروف اور جو کچھ اس میں تمہارے لئے ہے اس لئے ہے کہ تم دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف روزانہ پانچ وقت نمازیں بھیجتے تھے۔ اب تم اللہ ﷻ کی طرف سے ہر دن ورات میں پانچ ہدیے اس کے بدلے اور جزاء میں حاصل کرو اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے لئے زیادہ سے زیادہ فرائض ونوافل بھیجے گا حق تبارک وتعالیٰ بھی اس کیلئے پانچ ہدیوں سے اتنا ہی زیادہ بھیجے گا جتنا کہ اس نے عمل کیا ہے۔ جس نے رب کی عبادت کی، آخرت میں اس کی خدمت کی جائے گی اور جس نے دنیا میں کھیتی اگائی وہ آخرت میں کھیتی کاٹے گا۔ (ملخص از قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون)

شریعت نے نماز پڑھنے کے لئے عورتوں کی جماعت میں شرکت مشروع نہیں کی اور انہیں گھر

Marfat.com

میں نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ. (احزاب:۳۳)

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو''۔

اس لئے عورتوں کا زینت اختیار کر کے مجالس میں آنا ہی پسندیدہ نہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيْ الْمَسْجِدِ دَخَلَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةٍ تَدخُلُ فِيْ زِيْنَةٍ لَهَا فِيْ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ نَبِيٌّ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنْهَوْا نِسَاءَ كُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِيْ الْمَسْجِدِ فَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يُلْعَنُوْا حَتّٰى لَبِسَ نِسَاءُ هُمُ الزِّيْنَةَ وَتَبَخْتَرَ فِيْ الْمَسْجِدِ. (ترغیب جلد نمبر ۳، صفحہ ۶۱، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کی نبی پاک ﷺ مسجد میں تشریف فرماتے تھے قبیلہ مزینہ کی ایک عورت زینت میں ملبوس مسجد میں آئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کے اختیار کرنے سے منع کرو اور مسجد میں ناز وانداز سے چلنے سے روکو۔ بنی اسرائیل پر اس وجہ سے لعنت کی گئی کہ ان کی عورتوں نے زینت اختیار کی اور مسجد میں ناز وانداز سے چلنا شروع کیا''۔

اس لئے عورتوں کو نماز جیسی اہم عبادت گھر میں ہی ادا کرنے کا حکم دیا بلکہ افضل قرار دیا جیسا کہ:

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا عَنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ مَسَاجِدِ نِسَاءٍ قَصْرُ بُيُوْتِهِنَّ. (ترغیب ج۱، ص ۱۴۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''عورت کے لئے بہترین مسجد گھر کا کونہ ہے''۔

کیونکہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ پردے کا کام ہے اور مسجد کے مقابلے میں گھر اور گھر کے مقابلے میں گھر کا کونا زیادہ پردے کا باعث ہے اسی لئے عورتوں کے لئے گھر کا کونا بہترین نماز پڑھنے کی جگہ ہے''۔

جیسا کہ اور حدیث پاک میں ہے:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

''عورتوں کی نماز گھر کے مقابلے کمرے میں بہتر ہے''۔

پیارے آقا ﷺ نے عورتوں کو گھروں میں رہنے کو ترجیح دی یہاں تک کہ نماز جیسے اہم فرض کے لئے عورتوں کو مسجد نبوی میں آ کر نماز گھر میں نماز پڑھنے کو ترجیح دی اگرچہ مسجد نبوی کی ایک نماز دیگر مساجد کی پچاس ہزار نمازوں سے بھی افضل ہے۔

یہ اس لئے کہ مسجد کے مقابلے میں صحن اور صحن کے مقابلے میں کمرے میں زیادہ پردہ ہے اسلئے عورت کے پردے کے لئے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں۔ سرکار ﷺ نے فرمایا ''تیرا اپنے گھر میں حجرے میں نماز پڑھنا اپنے گھر کے صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان)

بلکہ یہاں تک کہ عورتوں کو روشنی کے بجائے اندھیرے میں نماز پڑھنا افضل ہے کہ اندھیرے میں زیادہ پردہ ہے اور اندھیرے میں کسی کو نظر نہ آئے گی۔ جیسا کہ حضرت ابواحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''عورتوں کی وہ نماز اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے جو اندھیرے والے کمرے میں پڑھی گئی ہو''۔

لہٰذا عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنے پر ہی بڑے اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ اس حدیث پاک سے اندازہ ہوا کہ عورتوں کو کس قدر پردے کی تاکید ہے کہ عبادت میں بھی پردے اور ستر کی جگہ اور حالت کو فضیلت حاصل ہے۔ مقصود چونکہ زیادہ ثواب اور اللہ کی رضا ہونی چاہیے لہٰذا اپنے گھروں میں نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بہت سی خواتین رمضان المبارک میں تراویح کے لئے مسجدوں وغیرہ جاتی ہیں انہیں چاہیے کہ تراویح کا اہتمام بھی گھروں میں کریں۔

نماز سے شغف رکھنے والی لڑکی کا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن شجاع صوفی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اپنی سیاحت کے زمانہ میں مصر میں قیام پذیر تھا، وہاں مجھے نکاح کی ضرورت ہوئی میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا ان لوگوں نے کہا یہاں ایک عورت صوفیہ ہے اسکی لڑکی قریب البلوغ ہے۔ چنانچہ میں نے اسکو نکاح کا پیام دیا اور اس کے ساتھ میرا

Marfat.com

نکاح ہو گیا جب میں اس کے پاس داخل ہوا تو وہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز ادا کر رہی تھی مجھے شرم آئی کہ ایسی کمسن لڑکی تو نماز پڑھ رہی ہے اور میں نہ پڑھوں۔ میں نے بھی قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھنا شروع کی اور جتنا مجھ سے ہو سکا ادا کیا اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی اور میں اپنے مصلے پر لیٹ گیا وہ بھی اپنے مصلے پر سو گئی۔ دوسرے دن بھی یہی واقعہ پیش آیا جب بہت دنوں تک یہی حالت رہی تو ایک دن میں نے اس سے کہا اے لڑکی ہمارے اجتماع کا کوئی مقصود بھی ہے۔ اس نے جواب دیا میں اپنے مولیٰ کی خدمت میں ہوں لیکن جس کا مجھ پر حق ہے اسے بھی منع نہیں کرتی۔ مجھے اس کی باتوں سے شرم آئی اور گزشتہ طریق پر میں نے ایک مہینہ گزرا۔ پھر میرا قصد سفر کا ہوا میں نے کہا اے بیوی! اس نے کہا لبیک میں نے کہا میرا سفر کا ارادہ ہے کہنے لگی تم عافیت کے ساتھ رہو اور خدا تم کو مکروہات سے سلامت رکھے اور مقصود عطا کرے۔ جب میں دروازہ تک پہنچا تو وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے میرے سردار! ہمارے درمیان دنیا میں ایک عہد تھا جو پورا نہ ہو سکا۔ ممکن ہے ان شاء اللہ جنت میں پورا ہوگا۔ پھر کہا میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتی ہوں وہی سب سے بہتر امانت دار ہے چنانچہ اس سے وداع ہو کر چلا گیا۔ پھر دو سال کے بعد میں نے اس کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے زیادہ عبادت و ریاضت میں مشغول ہے۔ (بزم اولیاء)

نماز کی سائنسی تحقیق

نماز صدہا بیماریوں کا علاج ہے۔ خود اطباء اور فلاسفروں کو اعتراف ہے کہ وضو کرنے والا شخص دماغی بیماریوں میں بہت کم مبتلا ہوتا ہے۔ نمازی جنون اور دل کی بیماریوں سے اکثر محفوظ رہتا ہے چونکہ نماز میں پنج وقتہ وضو ہے۔ اعضاء دھلتے رہتے اور کپڑے پاک صاف رہتے ہیں اس لئے نمازی گندگی سے بچا رہتا ہے اور گندگی بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔

- نماز میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے روزانہ ۴۵ منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت پیدا ہوتی ہے۔ قوت مدافعت اور قوت فیصلہ بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔
- عورتیں نیت کے بعد جب سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت پیدا ہوتی ہے اور غدود نشو و نما پاتے ہیں جن پر بچے کی غذا کا انحصار ہوتا ہے پس وہ غذا بچوں کو ملتی ہے تو انکے اندر نورانی شعور پیدا ہوتا ہے۔
- رکوع کے درمیان چونکہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر ہاتھوں کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے اس لئے بازوؤں کے پٹھے طاقتور ہوتے ہیں شیخ اکبر نقشبندی فرماتے ہیں:

Marfat.com

''میری ملاقات امریکن ڈاکٹر سے ہوئی کہنے لگا کہ یقین جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور نور آتا ہے تو وہ کبھی سر ہی نہ اٹھائیں''۔

- قعدہ میں بیٹھنے سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تا کہ انسان کی نسلیں صحت مند پیدا ہوں۔

نمازِ اوابین پڑھنے پر اجر و ثواب

پیارے آقا کا ارشاد ہے:

اَلصَّلٰوۃُ خَیرُ مَوْضُوْعٍ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّسْتَکْثِرَ فَلْیُکْثِرْ.

''نماز بہترین عمل ہے جو اس کی کثرت کرنے کی طاقت رکھے تو اس کی کثرت کرے''۔ (طبرانی)

جس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے اس کی نماز بھی اتنی ہی طویل اور کثیر ہوتی ہے کیونکہ اتنی زیادہ نماز کی لذت نصیب ہوتی ہے اور بندے کو جس چیز میں جتنی زیادہ لذت نصیب ہو اس میں اتنا ہی مشغول ہوتا ہے۔ پس چاہیے کہ نماز کی کثرت کا اہتمام کرے خصوصاً ایسے مواقع پر ضرور کرے جہاں کم محنت سے زیادہ اجر و ثواب حاصل ہو رہا ہو جیسا کہ روایتوں میں ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی نماز ادا کرنے پر زیادہ ثواب ہے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو کوئی مغرب کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کو خطیرۃ القدس (جنت) میں رہنے کے لئے جگہ عطا فرمائے گا۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی اگر وہ چار رکعت پڑھ لے۔ تو مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے حج پر حج کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اگر وہ چھ رکعتیں پڑھے۔ تو مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا۔ (نزہۃ المجالس)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اس کے سارے کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ

Marfat.com

سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (طبرانی)

ترمذی وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ فرماتے ہیں جو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اوران کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر لکھی جائیں گی۔

مسائلِ فقہیہ:

اوابین کی نماز مغرب کی نماز کے فوراً بعد ادا کی جاتی ہے۔ بعد مغرب چھ رکعتیں پڑھنا مستحب ہیں۔ خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ سوم، صفحہ ۶۵۹)

تہجد پڑھنے کے فضائل

فرائض کے بعد سب سے زیادہ فضیلت نماز تہجد کو ہے۔ کیونکہ رات کو اٹھ کر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہونا یہ ایسا عمل ہے جس سے انسان اپنی دنیا میں بڑے بڑے مراتب پالیتا ہے کیونکہ رات کو تنہائیوں میں بندہ راحت و آرام چھوڑ کر، سردی، گرمی کی تکالیف برداشت کر کے وضو کر کے اپنے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کا قرب تلاش کرتا ہے تو رحمٰن عزوجل کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کو اپنے قرب ولطف سے مالا مال فرمادیتا ہے۔ ایسے لمحات وہ اپنے رب عزوجل کے ساتھ محبت پیدا کرتے ہیں دل کا سکون میسر آتا ہے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ چہرہ منور ہوتا ہے حضرت حسن بصری رحمتہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ تہجد گزاروں کا چہرہ حسین ہوتا ہے۔ فرمایا جب وہ اپنے رب کے ساتھ خلوت اختیار کرتے ہیں تو مولیٰ عزوجل ان پر اپنے نور کا لباس چڑھا دیتا ہے۔ رات کو اٹھ کر بارگاہ ایزدی میں حاضری دینا خاصان خدا کا عمل ہے کہ حضرت طلحہ بن معرف رحمتہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی کہ جب کوئی بندہ تہجد کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو دو فرشتے ندا کرتے ہیں "تجھے مبارک ہو تو اپنے سے پہلے اکابر کے نقوش قدم پر چل پڑا ہے۔ نیز حضرت محمد قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ رات کو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس پر آسمان کے اطراف سے اس کے سر کی مانگ پر نیکیوں کو نچھاور کیا جاتا ہے اور فرشتے نازل ہوتے ہیں تاکہ اس کی تلاوت سنیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ جن کے پہلو رات کو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے انعامات

Marfat.com

تیار کیے ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ سجدہ میں فرمایا:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (سجدہ: ۱۷-۱۶)

''ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

''رمضان شریف کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرضوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے''۔ (مسلم شریف)

اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

تہجد کا وقت خاص اللہ عزوجل کی توجہ کا وقت ہوتا ہے۔ جیسا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَكَفَّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ مَطْرُوْدَةٌ لِلْحَسَدِ.

''قیامِ لیل کی پابندی کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے کے لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ تمہارے رب سے قرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ ''حسد دور کرنے والا ہے''۔

نیز تہجد سے چہرے پر رونق ہوتی ہے۔ مواعظ نعیمہ میں حضور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''جو تہجد گزار ہوگا اس کا چہرہ منور ہوگا''۔ (مواعظ نعیمیہ، صفحہ ۱۶۶)

تہجد کی ادائیگی کرنے والوں کے لئے اللہ رب العزت نے عمدہ مقامات تیار کر رکھے ہیں کہ روایت ہے کہ:

Marfat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ یُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ "لِمَنْ هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِیَامٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ فرماتے ہیں سرکار مدینہ ﷺ کہ جنت میں ایک بالا خانہ ہے جس کا باہر اندر اور اندر باہر سے نظر آئے گا۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کس کے لئے ہوگا؟

فرمایا اس شخص کے لئے جو پاکیزہ گفتگو کرے اور (محتاجوں) کو کھانا کھلائے اور کھڑے ہو کر عبادت میں رات گزارے جب کہ باقی لوگ سو رہے ہوں"۔

سبحان اللہ عزوجل! تہجد ادا کرنے والوں کے لئے کیسے عمدہ، چمکدار، روشن بالا خانوں کی بشارت ہے۔ دنیا میں عورتوں عموماً عمدہ مکانات کی بڑی حرص ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ بڑے گھر کی خواہاں رہتی ہیں۔ کاش جنت کے عمدہ مکانات کے حصول کیلئے یہ سوچ پیدا ہو جائے کہ دنیا میں خواہ کتنا عمدہ مکان ہو ایک دن چھوڑ کر جانا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سن لو! اللہ تعالیٰ دو قسم کے آدمیوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے"۔

ایک وہ شخص جو سردی کی رات میں اپنے بستر لحاف کو چھوڑ کر اٹھا اور وضو کر کے نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے۔

"میرے بندے کو کس چیز نے مجبور کیا ہے"؟ وہ عرض کرتے ہیں "جو کچھ آپ کے پاس ہے اس کی امید اور آپ کے عذاب اور آپکے خوف سے"۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جس چیز کی اس نے امید کی وہ میں نے اس کو دے دی اور جس چیز سے اس نے خوف کھایا میں نے اس کو اس سے امن دیا"۔ (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۵۷)

نیز تہجد کی نماز کی ادائیگی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاتے ہیں اور قیامت کے دن عظیم سواریوں پر سوار ہوں گے۔

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن شب بیداری کرنے والوں کی سواریاں براق ہوں گی اور ان رنگت یاقوت سرخ کی مانند ہوگی، اہل محشر پوچھیں گے یا الٰہی! یہ کون ہے۔ حکم ہوگا یہی وہ لوگ ہیں جو راتوں کو نیند چھوڑ کر میری عبادت میں مصروف رہتے تھے جبکہ تم لوگ سوتے تھے"۔

وَهُمْ اَحِبَّائِیْ وَهُم اَحِبَّائِیْ.

"یہ میرے محبوب ہیں، یہ میرے محبوب ہیں"۔ (انیس الواعظین، ص ۱۹۲)

تہجد کو ادا کرنے والے پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ روایت ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَحِمَ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ.

(ابوداود، ص ۱۸۵ ابن کنز ص ۱۲۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو عورت رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے تو ایسی عورت پر خدا کی رحمت ہے"۔

نمازِ اشراق کی فضیلت و اجر و ثواب

نماز فجر کے بعد جائے نماز پر ہی بیٹھنا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے اور پھر دو رکعت پڑھنا اس پر بہت ہی اجر و ثواب ہے۔ بلکہ یہ حج و عمرہ کا ثواب لوٹنے کا آسان نسخہ ہے، کہ حدیث پاک میں اس کی بہت فضیلت ہے۔

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

"جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر اللہ (عزوجل) کا ذکر کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعت پڑھیں تو اسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا"۔

- حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص نماز فجر پڑھے اور پھر اسی مقام نماز پر بیٹھ کر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور بعد طلوع آفتاب دو رکعت نماز پڑھ کر عجز و نیاز کے ساتھ اپنے گھر پر آئے۔ پھر

Marfat.com

اپنے کاروبار میں لگ جائے اور حلال روزی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو"۔

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاةٌ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَى الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. (رواہ ابوداؤد)

"حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھا رہا، یہاں تک کہ اس نے چاشت کی دو رکعت پڑھیں اور خیر و نیکی کے سوا کوئی بات نہ کہی تو اس کی خطائیں بخش دی جائیں گی۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں"۔

اس حدیث کی شرح میں شیخ محقق مولانا محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر جائے نماز سے اٹھ جائے اور خلوت میں چلا جائے اور مشغول ہو جائے تو یہ ثواب اسے نہ ملے گا۔ ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے کہ جو شخص اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اور ذکر میں مشغول رہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی رحمۃ علیہ نے فرمایا "وہ عمل جس کی جزاء اور بدلہ فی الوقت دنیا میں ہی نقد مل جاتا ہے اور جس سے باطن روشن و منور ہوتا ہے۔" "یہی عمل ہے"۔ شیخ محمد عبدالحق "نے فرمایا کہ جس طرح آفتاب صبح کے وقت طلوع ہو کر روئے زمین کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح ذکر کا آفتاب بھی بلند ہو کر سینہ ذاکر کے صحن و فضا کو روشن و تاباں کرتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات، صفحہ ۵۷۰ جلد دوم)

مسائل فقہیہ:

- نماز اشراق کی دو رکعتیں ہیں۔

نماز اشراق کا وقت:

سورج طلوع ہونے کے کم از کم بیس منٹ بعد سے لیکر ضحوۂ کبریٰ تک نماز اشراق کا وقت رہتا ہے۔

نماز چاشت پر اجر و ثواب

نماز چاشت میں بہت سی احادیث اور آثار آئے ہیں اکثر علماء اس نماز کو مستحب قرار دیتے

Marfat.com

ہیں۔ قاضی ابوبکر بن الغزالی المالکی نے کہا ہے کہ یہ پہلے انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔

یہ وہ نماز ہے جسے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہمیشہ پڑھتے تھے۔ خود ہمارے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ نماز ادا فرمائی جیسا کہ ام ہانی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ بَیْتَھَا یَوْمَ فُتِحَ مَکَّۃُ فَاغْتَسَلَ وَ صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکْعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوۃً قَطُّ اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَذٰلِکَ ضُحًی. (متفق علیہ، مشکوۃ، باب صلوۃ الضحیٰ، فصل اول)

''فرماتی ہیں بے شک فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر میں تشریف لائے تو غسل فرمایا اور آٹھ رکعات نماز پڑھی۔ تو میں نے کبھی کوئی نماز اس سے رخف ترین نہ دیکھی مگر اتنی بات ضرور تھی کہ آپ رکوع سجود مکمل کرتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت میں آپ فرماتی ہیں کہ چاشت کی نماز ہے''۔

ضحو، ضحوۃ دن کا بلند ہونا ضحیٰ ضاد کی پیش اور الف مقصورہ چاشت اور شعاع آفتاب کے معنی میں آتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک ہے:

وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا. (شمس:۱)

نماز چاشت وہ نماز ہے جو سورج کے چوتھا حصہ آسمان پر بلند ہونے کے وقت دوپہر سے کچھ دیر پہلے پڑھی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''بہشت کے ایک دروازے کا نام ضحیٰ ہے جس کے معنی وقت چاشت کے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی آسمان سے آواز دے گا''۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ نماز چاشت ادا کرتے تھے۔ اے نماز چاشت ادا کرنے والو! بہشت کا یہ دروازہ تمہارے لئے محفوظ ہے، اس میں داخل ہو جاؤ''۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۴۷)

نماز چاشت پڑھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کیسی عظیم بشارت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے تمام کاموں کی کفایت فرمائے گا کہ، حدیث مبارک میں ہے:

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَنَّہٗ

Marfat.com

قَالَ یَا ابْنَ آدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَکْفِكَ آخِرَہٗ. (ابوداؤد)

"حضرت ابودرداء اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے فرمایا کہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا اے فرزندِ آدم! اول دن میں چار رکعت میرے لئے پڑھ کہ میں اس کی وجہ سے آخر دن تک تیرے لئے کافی ہو جاؤں گا"۔

اس حدیث مبارک کی شرح میں شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

یعنی "انسان میرے لئے اور میری رضا حاصل کرنے کیلئے پورے اخلاص کے ساتھ دن کے اول حصہ میں چار رکعت ادا کرے، اس کے عوض میں تیرے لئے آخر دن تک کافی ہو جاؤں گا۔ اور میں تیرے کام پورے کروں گا کہ تیری حاجات پوری کروں گا اور ناپسندیدہ امور کو تجھ سے دور رکھوں گا یعنی اپنے دل کو میری عبادت کیلئے فارغ کر میں تیرے دل کو تیری حاجات سے فارغ کر دوں گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے متقی اور متوکل لوگوں کے لئے وعدہ کر رکھا ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد دوم صفحہ ۵۶۷)

حضرت یزید ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: "اے چچا جان! مجھے کچھ وصیت فرمایئے" انہوں نے جواب دیا "جس طرح تم نے درخواست کی ہے اسی طرح ایک بار میں نے جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تھا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاشت کے وقت

- دو رکعت نماز پڑھے اسکو اللہ تعالیٰ کے ہاں اہل غفلت میں نہ لکھا جائے گا۔
- اور جو شخص چار رکعت نماز نفل پڑھے اس کو خدا کے کامیاب بندوں کی جماعت میں لکھ لیا جائے گا۔
- اور اگر چھ رکعت نماز پڑھے تو دن بھر اس کا کوئی گناہ اس پر عائد نہ ہوگا (یعنی صغیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے)
- اور اگر آٹھ رکعت پڑھے تو رب تعالیٰ کے اہل نیاز بندوں میں شمار کیا جائے گا۔
- اور اگر دس رکعت پڑھے تو اس کو رب کریم اپنے اخلاص والے بندوں میں لکھ لے گا۔
- اور اگر بارہ رکعت چاشت پڑھے تو اس کو بہشت میں ایک محل عطا کیا جائے گا۔

(تذکرۃ الواعظین، ص ۷۸)

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی اور پوچھا کہ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ

Marfat.com

تمہارے لئے مستحکم پہاڑ دعا کریں؟ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا! جی ہاں میرے پروردگار عزوجل تو اللہ عزوجل کی طرف سے ارشاد ہوا: ''چاشت کی نماز پابندی سے ادا کرتے رہو''۔ (نزہۃ المجالس)

نماز چاشت سے روزی میں برکت ہوتی ہے اور تنگ دستی دور ہوتی ہے۔ چنانچہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ:

''چاشت کی نماز رزق کو فراہم کرتی اور فقر کو دور کرتی ہے''۔ (فیضان سنت بحوالہ نزہۃ المجالس)

ہماری پیاری ماں بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز چاشت کے متعلق فرماتی ہیں کہ:

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيْ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَلِيْ اَبَوَايَ مَاتَرَكْتُهَا. (رواہ مالک)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ چاشت کے وقت آٹھ رکعت نماز پڑھا کرتی تھیں پھر کہتی تھیں اگر میرے ماں باپ بھی زندہ ہو کر آجاتے تو میں اس نماز کو نہ چھوڑتی''۔

اگرچہ یہ محال عادی ہے لیکن مبالغہ کی وجہ سے ایسا کہا یعنی میں نماز کی لذت کو والدین کی ملاقات کی لذت کے لئے ترک نہ کروں گی۔

مسائل فقہیہ:

نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہی ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۲۶۵)

تحیۃ الوضوء ادا کرنے پر اجر و ثواب

نماز پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی خاص نعمتوں اور رحمتوں سے مالا مال فرماتا ہے۔ نماز سے درجات بلند ہوتے ہیں، نماز ہی مسلمان کا وہ پاکیزہ ترین عمل ہے جس میں اس کیلئے دنیا و آخرت کے بڑے بڑے فائدے پوشیدہ ہیں۔ اسی لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے وابستگی بھی واضح ہے۔ پس چاہیے کہ جو نماز پڑھنے کے موقع میسر ہوں ان میں ضرور نماز کا اہتمام کرے۔ اسی میں سے ایک موقع یہ ہے کہ جب وضو کرے تو دو رکعت نماز ادا کرے اس کی بہت فضیلت ہے۔

شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص وضو کرے وہ اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے

Marfat.com

ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

اس عمل کی بدولت عاشق صادق حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایسا زبردست مقام نصیب ہوا، جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے۔

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "اے بلال! رضی اللہ عنہ مجھے اپنے امید افزاء کام کی خبر دو جو تم نے اسلام میں کیا، کیونکہ میں نے تمہارے نعلین کی آہٹ جنت میں اپنے آگے سنی"۔ عرض کیا "میں نے اپنے نزدیک کوئی امید افزاء کام نہیں کیا بجز اس کے کہ دن و رات کسی گھڑی میں وضو نہیں کیا مگر اس وضو سے اس قدر نماز پڑھی جو میرے مقدر میں تھی"۔ (بخاری)

اس حدیث مبارک کی شرح میں حضور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ علیہ فرماتے ہیں کہ "یعنی دن ورات میں جب بھی میں وضو کیا یا غسل کیا تو دو نفل تحیۃ الوضوء پڑھ لئے۔ مگر یہاں اوقات غیر مکروہ میں پڑھنا مراد ہے۔ تاکہ یہ حدیث ممانعت کی حدیث کے خلاف نہ ہو۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھنا اسی لئے تھا تاکہ آپ یہ جواب دیں اور امت اس پر عمل کرے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کے ہر کھلے چھپے عمل سے واقف و باخبر ہیں"۔ (مراۃ المناجیح، ص ۳۰۱، جلد دوم)

مسائل فقہیہ:

- وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔
- وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔

(بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۳۶۵ بحوالہ ردالمحتار)

صلوٰۃ التوبہ کرنے پر اجر و ثواب

اللہ عزوجل کی رحمت جہان والوں رواں دواں ہے یہاں تک کہ انسان گناہوں میں آلودہ ہو کر اپنے عزوجل کے حضور اپنے کئے پر نادم ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل معاف کر دیتا ہے۔ جیسے ہی انسان نیکی کی طرف پیش قدمی کرتا ہے اس پر رحمت خداوندی محیط ہوتی ہے۔

کیونکہ نیکی گناہوں کو مٹاتی ہے۔ بندہ جیسے ہی اپنے مولیٰ کی طرف بڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ توبہ گویا اپنے جرم کا اقرار کر کے اس پر نادم ہونا ہے۔

Marfat.com

چونکہ بندہ اس میں عاجزی کا اظہار اور مولیٰ اللہ عزوجل کی بڑائی کا اقرار کرتا ہے۔اس لئے اللہ عزوجل کو اس کا یہ عمل بہت پسند ہے۔ بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں سے اس عمل کی بدولت محبت فرماتا ہے۔چنانچہ قرآن میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. (البقرہ ۲۲۲)

''بیشک اللہ پسند کرتا ہے، بہت توبہ کرنیوالوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو''۔

وَ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (نور:۳۱)

''اور اللہ سے توبہ کرواے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ''۔

لغت میں توبہ کے معنی ''رجوع'' آتا ہے۔شرع شریف میں توبہ کے معنی ہے ''معصیت سے رجوع کرنا اور اس سے پشیمان ہونا'' ایسے مضبوط ارادے کے ساتھ کہ دوبارہ گناہ کی طرف نہیں جائے گا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا توبہ کسے کہتے ہیں۔فرمایا: ''گناہ کو بالکل بھلا دینا توبہ کہلاتا ہے یعنی دل سے گناہ کی مٹھاس اس طرح مٹ جائے گویا کہ وہ گناہ پہچانتا ہی نہیں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص جنگل میں اپنا اونٹ گم کردے پھر پالے۔(بخاری ومسلم)

علماء فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا لازمی ہے اگر گناہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ہے کسی دوسرے کے حقوق سے متعلق نہیں تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں۔

- ایک یہ کہ گناہ سے باز رہے۔
- دوسرے یہ کہ اس پر نادم ہو۔
- تیسری شرط یہ ہے کہ آئندہ اس میں مبتلا نہ ہونے کا پختہ ارادہ کرے۔

اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو توبہ صحیح نہ ہوگی۔اور اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو اس (کی توبہ) کے لئے چار شرطیں ہیں تین تو یہی اور چوتھی یہ ہے کہ صاحب حق کا حق ادا کرے۔اگر مال وغیرہ لیا ہو تو واپس کردے اور اگر تہمت وغیرہ ہے تو بھی معافی طلب کرے نیز تمام گناہوں سے توبہ کرنا لازمی ہے لیکن اگر بعض گناہوں سے توبہ کی تو بھی اہل حق کے نزدیک توبہ

Marfat.com

صحیح ہے اور باقی گناہوں سے توبہ اس کے ذمہ لازم ہے۔ (ریاض الصالحین، صفحہ ۲۱ تا ۲۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ہر رات اپنا دست رحمت پھیلاتا ہے۔ تاکہ دن کو گناہ کرنے والے توبہ کریں۔

ہمیں چاہیے کہ روزانہ صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْ غَرْ.

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے کہ جب تک حالت نزع نہ طاری ہو جائے"۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ابوبکر سچے ہیں، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، ایسا کوئی شخص نہیں جو گناہ کرے پھر اٹھے وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر اللہ عزوجل سے معافی چاہے مگر اللہ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی:

"اور وہ لوگ کہ جب برائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم ڈالیں تو اللہ عزوجل کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں"۔ (جامع ترمذی، صفحہ ۲۵۹، جلد اول)

صلوٰۃ التوبہ کا طریقہ:

اس حدیث مبارک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس نماز کا نام صلوٰۃ توبہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ نماز سے پہلے غسل کرے اور دھلے ہوئے کپڑے پہن لے۔

استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ مجرم گزشتہ گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اگر حقوق سے توبہ کرتا ہے تو ادا کردے۔ گناہ پر قائم رہتے ہوئے منہ سے توبہ توبہ کرنا استغفار کرنا استغفار کی حقیقت نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، صفحہ ۳۰۲ تا ۳۰۳)

صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے پر اجر وثواب

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے چچا! کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟

Marfat.com

انہوں نے عرض کیا: ''ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ!'' آپ نے فرمایا:

''چار رکعات (اس طرح) پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر پندرہ مرتبہ ''اللہ اکبر والحمد اللّٰہ و سبحان اللّٰہ'' کہیں، پھر رکوع میں جائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی دس مرتبہ، پھر سجدے میں دس مرتبہ، سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی کلمات کہو اور پھر کھڑا ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات کہو اس طرح ایک رکعت میں یہ کلمات پچھتر (۷۵) مرتبہ اور چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ ہو جائیں گے۔ آپ کے گناہ (صغیرہ) ریت کے ٹیلے کے برابر بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا''۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اگر کوئی شخص روزانہ نہ پڑھ سکتا ہو؟''

آپ نے فرمایا:

''اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتے میں ایک مرتبہ ضرور اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو مہینے میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابورافع کی روایت سے غریب ہے۔

صلوٰۃ استعانت صلوٰۃ الحاجات

دنیا ایک ایسی جگہ ہے جس میں قدم قدم پر مصائب، نت نئے حوادثات، مکر و جفا کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے بندے کو ان تمام مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لئے نسخہ بتایا گیا ہے کہ بندہ اس وقت سے اپنے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر رہے اور اس سے استعانت چاہے۔ خود قرآن مجید میں مصائب و تکالیف میں نماز سے مدد چاہنے کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (بقرہ:۴۵)

''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو''۔

درحقیقت نماز ایسی ہی بڑی دولت ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کے علاوہ دنیا کے مصائب سے بھی اکثر نجات کا سبب بنتی ہے۔ اور سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ نماز ایک ایسا عمل ہے جو انسان میں

Marfat.com

ہمت پیدا کرتا ہے اور بندے کا مرکز اس وقت صرف اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ نماز کی بدولت اس میں مصائب کو برداشت کرنے کی ہمت ہوتی ہے اور وہ لوگوں کی عیاریوں اور مکاریوں سے نہیں گھبراتا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت و پریشانی لاحق ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ علیہ اشعۃ اللمعات صفحہ ۵۷۵ پر فرماتے ہیں کہ:

''سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے مدد چاہتے تھے تا کہ اس مصیبت و مشکل سے نجات پائیں اور غم و فکر سے چھوٹ جائیں، ایسے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دراصل اللہ عزوجل کے اس حکم کی بجا آوری کرتے تھے:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط (بقرہ:۴۵)

''صبر اور نماز سے مدد چاہو''۔

علماء فرماتے ہیں بندہ جب عبادت میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر عالم ربوبیت منکشف ہو جاتا ہے جب عالم ربوبیت کا انکشاف ہوتا ہے تو اسے دنیا حقیر و کمینی دکھائی دیتی ہے تو دنیا کے کسی کام کا نہ ہونا یا ہاتھ سے نکل جانا یا اس کا لاحق ہونا اس کے لئے آسان محسوس ہوتا ہے تو اس دنیاوی کام کے نہ ہونے سے گھبراتا نہیں اور نہ خوش ہوتا ہے جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

''اگر دنیا پاس ہے تو بھی غم نہیں، اگر پاس نہیں تو بھی غم نہیں''۔

بعض بزرگ فرماتے ہیں جب بندہ کسی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف دوڑے۔ گویا عرض کرے:

اے اللہ! میرے لئے عبادت کو محبوب بنا دے اور میری مراد کو مجھے دے یا نہ دے اور میری خوشی عطا کر یا محنت و تکالیف مجھ پر ڈال ہر حالت میں تیری عبادت میرے لئے محبوب بن جائے۔

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نور، طاعت، مناجات اور خدا تعالیٰ کے حضور و شہود سے بندے کے باطن میں ایسا نور پیدا ہو جاتا ہے جس کی بدولت غم و فکر کی ظلمت دل سے نکل جاتی ہے اور سینے کی تنگی دور ہو جاتی ہے جیسا کہ روایت میں آیا ہے:

اِذَا دَخَلَ النُّوْرُ اِنْفَتَحَ الْقَلْبُ.

''جب نور داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے''۔ (اشعۃ اللمعات، جلد سوئم صفحہ ۵۷۵)

Marfat.com

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَی اللّٰهِ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ فَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لِیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

''روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے فرماتے ہیں فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس کو اللہ عزوجل سے یا کسی انسان سے حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ عزوجل کی حمد کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے۔ پھر کہے کہ رب کے سوا کوئی معبود نہیں حلم والا ہے۔ اللہ پاک ہے بڑے عرش کا مالک ہے۔ سب تعریفیں جہانوں کے مالک اللہ کی ہے۔ الٰہی میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری بخشش کے اعمال اور ہر نیکی میں سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں۔ میرا کوئی گناہ بغیر بخشے اور کوئی غم بغیر دور کئے نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہے مگر اسے پوری کر دے۔ اے رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے''۔ (مشکوٰۃ شریف، باب التطوع)

صلوٰۃ غوثیہ ادا کرنے پر اجر و ثواب

اس نماز کو صلوٰۃ الاسرار بھی کہتے ہیں، یہ نماز خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نمازِ غوثیہ وہ نماز ہے جس کو علمائے کرام نے ہر حاجت کی تکمیل کیلئے اکسیر قرار دیا ہے۔

یہ نماز علمائے کرام، مشائخ کرام و اولیائے کرام علیہم الرحمہ کے معمولات میں رہی ہے کہ وہ اپنی حاجتوں کے لئے اس نماز کو ادا کر کے اپنا مقصود پا لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس نماز کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

حسن نیت ہو خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا (حدائق بخشش)

Marfat.com

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ حضرت شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ

جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی دور ہو جائے گی۔ جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے گا وہ حاجت پوری ہوگی۔

طریقہ نماز:

امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی، بہجۃ الاسرار میں اور علامہ علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اس کی ترکیب یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار کہے:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَاَمِدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

"یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد کو پہنچئے، اور میری مدد کیجیے میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کو پورا کرنیوالے"۔

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر کہے:

يَاغَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَاكَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَاَمِدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ.

"اے جن وانس کے فریاد رس! اے ماں اور باپ دونوں کی طرف سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنیوالے"۔

پھر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۳۵۰)

عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستہ تیرا

Marfat.com

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن قاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَ عَنْہُ وَمَنْ نَادیٰ بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِّجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ.

''جو کسی تکلیف میں مجھ سے مدد مانگے وہ تکلیف دور ہو، اور جو کسی سختی میں میرا نام پکارے وہ سختی دفع ہو اور جو کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے وہ حاجت روا ہو''۔

اور فرماتے ہیں:

''جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلے سے مانگو تمہاری مرادیں پوری ہوں''۔

(حوالہ فضائل الدعا ص ۱۷۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

زکوٰۃ ادا کرنے پر اجر و ثواب

زکوٰۃ اسلامی عبادت کا اہم ترین فریضہ ہے۔ یہ مالی عبادت ہے۔ اللہ عزوجل کی راہ میں مالی قربانی کی بہت فضیلت ہے چونکہ مال کی محبت انسان کے دل میں راسخ ہوتی ہے۔ اس لئے زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لئے بیشمار دینی اور دنیاوی فائدے ہیں۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اللہ عزوجل کی طرف سے اجر عظیم کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔ اور ان کے مال بھی آفتوں اور خطرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی جنت میں داخلے کا سبب ہے نیز اس کی ادائیگی سے اللہ عزوجل کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ اور بھی زکوٰۃ کے بے شمار فضائل ہیں جن میں سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس کی ادائیگی رحمت خداوندی کے نزول کا سبب ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ. (اعراف:۱۵۶)

''اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کیلئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں''۔

اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ جو لوگ صاحب نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرتے

Marfat.com

ہیں۔ وہ ان کے لئے رحمت خداوندی کا ذریعہ بنتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے انکے مال و دولت میں قدرتی کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے کہ جب اللہ عزوجل کے بندے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوتا ہے اور ان کے لئے دین و دنیا میں کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دیتا، اور ان کا مال بڑھتا رہتا ہے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ. (بقرہ:۲۷۶)

''اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو''۔

اور دوسری جگہ قرآن زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو خوشخبری سناتا ہے کہ

وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ.

اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انہیں کے دونے ہیں''۔ (روم:۳۹)

اس کے حاشیہ میں حضرت صدر الافاضل رحمتہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا اور نیکی کا دس گنا دیا جائے گا۔

ان آیات مبارکہ سے پتہ چلا کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مال بڑھتا ہے۔

زکوٰۃ کا لغوی معنی بھی پاکیزگی اور بڑھنا، اور برکت وغیرہ کے لئے آتا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں:

زکوٰۃ کا لغوی معنی پاکی اور بڑھنا رب تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى. (الاعلیٰ:۱۴)

چونکہ زکوٰۃ کی برکت سے نفس انسانی بخل کے میل سے پاک و صاف ہوتا ہے۔ نیز اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اس لئے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح صفحہ ۳، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

اس کی شرعی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

اِيْتَاءُ جُزْءٍ مِنَ النِّصَابِ الْحَوْلِيِّ اِلٰى فَقِيْرٍ غَيْرِ هَاشِمِيٍّ.

''سال گزرنے کے بعد نصاب معین سے ایک حصہ غیر ہاشمی فقیر کو نیت سے زکوٰۃ دینا''۔

(عمدۃ القاری، ص ۲۲۲)

زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے رب عزوجل کے ہاں بڑا اجر ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

Marfat.com

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. (بقرہ:۲۷۷)

"بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی۔ ان کا نیک (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم"۔

اس کے حاشیہ میں علامہ صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اس کو زیادہ کرتا ہے اور اس مین برکت فرماتا ہے، دنیا اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھتا ہے"۔

اجر و ثواب سے مراد وہ انعامات خداوندی ہیں جن کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا پس پتہ چلا کہ زکوٰۃ ادا کرنے کا بہت بڑا اجر و ثواب ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا. (النساء:۱۶۲)

"اور نماز قائم رکھنے و لے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب، ہم بڑا ثواب دیں گے"۔

اس طرح کثیر احادیث مبارکہ میں زکوٰۃ کی بہت زیادہ اہمیت ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَبِیْ اَوْفٰی. (متفق علیہ)

فَفِیْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ:

"روایت ہے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی قوم اپنا صدقہ لاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الٰہی فلاں کی اولاد پر رحمتیں نازل کر رے والد اپنا صدقہ لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی ابی اوفی کی اولاد پر رحمت کر"۔ (بخاری و مسلم)

سنت یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا دینے والے کو دعائیں دے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا اس وقت دعا کے لئے بھی نہ کہے کہ کہیں یہ دعا کرانا اس صدقہ کا عوض نہ بن جائے دیکھو صحابہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کے لئے نہیں کہتے تھے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں دیتے تھے تو وہ ایسے کریم ہیں کہ عطا کر کے دعا دیتے ہیں۔

Marfat.com

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور کہیں منگتے کا بھلا ہو
(مرأۃ المناجیح، صفحہ ۱۱)

حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنے مال کی زکوۃ دے کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔ (مسند احمد)

حاکم مستدرک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دور فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھے۔ ماہ رمضان کے روزے رکھے زکوۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہ سے بچتا رہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسے کہا جائیگا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔ (نسائی شریف)

ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوۃ ادا کر کے اپنے مال کو مضبوط قلعہ میں محفوظ کرلو، اپنے بیماروں کا علاج صدقوں سے کرو، اور مصیبت نازل ہونے پر دعا عاجزی سے مدد مانگو۔ (رواہ ابوداؤد)

اسی لئے عورتوں کو چاہیے کہ خوش دلی کے ساتھ اپنے زیورات اور مال کی رقم نکالیں۔ بہت سی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ان کے زیورات کی زکوۃ شوہر نکالیں گے۔ اور بعض اوقات شوہر بھی نہیں نکالتے۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ صرف مردوں پر یہ معاملہ موقوف نہ کریں بلکہ خود توجہ اور دھیان کے ساتھ زکوۃ نکالیں۔

اسی طرح بہت سی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ان کے شوہر پر فرض ہے تو ان کو زکوۃ نہیں نکالنی۔ حالانکہ یاد رہے کہ عورتوں کے مال کی زکوۃ مردوں پر نکالنی فرض نہیں۔ بلکہ ان کو زکوۃ ادا کرنی پڑے گی۔

اسی طرح بہت سی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں تو یہ زکوۃ کیسے ادا کریں یہ عمل بھی درست نہیں اگر پیسے نہیں ہیں تو پھر سونے سے ہی زکوۃ ادا کریں۔ کوئی انگوٹھی وغیرہ یا کوئی اور چیز جس حساب سے زکوۃ نکلتی ہے وہ زکوۃ کی ادائیگی میں دیں۔ لیکن زکوۃ ضرور ادا کریں۔

اسی طرح بہت سی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ جب سونا ساڑھے سات سولہ کے نصاب کو پہنچے گا جب ہی زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ "اگر ساڑھے سات تولے سے کم سونا ہے اور

Marfat.com

چاندی کی کوئی چیز بھی ہے یا اگر چاندی نہیں ہے کچھ رقم وغیرہ ہے، خواہ ایک یا پانچ یا سات روپیہ ہی کیوں نہ ہو۔ (جو اسکے حاجت اصلیہ کے علاوہ ہوں) تو اس کو زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔ اور ایسی عورت زکوۃ بھی نہیں لے سکتی۔

لیکن افسوس! اکثریت کا ان مسائل کی طرف دھیان نہیں کتنی ایسی عورتیں زکوۃ نکالتی نہیں ہیں۔ بلکہ زکوۃ وصول کرتی ہیں۔

لہٰذا توبہ کرے اور پچھلے جتنے سال زکوۃ کی ادائیگی سے محروم رہی ہے ان کا حساب کر کے صحیح سے زکوۃ نکالے۔ غرض نہ صرف مال سے صدقہ کرنے کی فضیلت ہے بلکہ اگر کوئی اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کر دے یعنی جس چیز کی اسے ضرورت ہو وہ دے دے تو یہ بھی صدقہ ہے جیسا کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''جس مسلمان نے ننگے مسلمان کو کپڑے پہنائے اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس نے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا پھل کھلائے گا اور جس نے پیاسے مسلمان کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے خالص شراب و پاکیزہ سے سیراب کرے گا''۔

لیکن آج اگر خواتین کو اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے کی ترغیب دلائی جائے تو اس وقت ان کے مال میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور ان کا ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے اور مختلف بہانے تراشتی ہیں اور اگر با امر مجبور راہِ خدا میں کھانا وغیرہ دیتی بھی ہیں تو بچا کھچا دیتی ہیں مگر جب دنیاوی نمود و نمائش اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی دعوت کرنی پڑھے تو اس وقت حال یہ ہوتا ہے کہ بے دریغ پیسہ لٹایا جاتا ہے اور نیت اللہ کی رضا نہیں ہوتی بلکہ نیت یہ ہوتی ہے کہ اگر میں ایسا نہ کر سکوں گی تو میرا اسٹینڈرڈ گر جائے گا اور میری واہ واہ نہ ہو سکے گی۔

لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو کھانا نہ کھلائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کھانا کھلانے میں اس کی نیت دنیاوی دکھاوا اور نمود و نمائش نہ ہو جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''مسکین پر صدقہ کرنا ایک درجہ ثواب رکھتا ہے اور وہی صدقہ ذی رحم رشتہ داروں پر کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی''۔

پتہ چلا کہ لباس پہنانا کھانا کھلانا اور پانی پلانا بھی صدقہ ہے اور اس پر کثیر اجر و ثواب ہے جو یہ

Marfat.com

استطاعت نہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی صدقہ جیسی نعمت سے محروم نہیں کیا، جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو، فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اس سے اپنے آپ کو نفع دے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو یا وہ اس طرح نہ کرے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غمناک حاجت مند کی مدد کرے۔ لوگوں نے کہا اگر وہ یہ کام نہ کرے۔ فرمایا پھر نیک کام کا ہی حکم دے۔ لوگوں نے کہا اگر وہ یہ بھی نہ کرے۔ فرمایا تو برائی اور شر پھیلانے سے رکا رہے کہ اس کیلئے وہی صدقہ ہے''۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر و حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر نیک کام صدقہ ہے''۔

پتہ چلا کہ صدقہ کرنا رب تبارک وتعالیٰ کے نزدیک کس قدر عظیم عمل ہے۔ لہٰذا خواتین کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اپنا مال راہ خدا میں خرچ کریں لیکن اس خرچ کرنے میں اس بات کا خیال رہے کہ جو اس کا مستحق اہل ہو اسے دیا جائے نہ کہ پیشہ ور گداگروں کو دیا جائے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ مساجد، مدرسوں اور دینی طلباء کو دیا جائے کہ اس طرح دینے کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ الحمد للہ دعوت اسلامی صلوۃ وسنت کی عالمگیر تحریک ہے اس کے تحت چلنے والے مدارس کا مقصد بھی یہی ہے کہ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء خوب دین کی خدمت کریں اور احیائے سنت کا فریضہ سرانجام دیں۔ ان مدارس کی مالی امداد کا فائدہ اظہر من الشمس ہے لہٰذا آپ اپنے صدقات ان مدارس میں دیں تا کہ احیائے سنت کی تبلیغ میں آپ کا بھی حصہ بھی شامل رہے اور یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے۔

- سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو مال مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اس کو راہ خدا میں خرچ کر کے اپنی آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہوں''۔

لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ اپنا زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کر کے راہ خدا میں خرچ کریں اور آخرت کے لئے ذخیرہ بنائیں۔ اگر دنیا کے دکھاوے کیلئے ڈھیر سارے کپڑے کا ڈھیر لگا بھی لیا۔ یا بہت سارے قیمتی زیورات بنوا بھی لئے۔ تو ضروری نہیں کہ وہ کپڑے پہننا بھی نصیب میں ہو یا نہ

Marfat.com

ہو اگر پہن بھی لئے تو کیا؟ کہ ایک حدیث مبارک کا مفہوم ہے۔

''جو تو نے کھا لیا ختم کر لیا۔ جو تم نے پہن لیا پرانا کیا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھیجا وہ ذخیرہ کیا''۔

اسی لئے کپڑوں کی ڈیزائنگ پر پانی کی طرح پیسہ بہانے والیاں، کاش کچھ آخرت کے کپڑے اور زیورات حاصل کرنے کی بھی سعی کریں جو ہمیشہ پاس رہیں گے۔ بلکہ اپنے شوہروں کی کمائی بھی اپنے کپڑوں اور زیورات پر لٹانے کی بجائے اللہ عزوجل کی راہ میں دینے کا اہتمام کریں۔

حج ادا کرنے پر اجر و ثواب

اسلام کا پانچواں اہم رکن ''حج ہے۔ جو صاحب استطاعت مرد و عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ حج ایسا پیارا فریضہ ہے جس میں اللہ عزوجل کے محبوب بندوں اور پیاری بندی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ پھر اس سرکار کی حاضری بھی نصیب ہوتی ہے جہاں کی حاضری ہر مومن کی معراج ہے۔ جہاں کے لئے ہر مسلمان کے سینے میں تڑپ ہے۔

عورتوں پر بھی صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں حج فرض ہے۔ اس لیے کچھ حج کے فضائل بیان کئے گئے ہیں کہ جن پر حج فرض ہے وہ شوق کے ساتھ اس فریضے کو پورا کریں چنانچہ حج کی فرضیت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعٰلَمِينَ ۝ فِيهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ إِبْرٰهِيمَ ۚ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ. (آل عمران ۹۶-۹۷)

''بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابرہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس کے گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے''۔

مسلم شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال حج

Marfat.com

کرنا فرض ہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس شخص نے تین بار یہی پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم اس پر عمل نہ کر سکتے تھے۔

ابن ماجہ میں ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے دریافت کیا: حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا حج سفر کا خرچہ اور سواری مہیا ہو جانے سے فرض ہو جاتا ہے"۔

حج ہر صاحب استطاعت، مسلمان، عاقل، بالغ تندرست صحیح الاعضاء آزاد مرد عورت پر جو بیت اللہ شریف پہنچ سکتے ہوں۔ عمر میں صرف ایک بار فرض ہے۔ یہ اسلام کا پانچواں اہم رکن حج ہے۔ حج کے لغوی معنی قصد و زیارت کے ہیں۔ جبکہ شریعت کی اصطلاح میں مخصوص افعال (طواف وقوف) ادا کرنا ہے۔ حج صاحب استطاعت ایک بار فرض ہے، جب حج فرض ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے کہ:

"جس کا حج کرنے کا ارادہ ہے، اس کو جلدی کرنی چاہئے کیا معلوم کیا پیش آ جائے"۔ (ابوداؤد)

جب حج کو جانے پر قادر ہو اور تمام اخراجات مہیا ہو جائیں اب حج اسی سال فرض ہو گیا ہے لہٰذا فوراً حج کرنے کی کوشش کی جائے اب تاخیر گناہ ہے۔

حج کرنے کی بے پناہ فضیلت اور لامحدود اجر ہے، جیسا کہ احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ. (بخاری، کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور صفحہ ۲۰۶)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اپنی عورت سے صحبت نہ کرے اور گناہ کا کام نہ کرے جب وہ لوٹ آتا ہے تو گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے گویا اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے"۔

حکایت:

ایک دفعہ اللہ کا ایک بندہ حج کرنے گیا۔ حج کے دوران جب اس نے منیٰ میں پہلے روز قیام کیا تو رات کو جب سویا تو اس نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے پاس ایک بڑا رجسٹر لے کر کھڑے ہیں، ایک نے اسے کہا یہ تمہارا اعمال نامہ ہے، اس نے اس وقت تک جو کچھ کیا تھا وہ اس میں درج تھا، اسے اپنے گناہوں پر بے حد ندامت ہوئی تو جب وہ بیدار ہوا تو اسے اپنی زندگی پر از حد شرمندگی

Marfat.com

ہوئی تو اس نے اس وقت سے اللہ عزوجل کے حضور گڑگڑانا شروع کر دیا پھر عرفات اور حج کے بقیہ دنوں میں روتا رہا۔ تو حج سے جب فارغ ہوا تو ایک روز رات کو خواب میں وہی دونوں فرشتے آئے اور انہوں نے آ کر اس بندے کو خوشخبری دی کہ اللہ عزوجل نے تیرا حج قبول کر لیا ہے اور تیرے گناہوں کو اعمال نامے سے مٹا دیا ہے، وہ بے حد خوش ہوا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

حج میں صرف رضائے الٰہی عزوجل کو مدنظر رکھا جائے، کوئی دنیاوی لالچ اور غرض کو مقاصد حج میں شامل نہ کیا جائے، تب رب تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جنت کا وعدہ ہے اور جنت ایسا مقام ہے جہاں راحت وسکون ہے۔ اہل جنت کے چہرے تر و تازہ ہوں گے لباس خوبصورت سفید اور ریشمی ہوگا، لولو اور مرجان سے مرصع تاج ان کے سر پر ہوں گے، انتہائی ناز و انداز والی شیریں ادا بڑھاپے اور دکھ سے بے نیاز، یا قوت سے تیار کردہ محلات میں فروکش حوریں جو جنت کے باغوں کے درمیان آنکھیں نیچی کئے آرام فرما ہوں گی، انہیں میسر آئیں گی وہ اپنی اس پسندیدہ جگہ میں رب تبارک وتعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ وہ جنت کی نعمتیں پائیں گے جنت کے لذیذ کھانے کھائیں گے، دودھ، شراب، شہد اور صاف پانی کی ایسی نہروں سے اپنی پیاس بجھائیں گے، جن نہروں کی زمین چاندی کی، کنکریاں موتی کی اور مٹی مشک کی ہوگی، جن سے تیز خوشبو آئے گی غرضکہ جنت ایسا مقام ہے کہ کہ جہاں اہل جنت کو کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم۔

یہ جنت اور اس کی نعمتیں حسن اخلاص کے ساتھ حج کرنے والے کو ملیں گی، ایک حدیث مبارک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ. (رواہ الترمذی والنسائی واحمد)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پے در پے حج وعمرہ کرو اس لئے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے، حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا نہیں ہے"۔

حج کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ حج کرنے والے اللہ عزوجل کے مہمان ہوتے ہیں، کیونکہ حج کے لئے اپنے گھر بار اہل وعیال اور ذریعہ روزگار کو کچھ عرصے کے لئے چھوڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہونا پڑتا ہے، لہٰذا جو اس کے گھر گیا وہ اس کا مہمان ہو گیا اور یہ کتنی عزت اور شرف کی بات ہے کہ انسان کو

Marfat.com

اللہ عزوجل کی مہمانی کا شرف حاصل ہوا اس لئے اللہ کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ قَالَ اَلْحَاجُّ وَالْعِمَارُ وَفْدُ اللّٰهِ اَنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفِرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حج اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر اس سے دعا کریں ان کی دعا قبول کرتا ہے، اگر وہ اس سے بخشش طلب کریں تو ان کو بخش دیتا ہے"۔

گناہوں کی بخشش کے ساتھ ہی حج سے حاجی کی نیکیوں میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ حج سے قدم قدم پر نیکی کی توفیق ملتی ہے اور آئندہ زندگی میں انسان کو نیکی پر عمل پیرا رہنے کی توفیق ملتی ہے، حج اللہ کی رحمت کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب حج کرنے والے حج کے دنوں میں عرفات کے میدان میں جا کر قیام کرتے ہیں تو اس دن ان پر اللہ عزوجل کی خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے، جس سے انسانوں کے بڑے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غزوہ بدر کے دن کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو، بہت راندہ پھر رہا ہو، بہت حقیر ہو رہا ہو بہت زیادہ غصہ میں بھر رہا ہو اور یہ سب اس وجہ سے کہ عرفہ کے دن میں اللہ عزوجل کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے۔

ایک صاحبِ کشف بزرگ رحمۃ اللہ علیہ حج پر گئے، ان پر اللہ کا بڑا کرم تھا، انہوں نے چشم باطن سے لوگوں کے گناہوں کو معاف ہوتے دیکھا لہٰذا جن لوگوں نے بخشش چاہی اللہ نے انہیں معاف کر دیا آخر جب وہ بزرگ شام مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں ایک مقام پر شیطان کو روتے پیٹتے ہوئے دیکھا وہ بڑا رنجیدا اور غمزدہ تھا آخر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

جہاد ایک بڑا افضل فعل ہے کیونکہ اس میں جان و مال حتیٰ کہ ہر قیمتی چیز راہ خدا میں قربان کرنی پڑتی ہے، اس لئے یہ اللہ کے ہاں بڑا مقبول ہے مگر کچھ نیک اعمال ایسے ہیں کہ ان کی جزاء جہاد جیسی ہے، ان اعمال میں سے ایک عمل حج ہے، جس کی جزاء عورتوں کیلئے جہاد کی طرح ہے۔ چنانچہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادٌ كُنَّ الْحَجُّ

(مشکوٰۃ شریف کتاب المناسک فصل اوّل)

Marfat.com

وَفِی الْبُخَارِیْ لٰکِنْ اَفْضَلُ الْجِھَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔ (بخاری کتاب المناسک)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے"۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں ایسا جہاد فرض ہے جس میں قتال نہیں اور وہ حج اور عمرہ ہے، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دیکھتی ہیں کہ جہاد سب اعمال سے افضل ہے، کیا ہم عورتیں جہاد نہ کیا کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے نفل جہادِ حج مقبول ہے۔ (ترغیب)

پردہ کرنے پر اجر وثواب

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی عصمت وحفاظت کے لئے پردے جیسا شاندار اصول بتایا ہے۔ جس سے عمل کرنے پر بے شمار برائیوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پردہ عورت کی عزت وعصمت اور عفت کا محافظ ہے۔ ہماری صحابیات بڑی سختی سے اس پر عمل فرماتی تھیں۔ اگرچہ سرکار مدینہ ﷺ کا زمانہ سارے زمانوں سے بہتر تھا اور صحابہ کرام کی آنکھیں اور دل حیادار تھے، بلکہ وہ شرم وحیا کے پیکر تھے، اور صحابیات وہ پاکیزہ ہستیاں تھیں (کہ جن کی عفت پر ہماری عزتیں قربان) لیکن پھر بھی ہماری صحابیات پردے کا بہت زیادہ اہتمام فرماتی تھیں۔ جب وہ عفت مآب ہستیاں کو اتنا زیادہ سمجھتی تھیں تو عام عورتوں کے لئے اس پر عمل کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ لیکن افسوس! مغرب نے آج کی مسلمان خواتین کو پردے کے متعلق ایسا غلط اندازِ فکر دیا ہے کہ وہ پردے کو دقیانوسیت سمجھتی ہیں یہ سراسر ان کی جہالت ونادانی ہے۔ خود مغرب میں اس بے پردگی سے جو نقصانات ہوئے ہیں۔ اس سے کون واقف نہیں اور جواب اس کے نقصانات جو یہاں پر ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں یہ بھی کون عقل مند نہیں جانتا۔ بس اسٹاپ بازاروں اور اسکولوں کالجوں کو بے پردگی سے زینت بخشنے والی بیٹیاں آج کون سا رنگ اختیار کر رہی ہیں کہ بسا اوقات خود والدین کے سر شرم سے جھک جاتے ہیں۔ اور آئے دن معاشرے میں نئے نئے واقعات رونما ہو رہے ہیں اس بے پردگی کے سیلاب سے گناہوں کے انبار جمع ہو رہے ہیں۔ پریشانیاں بے سکونیاں اور ناچاقیاں بڑھ رہی ہیں۔

Marfat.com

اللہ ﷻ اور اس کے محبوب ﷺ نے بھی پردے کے بارے میں بہت احکامات بیان فرمائے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ ﷻ کا ارشاد پاک ہے۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى. (الاحزاب:۳۳)

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔

اللہ ﷻ اور ہمارے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے احکامات میں ہمارے لئے بے شمار بھلائیاں پوشیدہ ہیں اور عظیم مقدس ماؤں نے ان احکامات پر عمل کر کے ان عظیم بھلائیوں کو پایا۔ اور یہ نہیں کہ پردے میں رہ کر عورت کچھ نہیں کر سکتی۔ ہماری مقدس ماؤں نے پردے میں رہ کر بے شمار کام انجام دیئے۔ وہ علم دین میں ماہر ہوا کرتی تھیں، حدیث، فقہ اسلامی علوم پر مہارت رکھتی تھیں۔ حتیٰ کہ اپنے مسائل بھی گھر بیٹھے حل کر لیا کرتی تھیں جب بھی تو ان عظیم ماؤں کے بطن سے پیدا ہونے والے عظیم بیٹے، حکمران اور اللہ کے مقبول بندے ہوتے تھے۔

چنانچہ یہاں پردے کے اجر و ثواب ذکر کئے جاتے ہیں تا کہ پڑھ کر اس بہترین عمل کی رغبت پیدا ہو اور دل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف جھک جائیں عورتیں اس عظیم نعمت کو اپنا کر دنیا و آخرت کی بھلائیاں پائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب ایک مسلمان کے لئے بہت بڑی دولت ہے۔ ایمان والی عورت کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا۔ چنانچہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَرْفُوْعًا) قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ وَاِنَّمَا اِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَاِنَّمَا لَاتَكُوْنُ اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهَا فِيْ قَصْرِ بَيْتِهَا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت پردہ ہے عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اس کے پیچھے ہو لیتا ہے اور عورت کیلئے سب سے زیادہ تقرب (ثواب کی بات) اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ گھر کے کسی گوشہ میں رہے (تا کہ بازاری شیطان اسے گناہ میں مبتلا نہ کرے)''۔

پردہ کرنے والی عورت کے لئے ہماری عظیم ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ لَمَّا

Marfat.com

اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلیضربن بخمرھن علی جیوبھن شَقَقْنَ مُرُوْطَھُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِہٖ.

(بخاری جلد۲، صفحہ ۷۰۰)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان اولین مہاجر عورتوں پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''ولیضربن الخ'' کہ اپنے سینہ پر دوپٹہ ڈال لیا کریں تو ان عورتوں نے اپنی (موٹی) چادروں کو کاٹ کر دوپٹہ بنالیا (اور ذرا پس و پیش نہ کیا)''۔

عورتوں کی خوبی پردے میں ہی ہے۔ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَیُّ شَیْئٍ خَیْرٌ لِلْمَرْاَۃِ فَسَکَتُوْا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ لِفَاطِمَۃَ اَیُّ شَیْئٍ خَیْرٌ لِلنِّسَاءِ قَالَتْ لَایَرَاھُنَّ الرَّجُلُ. (بزار کشف الاستار، جلد۲ صفحہ ۱۵۱)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عورتوں کی خوبی کس بات میں ہے؟ تو لوگ خاموش رہے، میں واپس آیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتوں کی خوبی کا باعث ہے۔ تو انہوں نے کہا اس طرح رہے کہ اسے کوئی مرد نہ دیکھ سکے، یعنی پردے کا اہتمام رکھے''۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہماری پاک بیبیاں بھی پردے کا خاص اہتمام فرمایا کرتی تھیں، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ علیہ فرماتے ہیں:

- ایک مرتبہ خشک سالی ہوگئی لوگوں نے بہت دعائیں کیں مگر بارش نہ ہوئی۔ پھر شیخ نظام الدین اولیاء رحمتہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کے پاکیزہ دامن کا دھاگہ اپنے ہاتھ میں لیکر بارگاہ الٰہی میں عرض کی:

''یا اللہ عزوجل! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس پر کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی اس کے طفیل باران رحمت فرما''۔

ابھی حضرت نظام الدین رحمتہ علیہ نے یہ جملہ کہا ہی تھا کہ بارش برسنے لگی۔

- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدنی تاجدار جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہے کیا تم عیادت کے لئے میرے ساتھ نہیں چلو

Marfat.com

گے؟ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو بڑی سعادت کی بات ہے کہ آپ مجھ کو لے جارہے ہیں۔
چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں سرکار ابد قرار ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ جب شہزادیٔ کونین خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کاشانۂ اَقدس پر پہنچے تو سرورِ عالم ﷺ نے دستک دی اور سلام بھی فرمایا اندر سے سلام کا جواب آیا اور شہزادی کونین رضی اللہ عنہا نے سلطان دارین ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا، اندر تشریف لائیے۔ ارشاد فرمایا میرے ساتھ ایک اور صحابی بھی ہیں۔ تم اچھی طرح پردہ کرلو۔
عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہر طرح ڈھانپ کر دیکھا، میرا سر کھلا رہ جاتا ہے۔ تب سرکار ﷺ نے ایک چادر مبارکہ اندر ڈال دی اور فرمایا دو چادروں سے اچھی طرح ڈھانپ لو۔
جب آپ رضی اللہ عنہا نے مکمل جسم اچھی طرح چادر سے ڈھانپ لیا اور مکمل پردہ کرلیا پھر سرکار ابد قرار ﷺ اندر تشریف لے گئے اور پھر عیادت فرمائی۔
پس عورتوں کو بھی چاہیے کہ اپنی پیاری نیک بیبیوں کی زندگی سے درس حاصل کریں اور پردے جیسی عظیم نعمت کو اپنائیں اس میں عزت وعصمت اور عفت کی حفاظت ہے اور یہی ایک مسلمان عورت کی شان ہے۔ مسلمان عورتیں جس طرح غیر مسلم عورتوں کو دیکھ دیکھ کر پردے جیسی عظیم نعمت کو چھوڑ کر حیوانیت کی طرف جارہی ہیں یہ ان کی شان کے لائق نہیں۔ لہٰذا اللہ کا تقرب پانے اور کثیر اجر وثواب حاصل کرنے کے لئے پردے کی عظیم نعمت کو اپنائیں تاکہ کل بروز قیامت مولا عزوجل کے دیدار سے لطف اندوز ہوں۔

پردہ اور سائنسی تحقیق

آج کی سائنس نے ثابت کردیا کہ عورت کے لئے پردے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کہ ان کے حسن کی نگہداشت کرسکے۔
اللہ تعالیٰ نے چہرے کی جلد کو بہت نازک وحساس (sencitive) بنایا ہے جو کہ موسم (سردی، گرمی) اور دھوپ وغیرہ کے اثرات سے بہت جلد متاثر ہوجاتی ہے۔ لہٰذا یورپ کے ماہرین جلد اس بات پر متفق ہیں کہ موسم ودیگر اثرات سے جلد کو بچانا ضروری ہے اس لئے اپنے اسکارف یا ایسے کپڑے لئے جائیں جو کہ خواتین اپنے چہروں پر بآسانی لٹکائیں یہ اسکارف یا کپڑے سن بلاسٹ کا کام دیں گے۔
سورج کی تیز گرم شعائیں (ultra voilet rays) بالواسطہ (direct) جسم پر نہیں

Marfat.com

پڑیں گی۔ جسم کی رنگت دھوپ وغیرہ سے جل کر خراب نہ ہوگی دھول مٹی وغیرہ کے ذرات مساموں میں پہنچ کر انہیں نقصان دیتے ہیں۔ ان سے حفاظت ہو جائے گی۔

تلاوتِ قرآن پاک کرنے پر اجر و ثواب

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ مقدس کتاب ہے، جس سے اس نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو مشرف فرمایا، یہ اللہ کے پیارے محبوب کریم ﷺ کے معجزات میں سے ایک عظیم معجزہ ہے۔ جو کہ قیامت تک قائم رہے گا، یہ حضور ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے بلکہ اس کی ہر ہر آیت آپ ﷺ کی نبوت پر دلیل ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو اس عظیم، واحد اور منفرد کتاب سے نوازا ہے جس کو پڑھنے والے اور یاد کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے تمام دنیا میں موجود ہیں، قرآن کریم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس اعزاز بھی سے نوازا ہے کہ اس میں کوئی تحریف وتبدیلی نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ خود ذات باری تعالیٰ نے کیا ہے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ (الحجر:۹)

"بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں"۔

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی عظمت وفضیلت کے متعلق فرماتے ہیں۔ "کلام کی عظمت کا پتہ کلام والے کی عظمت سے لگتا ہے، اسی قائدے کی بنا پر اندازہ لگالو کہ قرآن پاک ایسا معظم کلام ہے کہ اسکی مثل کسی کا کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ خالق کا کلام ہے، مشہور مثل ہے کہ "کلام الملک ملک الکلام" یعنی بادشاہ کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہے۔ اس کلام ربانی میں سارے علوم اور ساری حکمتیں موجود ہیں جس میں سے ہر شخص اپنی لیاقت کے موافق حاصل کر سکتا ہے"۔ (مقدمہ تفسیر نعیمی جلد صفحہ ۱۵)

امام اشعری رحمتہ علیہ اور ان کے متبعین کا قول ہے کہ قرآن کا لفظ قَرۡنُ الشَّیۡءِ بِالشَّیۡءِ۔ (ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملا دینا) سے نکلا ہے، کیونکہ قرآن پاک کی آیتیں اور سورتیں باہم ملی جلی ہوتی ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن پاک کتاب الٰہی کا اس طرح نام ہے جیسے تورات اور انجیل دونوں نام ہیں۔ (تاریخ بغداد، صفحہ ۶۲)

علامہ اللحیانی کا قول ہے کہ قرآن بروزن غفران مصدر مہموز ہے، اس کا مادہ قرء ہے، قرآن کو

Marfat.com

یہ نام اس لئے دیا جاتا ہے کہ یہ پڑھا جاتا ہے، گویا مصدر بمعنی اسم مفعول۔

قرآن پاک کی تلاوت کے بارے میں روایت ہے:

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَجِيْ ءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ يَارَبِّ حُلَّهٗ فَيُلْبَسُ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْ يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ وَيُقَالُ لَهٗ اِقْرَاْ وَارْقِ وَيُزَادُ لَهٗ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةٌ۔

"امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ قرآن پڑھنے والا قیامت کے دن آئے گا تو قرآن عرض کرے گا: اے رب عزوجل! اسکو لباس پہنا۔ پھر اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پاک پھر عرض کرے گا: اے رب عزوجل زیادہ عطا کر اے رب عزوجل اس سے راضی ہو جا اور قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں اسے زیادہ نیکی دی جائے گی"۔

ایک روایت میں ہے کہ:

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ.

"روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے"۔ (مسلم شریف، صفحہ ۵۶۸ جلد دوئم)

روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: قرآن پڑھا کرو کہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی آئے گا۔ (مسلم شریف)

یعنی ہمیشہ تلاوت کیا کرو اور اس موقع کو غنیمت جانو، قرآن کریم کی تلاوت مستقل عبادت ہے، معنی سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ مرکب دوائیں اور معجونیں مفید ہیں، ان کے اجزاء معلوم ہوں یا نہ ہوں۔ گنہگاروں کی مغفرت کی سفارش کرے گا، نیکوکاروں کی بلندی درجات کی۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد دو صفحہ ۲۲۶)

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک قرآن مجید جو بندوں کی طرف سے جھگڑا کرے گا، قرآن کا ایک ظاہر ہے، ایک باطن اور دوسری امانت، تیسری رحم جو پکارے گا کہ جس نے مجھے جوڑ اللہ اپنے سے ملائے گا۔ اور جس نے مجھے چھوڑ اللہ اسے دور کرے گا۔

یعنی ان تین چیزوں کو بہت ہی عزت و قرب الٰہی عطا فرمایا جائے گا۔ کہ خاص عرش اعظم کے

Marfat.com

نیچے انہیں جگہ دی جائے گی۔ جیسے وزیر کی نشت بادشاہ کے بہت قریب ہوتی ہے، اور ان کے طفیل ان کے عاملوں کو بھی عزت وقرب نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کا اجر ضائع نہ کرے گا۔

بندوں سے مراد قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے والے انسان ہیں اور جھگڑے سے مراد وہ جھگڑ جھگڑ کر اس کی شفاعت کرنا، یعنی قرآن شریف اپنے تلاوت کرنے والوں اور اپنے عاملین کی شفاعت رب تعالیٰ سے جھگڑ جھگڑ کر کرے گا۔ یہ جھگڑا مقابلہ کا نہیں بلکہ ناز کا ہوگا۔ (شرح مراۃ المناجیح صفحہ ۲۳۶ جلد دوم)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن والے سے کہا جائیگا کہ پڑھ اور چڑھ اور یوں ہی آہستگی سے تلاوت کر جیسے دنیا میں کرتا تھا، آج تیرا ٹھکانہ ومقام وہاں ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ. (رواہ البخاری)

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے''۔

لہٰذا چاہیے کہ کثرت سے تلاوت قرآن کی جائے۔

تلاوت قرآن پاک اور جدید سائنسی تحقیق

قرآن پاک سننے اور پڑھنے کے عمل کے دوران ایک خاص قسم کی (Rays) لہریں پیدا ہوتی ہیں یہ لہریں انوارات کی منتقلی کا ذریعہ ہیں۔

ماہر روحانیت لیڈ بیٹر لکھتا ہے کہ ہر لفظ ایک یونٹ (unit) ہے اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے جو مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہے۔ قرآن سے نکلا ہوا لفظ مثبت ہوتا ہے اور یہی مثبت اثرات بے شمار امراض ختم کر دیتے ہیں۔ (بحوالہ ''جن کی دنیا'' ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

نفسیاتی امراض فی زمانہ انسان کے لئے وبال جان میں ہیں اور ان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے کہ ایسی لہروں کو اپنے اندر منتقل کیا جائے۔

ذکر الٰہی عزوجل کرنے پر اجر وثواب

ذکرِ الٰہی عزوجل سب سے اعلیٰ بندگی ہے۔ ذکر الٰہی کی کثرت سے ایمان میں تروتازگی اور اعمال میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ ذکر کرنے سے آئینہ دل صاف ہوتا ہے۔ ذکر کا معنی ہے بار بار یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور صفات کو دل یا زبان پر لانا ذکر الٰہی ہے۔ جس ذکر کے بے شمار فضائل ہیں۔ چنانچہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ. (البقرہ:۱۵۲)

"تو میری یاد کرمیں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو"۔

"تفسیر خزائن العرفان میں ہے ذکر تین طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بالجوارح" ذکرِ لسانی تسبیح وتقدیس ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے۔ خطبہ توبہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت وکبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا، علماء کا استنباطِ مسائل میں غور کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضاء اطاعت الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا بالجوارح میں داخل ہے، نماز تینوں طرح کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تسبیح وتکبیر ثناء قرآت تو ذکر لسانی ہے اور خشوع وخضوع واخلاص ذکر قلبی اور رکوع قیام اور سجود کا ذکر ذکر بالجوارح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں خدا کا یاد کرنا تمہاری یاد سے بہت بڑی چیز ہے۔

حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے یاد کرنے سے بخشش اور رحمت مراد لی ہے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا. (احزاب:۴۱)

"اے ایمان والو اللہ عزوجل کو بہت یاد کرو"۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد وعورت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسی زبردست خوشخبری ہے۔ جیسا کہ یہ آیت مبارکہ اس بارے میں نازل ہوئی کہ:

وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا.

"اللہ عزوجل کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے"۔ (احزاب:۳۵)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، قراٗت، علم دین کا پڑھنا پڑھانا،

Marfat.com

نماز، وعظ و نصیحت، میلاد شریف پڑھنا سب داخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں تب شمار ہوتا ہے جبکہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کا دل وزبان سے ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہے ورنہ مردہ ہے"۔ (بخاری شریف جلد نہم صفحہ ۶۸۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گفتگو ذکر الٰہی سے خالی نہ رکھو کیونکہ تمہاری زیادہ گفتگو کا ذکر الٰہی سے غافل رہنا شقاوت قلبی کا سبب ہے اور سخت دلی اللہ عزوجل سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔ (ترمذی)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں جو اعمال درجات کے لحاظ سے بلند سے بلند ہیں ان اعمال میں سے ایک ذکر الٰہی عزوجل ہے۔ اسکے متعلق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند ہیں اور درجات کے لحاظ سے بہت بلند ہیں زرومال کے خرچ سے بھی بہتر اور اس جنگ سے بھی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا آپ ہمیں بتادیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے"۔ (ترمذی)

اللہ عزوجل کی راہ میں مال خرچ کرنا اور جہاد کرنا دو ایسے عمل ہیں جو دوسرے تمام اعمال سے افضل ہیں لیکن ذکر الٰہی کو ان اعمال سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں سخاوت بڑا مقبول اور بلند درجہ فعل ہے لیکن ذکرِ الٰہی اس سے بھی افضل ہے کہ:

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حُجْرِہٖ دَرَاھِمُ یُقَسِّمُھَا وَآخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ لَکَانَ ذَاکِرُ اللّٰہِ اَفْضَلُ. (طبرانی)

"حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے"۔

ذکر الٰہی عقل مندی کی دلیل ہے کیونکہ آخرت میں اسی سے فائدہ ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ عقل

Marfat.com

والے لوگ کہاں گئے ہیں؟ لوگ پوچھیں گے کہ عقل مند سے کیا مراد ہے۔ جواب ملے گا کہ اللہ کا ذکر کرنے والے کھڑے بیٹھے اور لیٹے اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یا اللہ تو نے یہ سب کچھ بے فائدہ تو نہیں کیا کیا ہم تیری تسبیح کرتے تھے ہیں تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے اسکے بعد ان لوگوں کے لئے ایک جھنڈا بنایا جائے گا جس کے پیچھے یہ سب جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (ترغیب)

ذکر الٰہی عزوجل کرنے سے اللہ عزوجل اس بندے کا ذکر کرتا ہے جیسا کہ اس حدیث مبارک سے واضع ہو رہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب بندہ ذکر الٰہی کے لئے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا ہے اور ذکر الٰہی عزوجل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ویسے ہی یاد کرتا ہوں اور اگر مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں جب وہ میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی وسعت سے اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل پڑتا ہے تو میری رحمت بڑھ کر اسے سایہ عافیت میں لے لیتی ہے یعنی میں اس کی دعاؤں کو بہت جلد قبول فرما لیتا ہوں''۔

ذکر کے بارے میں اولیاء و صوفیاء کے اقوال:

1- حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ شخص پسند ہے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اس کا دل تقویٰ کے وصف سے پُر ہو''۔

2- حضرت ذو االنون مصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''جس کا دل اور زبان ذکر میں لگی رہے اللہ عزوجل اس کے دل میں محبت کا نور ڈال دیتا ہے''۔

3- سائیں عالمگیر مجذوب یہ کہا کرتے ہیں کہ جو مزہ ذکر الٰہی میں ہے وہ مزہ مال و دولت میں نہیں''۔

4- حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جسے اللہ عزوجل سے محبت ہو وہ ایک لمحے کیلئے بھی اس کی یاد سے غافل نہیں رہ سکتا''۔

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

گانا اور لہو دل میں نفاق پیدا کرتے ہیں جیسے پانی تر و تازہ گھاس اگاتا ہے اور مجھے قسم ہے اس

Marfat.com

ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے قرآن اور ذکر دل میں ایمان پیدا کرتے ہیں جیسے پانی تر گھاس اگاتا ہے۔

درود پاک پڑھنے پر اجر و ثواب

لفظ صلوٰۃ لغت میں دعا کے معنی میں آیا ہے اور اصطلاح میں جب اللہ کی طرف سے نسبت ہو رحمت بھیجنے کے معنی ہیں اور جب انسان کی طرف نسبت ہو تو ''طلب رحمت'' کے معنی میں اور جب فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو استغفار کے معنی میں اور جب وحوش و طیور کی طرف نسبت ہو تو تسبیح کے معنی میں آتا ہے۔

درود پاک پڑھنا ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ جس کا حکم اللہ قرآن حکیم میں فرماتا ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. (احزاب:۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔

- جب کسی مجلس میں پہلی بار سرکار دو عالم ﷺ نام نامی اسم گرامی لیا جائے تو نام مبارک لینے والے اور سننے والے پر درود پاک پڑھنا واجب ہے اس کے بعد جب کبھی اس مجلس میں آپ کا اسم گرامی آئے تو درود پاک پڑھنا مستحب ہے۔ یہی قول معتمد ہے۔ درود پاک کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں جیسا کہ احادیثِ پاک میں ہے۔ درود پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی تکریم ہے۔

فرمایا نبی کریم ﷺ نے جس پر مشکل ہو جائے یا کوئی حاجت ہو اسے چاہے کہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھے کیونکہ درود پاک سب افکار اور سب غموں کو سب تکلیفوں کو دور کرتا ہے اور روزیوں کو زیادہ کرتا ہے اور سب حاجتوں کو روا کرتا ہے''۔ (دلائل الخیرات شریف صفحہ ۲۰۱)

- فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے''۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۶۸۰)

Marfat.com

- بے شک نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا دلوں کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ ان پر آسمان کے فرشتے جبرائیل کے ساتھ درود بھیجتے ہیں۔ ان پر درود بھیجنا ظلمتوں کے ہولناک دن میں نور ہے"۔
- "ہلکے ترازو کے لئے نیکیوں کو بھاری کرنا ہے اور گناہوں کے بھاری بوجھ کو ہلکا کرنا ہے"۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۶۷۷)

- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار مرتبہ پڑھے جنت کے دروازے پر میرے شانہ بشانہ ہوگا"۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے"۔

اقوالِ مبارک

- حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔
- حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ فرمایا کہ میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے"۔
- حضرت بحر العرفان سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ پر درود بھیجنا ہر ایک شخص کا قطعی طور پر قبول ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی پاک ﷺ پر درود پڑھنا تمام اعمال میں سب سے افضل ہے۔ یہ ان ملائکہ کا ذکر ہے جو اطراف جنت میں رہتے ہیں جب وہ حضور پرنور ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتے ہیں اس کی برکت سے جنت کشادہ ہو جاتی ہے"۔ (افضل الصلوات علی سید السادات)
- "شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی"۔
- حضرت توکل شاہ رحمتہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ بندہ جب عبادات اور یاد خدا عزوجل میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائش بکثرت وارد ہوتی ہے اور درود پاک کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا

Marfat.com

وردر کھنے والے پر کوئی فتنہ وارد نہیں ہوتا۔ اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے۔ بلکہ اس کو پڑوس کے گھر سے بھی دور پھینک دیتے ہیں"۔ (ذکر خیر صفحہ ۱۹۴ آب کوثر صفحہ ۱۳۰)

"مواہب لدنیہ میں رسالہ قشیریہ سے نقل ہے" کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اکرم ﷺ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ ﷺ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا میں نے تیری حاجت کے وقت اسے ادا کر دیا"۔

نیز حضرت شیخ جزولی "صاحب دلائل الخیرات قدس سرہٗ کے وصال کے ستتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کی قبر مبارک کو کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح وسلامت تھے جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا اور نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور جب ستتر ۷۷ سال کے بعد آپ کا جسد نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے۔ بلکہ کسی نے برائے امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے۔ اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات)

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مال دار آدمی تھا۔ جس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا۔ تو اس نے جان کنی کی حالت میں ندا دی "اے اللہ کے محبوب ﷺ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں"۔

ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک آسمان سے ایک پرندہ نازل ہوا اور اس نے اپنا

Marfat.com

پراس آدمی کے چہرے پر پھیرا فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتف سے آواز سنی، ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اس قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (الاحزاب:۵۶)، (درۃ الناصحین، صفحہ ۲۷۲)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرو مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستے میں ایک آوہ آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے۔ انہوں نے کہا ہاں "خلیفہ صاحب نے فرمایا" اچھا اس پزادے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ"۔

یہ حکم سنتے ہی شاہ عبداللہ صاحب اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے۔ جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً آدھے گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا کہ عبداللہ شاہ صاحب اسی پزادے میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے، بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے۔ پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا بدن پر پسینہ تھا۔ خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس پزادہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکر خیر ۱۴۹)

اپنے عظیم محسن آقا ﷺ پر روزانہ کچھ نہ کچھ درود پڑھنے کا معمول ضرور بنایا جائے تاکہ یہ برکات نصیب ہوں۔

Marfat.com

دعا مانگنے پر اجر و ثواب

دعا ایک عظیم عبادت ہے کہ بندہ اس عبادت میں رب تبارک وتعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھوں کو پھیلاتا ہے۔ تو اس کا مولیٰ عزوجل اس سے خوش ہو کر اس کو مالا مال فرما دیتا ہے۔ کیونکہ بندہ جب ہاتھ پھیلا کر یعنی عاجزی و مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے رب سے مانگتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ اسے دینے والا اس کا رب ہی ہے۔ تو رب تبارک وتعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے۔ مولیٰ عزوجل قرآن پاک میں ایسا پیار بھرا خطاب فرماتا ہے کہ

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ. (مومن:60)

''مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''۔

چھوٹے کا اپنے بڑے سے اظہار عجز کے ساتھ مانگنا دعا کہلاتا ہے۔ دعا مانگنا بھی ایک عبادت ہے، بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ بعض علماء دعا کو افضل کہتے ہیں بعض رضاء بالقضاء کو۔ مگر بہتر یہ ہے کہ زبان سے دعا مانگے اور دل میں رضا رکھے کہ دعا قبول نہ ہو تو ملول نہ ہو۔ اس صورت میں دعا رضا دونوں پر عمل ہوگا۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عمومی حالات میں دعا مانگنا بہتر ہے کہ اس میں بندگی کا اظہار ہے اسی لئے تمام انبیاء خصوصاً حضور سیدنا الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں مانگی ہیں۔ مگر بوقت امتحان رضا بالقضاء افضل ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ. (رواہ احمد)

''روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا ہی عبادت ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ.

''روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا عبادت کا مغز ہے''۔ (رواہ الترمذی)

یعنی دعا عبادت کا رکن اعلیٰ ہے۔ جیسے کہ گوشت کے بغیر ہڈی کی، گودے کے بغیر چھلکے کی کوئی

Marfat.com

قدر نہیں۔ ایسے ہی دعا سے خالی عبادت کی کوئی قدر نہیں۔ رب تعالیٰ مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔ عبادت نام ہے اپنی انتہائی عاجزی اور رب تعالیٰ کی انتہائی عظمت کے اظہار کا۔ دعا میں یہ دونوں چیزیں اعلیٰ طریقے سے موجود ہیں۔ کہ اس میں بندہ اقرار کرتا ہے کہ میں کچھ نہیں تو کریم ہے غنی ہے۔ اس لئے میں تیرے دروازے پر ہاتھ پھیلائے آیا ہوں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ. (رواہ الترمذی)

"روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز گراں نہیں"۔

روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دعا نازل شدہ آفت میں بھی نافع ہے اور اس بلا میں بھی جو نہ اتری ہو۔ تو اے اللہ کے بندو! دعا کو مضبوط پکڑو۔ (ترمذی احمد)

یعنی دعا کے دو فائدے ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی برکت سے آئی ہوئی بلا ٹل جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آنے والی بلا رک جاتی ہے۔ لہٰذا فقط بلا آنے پر ہی دعا نہ کرو بلکہ ہر وقت دعا مانگو کہ شاید کوئی بلا آنے والی ہو کہ اس دعا سے رک جائے۔ دعا کے لئے بلا آنے کا انتظار نہ کرو کہ جب آفت آئے گی تو دعا مانگ لیں گے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جیسے ڈھال سلاح یعنی ہتھیار کا وار روک لیتی ہے۔ اور جیسے پانی لگی پیاس کو بجھا دیتا ہے۔ یعنی ڈھال اور پانی اس کے اسباب ہیں۔ ایسے ہی دعا آئی ہوئی بلا کا وار روک لیتی ہے اور لگی آگ بجھا دیتی ہے۔ اسباب بھی رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور مسباب بھی۔ (مراۃ المناجیح صفحہ ۲۹۵ تا ۲۹۶ جلد سوم)

پس عورتوں کو بھی چاہیے کہ اپنے مولیٰ عزوجل سے دعا مانگنے میں سعی کریں۔ اس سے خوب مانگیں کہ وہ عجیب بارگاہ بے نیاز ہے کہ دوسرے سبھی مانگنے والے سے گھبرا جاتے ہیں لیکن رب عزوجل تو وہ کریم ہے کہ مانگنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔

پس اگر گرفتارِ بلا ہوں تو شکایتیں نہ کرتی پھریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں۔ وہاں آس والے کی آس نہیں توڑی جاتی سب کی جھولیاں بھری جاتی ہیں اس کے محبوب کے وسیلے سے دعائیں

Marfat.com

مانگیں۔ فیضان مدینہ کے سنتوں بھرے اجتماع میں جا کر دعائیں مانگیں کہ قبولیت کی قوی امید ہے۔

بلکہ بہت لوگوں کا تجربہ ہے کہ جس مقصد کیلئے انہوں نے فیضان مدینہ میں جا کر دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد پوری کی۔ لہٰذا ہر اتوار کو فیضان مدینہ میں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کر کے خوب لذتیں لوٹیں اور اپنی حاجتیں پوری پائیں۔

دعا پر جدید سائنسی تحقیق

جب ہم مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد انتہائی عاجزی سے رب تعالیٰ کے حضور دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو ہمارے اندرونی جذبات کی قوت ایمانی قوت کا سمک ورلڈ میں زبردست لہریں پیدا کرتی ہے۔ جب یہ لہریں فیض رساں طاقتوں سے ٹکراتی ہیں تو انہیں بیقرار کر دیتی ہیں۔ تو وہ ہماری مدد کرنے کیلئے ہمارے دماغ سے ٹکرا کر ایسی تجویز کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ جس پر عمل پیرا ہونے سے ساری تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

دعا ذہنی صحت کو بہتر کرنے میں اہم کردار کی حامل ہے۔ خاص کر ڈیپریشن اور تشویش کے علاج میں بہت مؤثر آلۂ علاج ہے۔ دعا کرتے ہوئے چونکہ غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کے کردار میں مثبت اور مستقل تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کے تمام مسائل کے حل کرنے کی طاقت رب عزوجل کے دست قدرت میں ہے۔ لہٰذا وہ اپنے مسائل کے حل کی امید باندھ لیتا ہے۔ اور اپنی تشویش اور ناامیدی پر قابو پا لیتا ہے۔

دعا مانگنے سے بندے کے اندر یقین محکم پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے کی جانے والی کوششوں کے نتائج کو نہ صرف رب و تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے مثبت نتائج کی امید لگا لیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اسے مکمل تسکین و مسرت کا احساس ہوتا ہے یہی ذہنی حالت معالج کے معالجی کردار کا مقصد ہوتی ہے۔ لہٰذا دعا ایک ایسا آلہ ہے جس کا استعمال مریض کو مایوس نہیں ہونے دیتا۔ (بحوالہ نفسیاتی امراض اور انکا جدید طریقہ علاج)

خوف خدا سے رونے پر ثواب

وہ مالک جس نے انسان کی تخلیق کی وہ ذات جہاں رحیم و کریم ہے اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والی ہے۔ وہیں قہار و جبار بھی ہے۔ جہاں اس سے رحم کی امید رکھی جائے وہیں اس

Marfat.com

کے دل میں خوف بھی ہونا چاہیے نیز اس سے لرزاں ہو کر مالک حقیقی کے خوف سے آنسو بھی بہانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا. (بنی اسرائیل:109)

"اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے"۔

(اس آیت میں سجدہ ہے)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ. (النجم:60-59)

"تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو"۔

نیز سرکار مدینہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اللہ عزوجل کے خوف سے بہت زیادہ روتے تھے کہ جو جتنے بڑے مرتبے پر ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کے خوف سے اتنا زیادہ روتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ایسا خطبہ دیا جس کی مثال ہم نے کبھی نہیں سنی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں "جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تمہیں اس کا علم ہوتا تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ راوی فرماتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور رونے لگے"۔ (ریاض الصالحین، صفحہ ۲۸۵)

بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو بہاتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے خوف سے رونے کی بڑی فضیلت ہے۔ ان کا اپنے مولیٰ عزوجل کے لئے گریہ کرنا عبادت بن جاتا ہے۔ پس وہ آنسو بہت قیمتی ہیں جو مولیٰ عزوجل کے خوف و شوق سے بہیں۔

مخبر صادق ﷺ نے فرمایا:

مَنْ بَكٰى بِاشْتِيَاقِ الْمَوْلٰى فَلَهٗ جَنَّةُ الْمَاوٰى.

"جو ایماندار عشق الٰہی میں روئے ان کے لئے جنت الماوی ہے"۔

اسی طرح اگر خوش نصیب اللہ کے خوف سے روئے وہ اپنے مولیٰ عزوجل کی رضا پا لیتے ہیں کہ روایت ہے:

مَنْ تَذَكَّرَ خَطَايَاهُ وَبَكٰى عَيْنَاهُ رَضِيَ مِنْهُ اللّٰهُ.

"جو ایماندار اپنی غلطی کو یاد کرتے ہوئے روئے اور آنسو بہائے اللہ اس پر راضی ہو جاتا

Marfat.com

ہے"۔ (انیس الواعظین صفحہ ۱۸۰)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ اَلْخَشْيَةُ خُلَاصَةُ الْإِيْمَانِ. "خدا کا خوف ایمان کا نچوڑ ہے"۔

عورتوں کی تو عموماً عادت ہوتی ہے کہ دنیا کے معمولی نقصان پر آنسو بہانے بیٹھ جاتی ہیں۔ کاش یہ آنسو رب تعالیٰ کے خوف سے جاری ہو جائیں تو کیسا ثواب ہے۔

"جو ایماندار اپنے گناہوں کو یاد کر کے اتنا روئے کہ اس کی پلکیں تر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے۔ اور اس کے نامہ اعمال پر اس کے بدن کے بالوں کی مقدار کے برابر توبہ کرنے والوں کا ثواب درج کیا جاتا ہے"۔ (انیس الواعظین صفحہ ۱۸۰)

اسی لئے بزرگان دین فرماتے ہیں کہ

"سب سے اچھی رضا وہی ہے جو شوق الٰہی میں ہو اور سب سے بدتر رونا وہ ہے جو دنیا کے جانے پر ہو"۔

نیز فرمایا:

دنیا میں خشیت الٰہی کے باعث رونے والا قیامت کے دن ہنستا ہوا جنت میں جائے گا"۔ (انیس الواعظین صفحہ ۱۹۵)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کے آنسو جو اس کے خوف سے نکلیں بہت قیمتی ہیں سرکار ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قطرہ آنسو کے اس قطرے سے زیادہ محبوب نہیں جو خوف الٰہی سے نکلا ہو"۔

نیز اس کے لئے بشارت ہے کہ اسے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "سات شخص حق تعالیٰ کے سائے میں رہیں گے ان میں سے ایک وہ ہے جو خلوت میں خدا کو یاد کرے اور اس کی آنکھ سے آنسو نکلے"۔

نیز جب بندہ پر خوف خدا غالب آتا ہے تو اس پر حکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی رحمتہ علیہ نے فرمایا کہ "کوئی دور ایسا نہیں ہوا جس پر مجھے خوف خدا ہوا اور اس سے حکمت و عبرت کا دروازہ مجھ پر نہ کھلا ہو"۔

نیز گنہگار کے اس آنسو کے بارے میں جو وہ خدا عزوجل کے راہ میں بہاتا ہے۔ فرمایا گیا ہے "گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتے ہیں"۔

Marfat.com

اور جو خوف خدا میں روئے، دوزخ کی آگ اس کو نہیں چھوئے گی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔ یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس آ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے راستے کی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے''۔ (ریاض الصالحین، صفحہ نمبر ۲۵۸)

محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ جب روتے تو آنسوؤں کو اپنے چہرے پر ملتے اور کہتے میں نے سنا ہے کہ جہاں آنسوں کا پانی پہنچتا ہے وہ دوزخ کی آگ میں نہیں جلے گا:

ہمارے بزرگان دین جب خوف خدا سے روتے تھے تو ان پر حکمت و عبرت کے دروازے کھلتے تھے۔ اس حکمت و عبرت کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! رویا کرو اگر نہ رو سکو تو با تکلف رونے کی صورت بناؤ۔ (کیمیائے سعادت، صفحہ ۶۹۸)

آنسو بہانے کی سائنسی تحقیق

رونے کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر سب کو پتہ چل جائے تو لوگ کام کاج چھوڑ کر رونا شروع کر دیں۔ رونے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہوتی ہیں اور گناہ بخشے جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہنسنے والے سے رونے والا ہر ایک کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے کم لوگ رونے کی افادیت سے آگاہ ہیں۔

ایک بھارتی اخبار کی رپوٹ کے مطابق بڑے بڑے گناہ کی بخشش ہو جاتی ہے۔ بے شمار نہ پوری ہونے والی خواہشات رو دھو کر پوری کرالی جاتی ہیں۔ یہ اٹل حقیقت ہے کہ ہنسنے والے پر لوگ توجہ نہیں کرتے لیکن رونے والا ہر ایک کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ خدا کے متلاشی گوشہ میں رو رو کر کائنات کے بڑے بڑے راز پا لیتے ہیں روٹھے محبوب کو منانے کے لئے بھی آنسو کارگر ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ رونا ایک امید ہے اور امید پر دنیا قائم ہے۔

آنسو اگر جذبات، محبت اور ہمدردی کے ہوں تو فائدہ مند ہوتے ہیں لیکن یہی آنسو انتقام کے ہوں تو ان آنسوؤں سے دماغی اعصابی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ جن کی

Marfat.com

آنکھوں میں لاعلاج مرض دیکھنے میں آئے ہیں ان لوگوں کو میں نے بہت جذباتی اور انتقام پرور پایا ہے۔

خوف خدا پیدا کرنے کا طریقہ

خوف وہ ڈر ہے جو کسی بری چیز کے پانے کے گمان وخیال سے دل میں پیدا ہوتا ہے۔اپنے اندر خوف پیدا کرنے کے چار مقامات ہیں:

1- اپنے گزشتہ لاتعداد گناہوں کو یاد کرنا اور ان جھگڑوں کو کثرت سے یاد کرنا جو ظالم سے صادر ہو چکے اور تم نے اپنے عمل سے چھپائے رکھا۔اب تک تمہیں چھٹکارا نہیں ملا۔

2- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس سخت وشدید سزا وعقوبت کو یاد کرنا جسے برداشت کرنے کی تمہیں طاقت وقوت نہیں

3- اللہ تعالیٰ کے عذاب کو برداشت کرنے میں اپنی کمزوری وناتوائی کو یاد کرنا۔

4- اللہ تعالیٰ کی قدرت کو یاد کرنا کہ وہ جب چاہے جس طرح چاہے تم سے مواخذہ کرسکتا ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ منانے پر اجر وثواب

ماہ ربیع الاول وہ پرنور موقع ہے جس میں سرکار مدینہ ﷺ کے چاہنے والے جشن ولادت کا اہتمام کرتے ہیں۔اور اپنے آقا ﷺ کا میلاد مناتے ہیں۔

میلاد کا مصدر میمی ہے۔اس کا معنی پیدائش کے ہیں۔اس لئے اس دن پیارے آقا ﷺ کی پیدائش کی خوشی منائی جاتی ہے اور چونکہ ساری عیدیں یعنی ساری خوشیوں کے دن اسی دن کا صدقہ ہیں۔اس لئے اسے عید میلاد النبی ﷺ کہا جاتا ہے۔اور عید کہتے ہی اسے ہیں جس میں کسی واقعہ کی یادگار منائی جاتی ہے۔

جیسا کہ مصباح اللغات میں ہے:

عید کا معنی ہے کسی صاحب فضل یا کسی بڑے واقعے کی یادگار منانا جیسا کہ رمضان المبارک کا مہینہ رحمت ومغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے اس مہینے کی خوشی میں عید الفطر کی خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔تو پیارے آقا ﷺ کی پیدائش بنی نوع انسان کے لئے رحمت ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ۔ (انبیاء:۱۰۷)

Marfat.com

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے''۔

اس لئے اللہ تعالیٰ کی ایسی عظیم رحمت کے لئے خوشی کرنا چاہے کہ سرکار ﷺ نہ صرف بنی نوع انسان کے لئے رحمت ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت بھی ہیں۔ اور نعمت ظاہر کرنے اور اس پر خوشی کا اظہار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

جیسا کہ صورۃ الضحیٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ. (الضحیٰ:۱۱)

''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ. (یونس:۸۵)

''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے''۔

تو پس ربیع النور کی ۱۲ تاریخ وہ پیاری تاریخ ہے کہ جس میں نور مبین کے جلوے چمکے اور ان کی روشنوں سے تمام عالم منور ہو گیا۔

خدا نے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

اس لئے آقا ﷺ کے چاہنے والوے اس دن بلکہ اس مہینے میں اپنے محسن آقا ﷺ کی سیرت، فضائل و کمالات خصائص و محامد کے بیان اور حمد و نعت کے پر کیف نغموں سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں، اور اپنے پیارے آقا ﷺ کے احسانات پر اللہ تعالیٰ کے عظیم انعام کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس عظیم دن کی یاد مناتے ہیں اور دن منانا بھی قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ. (ابراہیم:۵)

''اور یاد دلاؤ ان کو اللہ کے دن''۔

تفسیر مدارک میں ہے رئیس المفسرین حضرت عباس، حضرت ابن کعب، حضرت مجاہد، حضرت قتادہ و دیگر مفسرین فرماتے ہیں۔

ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے۔

Marfat.com

تفسیر خزائن العرفان میں حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں۔ ان کی یادگار قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اور اس دن کو خود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے منایا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کو روزہ رکھ کر منایا کرتے تھے''۔

چنانچہ مسلم شریف میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزے کا سبب دریافت کیا گیا کہ آپ خاص طور پر پیر کے دن کا روزہ رکھنے کا اہتمام کیوں فرماتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس میں میری ولادت ہوئی اور اس میں مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔

ظاہر ہے کہ بروز ولادت روزہ رکھنا محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے:

خود ہمارے صحابہ کرام علیہم الرضوان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی محفلیں سجاتے ایک دوسرے سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سنا کرتے تھے۔ نیز بزرگان دین نے بھی میلاد شریف منانے کا حکم دیا چنانچہ:

علامہ اسمٰعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

وَمِنْ تَعْظِيْمِهٖ عَمَلُ الْمَوْلِدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مُنْكَرٌ قَالَ الْاِمَامُ السُّيُوْطِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَسْتَحِبُّ لَنَا اِظْهَارَ الشُّكْرِ لِمَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (روح البیان صفحہ ٦٦١، جلد ٥)

''کہ میلاد شریف کرنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب وہ منکرات سے خالی ہو، امام سیوطی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے''۔

امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات شریف میں میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں:

''کہ اچھی آواز کے ساتھ قرآن، قصیدے، نعت شریف اور فضائل بیان کرنے میں کیا مضائقہ ہے''۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے۔

Marfat.com

پس میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہدہ پر مؤکل و مقرر ہوتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ اور انوارِ رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

نیز سرکار ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا حضور ﷺ کے ہاں بھی کس قدر پسندیدہ ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے والد ماجد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں حضور ﷺ کی ولادت میں خوشی میں کھانا پکواتا تھا، ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ تو حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے آپ ﷺ کے روبرو رکھے ہیں اور آپ بہت ہی مسرور و خوش ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آکر ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد ﷺ) پیدا ہوئے ہیں ابولہب سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگا "ثوبیہ! جا آج سے تو آزاد ہے"۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب سخت کافر تھا، قرآن مجید میں پوری سورہ تبت یدا ابی لھب و تب اس کی مذمت میں موجود ہے۔ مگر حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی کرنے کا فائدہ اس کو ہوا وہ سنئے اور نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے والے پڑھ کر جھوم جائیں۔

جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس) نے اس کو خواب میں بہت بری حالت میں دیکھا، پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا تم سے علیحدہ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے۔ (جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیونکہ میں نے انگلی کے اشارے سے ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا۔ (بخاری شریف)

جب ایک کافر کو ولادت کی خوشی منانے پر اس قدر اجر و ثواب مل سکتا ہے۔ تو خوش نصیب مسلمانوں کے اجر و ثواب کا اندازہ لگائیے کہ ہر سال عید میلاد النبی ﷺ نہایت خوشی سے مناتے ہیں۔ غور فرمائیے!

ابولہب کافر تھا، ہم مومن وہ دشمن ہم غلام اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی، نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے پیدا ہونے کی، ہم رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔ جب دشمن اور کافر کو خوشی کرنے کا اتنا فائدہ پہنچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ پہنچے گا۔

حضرت شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اس واقعے میں میلاد کرنے والوں کیلئے روشن دلیل ہے جو سرور عالم ﷺ کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے

Marfat.com

اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب کافر تھا۔ جب حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کرنے کی وجہ سے انعام دیا گیا ہے تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے۔ میلاد شریف کرتا ہے۔ لیکن چاہیے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں گانے اور حرام کاموں باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔

حافظ الحدیث علامہ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد الخیری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ اسی واقعہ ابولہب کو لکھ کر فرماتے ہیں:

فَمَا بَالُ حَالِ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِیْ يَسُرُّ بِمَوْلِدِهٖ وَيَبْذُلُ مَاتَصِلُ اِلَيْهِ قُدْرَتُهٗ فِیْ مَحَبَّتِهٖ ﷺ لَعَمْرِیْ اِنَّمَا يَكُوْنُ جَزَاءً مِّنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اَنْ يُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ۔

”کہ جب کافر ابولہب کو ولادت کی خوشی کرنے سے انعام دیا گیا۔ تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہے۔ جو آپ ﷺ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے۔ فرماتے ہیں میری جان کی قسم! اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اللہ کریم اپنے فضلِ عمیم سے اس کو جناتِ نعیم میں داخل فرمائے گا“۔

علامہ امام احمد بن محمد القسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَائَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلَّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اِنَّهٗ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَاً اِتَّخَذَ لَيَالِیَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةٍ عَلٰی مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ۔

”حضور ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے و خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ ﷺ کے میلاد شریف پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان

Marfat.com

پر اللہ کے فضل و کرم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا کہ جس سال میلاد پڑھا جاتا ہے۔ وہ سال مسلمانوں کیلئے حفظ وامان کا سال ہوتا ہے۔ اور میلاد شریف کرنے سے دلی مراد پوری ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ماہ ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا۔ تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اُس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے"۔

گیارہویں شریف منانے کی فضیلت

اہلسنت والجماعت کو حضور شہنشاہ ولایت غوث الثقلین حضور سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے خصوصی نسبت و عقیدت ہے۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے بہت ہی محبوب اور مقبول بندے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ بطن مادر یعنی ماں کے پیٹ میں ولی تھے۔

اور جس رات حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ ہوا ان سب کو اللہ عزوجل نے لڑکا عطا فرمایا اور وہ ہر مولود لڑکا اللہ کا ولی بنا۔

نیز شب ولادت یعنی جس رات آپ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر جلوہ افروز ہیں۔ اور آپ کو ان الفاظ سے بشارت سے نواز رہے ہیں۔

یَا اَبَا صَالِحِ اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا وَھُوَ وَلِیِّیْ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ سَیَکُوْنُ لَہٗ شَاْنٌ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ.

"اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے، جو ولی ہے۔ وہ میرا بیٹا ہے۔ وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ اور عنقریب اس کی اولیا اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے"۔ (سیرت غوث الثقلین، صفحہ ۵۵)

غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) درمیان اولیاء
چوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) درمیان انبیاء

آپ کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے

Marfat.com

میں معمول رہا ہے لہٰذا یہ عمل نہایت اچھا ہے اور حدیث پاک ہے:

مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ.

''جس کام کو مومن اچھا جانیں پس وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے''۔

ایک اور حدیث پاک میں ہے:

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ. (مشکوۃ)

''میری امت کا اجماع گمراہی پر نہیں ہوسکتا''۔

شہنشاہ بغداد، حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وصال کی تاریخ گیارہویں ربیع الآخر ہے۔ اور گیارہویں شریف منانے کی وجہ بھی یہی ہے تو تمام بزرگان دین اہلسنّت کا اس پر صدیوں سے عمل رہا ہے کہ وہ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وصال والی تاریخ پر کھانا وغیرہ پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم فرماتے اور قرآن کی تلاوت کر کے طعام و کلام کا ثواب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔

گیارہویں کی وجہ تسمیہ:

1- حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرس مبارک پر مداومت رکھی ان کی مداومت پر تادم زندگی اور ان کی زندگی کے بعد اب تک گیارہویں کی جانے لگی اور ان شاء اللہ عزوجل کی جاتی رہے گی۔

2- چونکہ آپ کا وصال گیارہویں تاریخ کو ہوا تو آپ کے وصال شریف کی نسبت کی وجہ سے آپ کے عرس مبارک کا نام گیارہویں شریف پڑھ گیا۔

بزرگوں کا جس دن وصال ہوتا ہے۔ وہ ان کیلئے عید کا دن ہوتا ہے نیز حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میرے لئے اس دن عید کا دن ہوگا جس دن اپنے رب عزوجل سے ملاقات ہوئی ایک حدیث مبارک ہے۔ ''موت ایک پل ہے جو محبوب کو محبوب سے ملاتی ہے پھر فرشتہ کہتا ہے ''سو جاؤ جس طرح دلہن سوتی ہے''۔

تو جس دن نیک و محبوب بندوں کا وصال ہوتا ہے اس دن ان پر خاص رب عزوجل کی رحمت نازل ہوتی ہے ویسے بھی جس دن اللہ عزوجل اپنے بندوں کو نعمت عطا فرماتا ہے اس دن کی یادگار منانے کا حکم ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا:

Marfat.com

ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ. (ابراہیم:۵)

یعنی بنی اسرائیل کو وہ دن یاد دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نعمتیں اتاریں جیسے من وسلویٰ کے نزول کا دن وغیرہ وغیرہ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ بہت بڑے محدث و بزرگ گزرے ہیں، ان کو خود پیارے نبی کریم ﷺ نے شیخ الحدیث بنا کر ہندوستان بھیجا۔ آپ کی شان کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو ہر وقت پیارے آقا ﷺ کی زیارت ہوتی تھی اس لئے آپ کو حضوری ولی کہا جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

"ہمارے ملک میں گیارہویں شریف کا دن مشہور ہے اور یہی ہمارے مشائخ جو پیران پیر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں، کے نزدیک متعارف ہے"۔

اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس تاریخ کو ہم نے شیخ کامل عارف عبدالوہاب قادری رحمۃ اللہ علیہ سے عرس کہتے سنا وہ اسی تاریخ کو عرس کی تاریخ کہا کرتے تھے۔

اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اولیائے کرام میں بلند مرتبہ رکھتے ہیں غوث پاک رضی اللہ عنہ کا عرس ربیع الثانی کی دس تاریخ کو منایا کرتے تھے۔ (اخبار الاخیار)

حضرت ملا محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "وجیز الصراط" میں فرماتے ہیں کہ دیگر مشائخ کا عرس کا تو سال کے بعد ہوتا ہے لیکن حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے لئے امتیازی شان یہ ہے کہ بزرگان دین نے آپ کا عرس ہر مہینہ میں مقرر فرمادیا ہے۔

تو پتہ چلا کہ جب اتنے بڑے بڑے بزرگان دین "گیارہویں شریف" مناتے تھے تو چاہئے کہ ہم بھی اپنے گھروں میں ضرور گیارہویں شریف کا اہتمام کریں کہ پیاروں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس سے رزق میں بہت برکت ہوتی ہے کہ یہ بزرگوں کا بہت مجرب عمل ہے ہر مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو اگر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نیاز دلائی جائے تو ان شاء اللہ رزق میں بہت کشادگی ہوگی۔ مشکلات دور ہوں گی نیز حاجتیں پوری ہوں گی۔

لہٰذا ہر مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو حسب حیثیت رقم نکال کر کھانا وغیرہ پکالیں۔ یا آپ کی بارگاہ سے فیض پانے کے لئے اس راقم کی کتابیں یا امیر اہلسنت کے بیان کی کیسٹیں وغیرہ لوگوں میں تقسیم کردیں۔

Marfat.com

معاملات

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کچھ عبادتوں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ اور کچھ اذکار کا دین ہے۔ حالانکہ اسلام با قاعدہ ایسا نظام ہے کہ جس کا کوئی پہلو بھی تشنہ نہیں رکھا گیا۔ اگر عبادت سکھائی گئی تو معاملات پر بھی اجر وثواب رکھا جائے گا لہٰذا یہاں پر شوہر اور بچوں کے ساتھ جو معاملات پیش آئیں گے ان پر اجر وثواب کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ عورتیں یہ اجر وثواب پڑھ کر اپنے معاملات احسن انداز میں انجام دے سکیں۔

شوہر کے معاملات پر اجر وثواب

چونکہ عورت پر ایک پورا گھر قائم ہوتا ہے کہ اگر عورت ٹھیک ہو تو وہ گھر دنیا میں جنت کا نمونہ ہوتا ہے گھر کے انتظام سے لے کر بچوں کی پرورش تک تمام مراحل بخوبی طے پاتے ہیں اس لئے جس خوش نصیب کو نیک صالح عورت مل گئی تو اس کی زندگی آسودہ ہو گئی اور ایسی نیک اور صالحہ بیوی مومن بندے کے لئے بہت بڑی بھلائی ہے اور نیک وصالحہ بیوی کی علامت یہ ہے کہ اپنے شوہر کو خوش رکھے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا لَاَبَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ. (ابن ماجہ ۲۳ مشکوٰۃ)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن بندے نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو نیک وصالحہ بیوی سے بڑھ کر ہو کہ اگر شوہر کوئی بات کہے تو اسے پورا کرے۔ اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم دے تو اسے پورا کرے۔ اگر وہ کہیں چلا جائے تو اپنی جان اور اس کا مال کے بارے میں خیر کا معاملہ کرے''۔

Marfat.com

یعنی نیک عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کو خوش کر دے یعنی اپنا رنگ ڈھنگ شوہر کی مرضی کے مطابق رکھے کہ شوہر اسے دیکھے تو خوش ہو جائے۔ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے جب باہر نکلتی ہیں تو بن ٹھن کر تیار ہو کر اچھے کپڑے پہن کر نکلتی ہیں اور جب گھر میں ہوتی ہیں تو میلی کچیلی اور گندی رہتی ہیں۔ شوہر اس حالت میں دیکھتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ شادی بیاہ، رشتہ داروں کے یہاں اور ڈاکٹروں کے یہاں اور اجنبی غیر محرم تک کے لئے بھی بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے مگر شوہر کے لئے نہیں ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ عورت کو چاہئے کہ مرد کے لئے زیب و زینت اختیار کرے۔ شوہر کے لئے زیب و زینت اختیار کرنے پر بھی اجر و ثواب ہے۔

شوہر کے لئے سنگھار کرنے پر اجر و ثواب

جو عورت اپنے مرد کے لئے سنگھار کرے اس کو ہر چیز اٹھانے اور رکھنے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے۔ ایک ایک گناہ معاف ہوتے ہیں اور ایک ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (نزہتہ المجالس)

نوٹ: لیکن زینت صرف جائز اشیاء سے حاصل کریں جیسے مہندی اور سرمہ اور سونے چاندی کے زیور وغیرہ کیونکہ ناجائز اشیاء کا استعمال ویسے ہی گناہ ہے۔ اس لیے اگر شوہر مجبور کرے تب بھی نہیں کرے جیسے بالوں کی کٹنگ ناخن پالش ابرو بنانا امیٹیشن جیولری وغیرہ اور اس کیلئے بہت زیادہ اسراف بھی نہ کرے اسراف کر کے شوہر کو زیادہ پریشان نہ کرے۔ کہ حدیث پاک میں آتا ہے اس عورت کو بہتر بتایا گیا ہے کہ شوہر کو خوش کرے۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ایما اِمْرأةٍ مَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. (بیہقی فی الشعب صفحہ ۲۱، ترمذی ترغیب ج ۳، ص ۳۴)

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اسکا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی"۔

نیز اپنے شوہر کو خوش رکھنے والی عورت سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمَرْءَ ةَ الْمُلْقَةَ الْبزعة مَعَ زَوْجِهَا الْحِصَانِ عَنْ غَیْرِہٖ.

"حضرت علی رضی اللہ عنہ محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ

Marfat.com

عَزَّوَجَلَّ اس عورت کو محبوب رکھتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنے والی ہو اور خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو"۔

عورت کو چاہیے کہ اپنی خوش مزاجی اور خوش اخلاقی سے ہی شوہر کو خوش کرے بعض عورتیں مبالغہ آرائی جھوٹ بدگمانی کر کے شوہر کو پریشان کرتی ہیں اور شوہر کی ماں بہنوں اور بھابی وغیرہ کی شکایتیں لگا کر اپنے شوہر کو رنجیدہ کرتی ہیں۔ جس سے شوہر کا پراگندہ ذہن ہو جاتا ہے اس لئے حدیث پاک کی مصداق بہتر عورت بننے کا مظاہرہ کرنا چاہے لڑائی جھگڑے وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہے اور اچھی گفتگو سے شوہر کو خوش کرے کیونکہ شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور شوہر سے محبت وخوش اخلاقی کا تعلق رکھنا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک قابل تعریف ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے ایسی عورت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا گیا:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَیْرُ نِسَاءِ کُمُ الْعَفِیْفَۃُ الْغِلْمَۃُ عَفِیْفَۃٌ فِیْ فَرْجِھَا غِلْمَۃٌ عَلٰی زَوْجِھَا. (کنز ۱۶، ص ۱۷۰)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پاکدامن اور محبت کرنے والی ہو اپنی ناموس عزت کی حفاظت کرنے والی اور شوہر سے غایت درجہ محبت یعنی عشق کرنے والی ہو"۔

جنت کی عورتوں کی بھی یہ صفت ہوگی کہ وہ شوہر سے بہت زیادہ محبت کریں گی اس لئے عورت کو چاہئے کہ وہ شوہر کے ساتھ محبوبانہ برتاؤ کرے دنیاوی آرائش کے لئے نہیں بلکہ خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس سے محبت کوے کیونکہ شوہر سے محبت کرنے والی سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمَرْءَ ۃَ الْمُلْقَۃَ الْبزعة مَعَ زَوْجِھَا الْحِصَانِ عَنْ غَیْرِہٖ. (کنز العمال، ج ۱۴، ص ۱۲۹)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ محبوب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عورت کو محبوب رکھتا ہے جو اپنے شوہر سے محبت کرنیوالی ہو اور خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی ناموس عزت کی حفاظت کرنیوالی ہو"۔

Marfat.com

شوہر کا حق:

عورتوں پر شوہر کا حق بہت زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ ماں باپ سے بھی زیادہ شوہر کا حق ہے۔ اس لئے احادیث مبارکہ میں شوہر کا حق ادا کرنے کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ وَالْتَمِسْنَ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكُنَّ فَاِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا لَمْ قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاءَهٗ وَعِشَائَهٗ۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت خدا سے خوف کرو اور اپنے شوہر کی خوشیوں کو پیش نظر رکھو۔ اگر عورت جان لے کہ اس کے شوہر کا کیا حق ہے تو صبح شام کا کھانا لے کر کھڑی رہے''۔

(بزار کشف الاستار ص ۱۷۵، کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۴۵)

جن جن باتوں سے شوہر کو راحت ہوتی ہے۔ عورت کو چاہیے کہ ان کو اپنائے۔ جن باتوں سے شوہر خوش ہوتا ہے اور جو اس کی مرضی کے موافق ہو۔ ان باتوں کو اپنائے کہ شوہر کا حق بہت زیادہ ہے۔

''حضرت سیدہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہما نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ فرمایا اس کے خاوند کا۔ پوچھا مرد پر سب سے زیادہ کس کا ہے۔ فرمایا: اپنی ماں کا۔ (حاکم)

بلکہ یہاں تک کہ جس عورت نے شوہر کا حق ادا نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو دیتا کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔ اگر عورت اونٹ کی پیٹھ پر ہو یا تنور پر اور خاوند بلائے تو فوراً خاوند کی خواہش پوری کرے''۔ (بحوالہ روحانی زیور)

بیوی پر شوہر کا حق کتنا ہے اس کا اندازہ ایک روایت سے لگایا جا سکتا ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''۔ شوہر پر بیوی کا حق یہ ہے کہ اگر اسے کوئی زخم ہو اور بیوی اس کو چاٹ لے۔ یا اس کی ناک سے خون یا پیپ بہے اور وہ اسے پی جائے تب بھی اس کا حق ادا نہ کیا۔

(ترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۵)

نوٹ: یہ مبالغہ غایت خدمت اور محبت سے ہے۔ حقیقت میں پینا مراد نہیں کہ یہ ناپاک ہے۔

شوہر کا حق ادا کرنے پر اجر و ثواب

شوہر کا حق اتنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس حق کو ادا کرنے والی کے لئے اجر و ثواب بے

Marfat.com

انتہا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا حق ادا کرنے کو جہاد کے برابر قرار دیا ہے۔ جہاد بہت مشقت والا عمل ہے۔ انسان کو کبھی گرمی کی شدت اور کبھی سردی کی تکلیف میں دشمن سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے بلکہ یہاں تک کہ جان بھی اس راہ میں کبھی چلی جاتی ہے۔ اور اس پر اس کو شہید کا رتبہ عطا کیا جاتا ہے۔ عورت کی شان کیسی ہے کہ گھر بیٹھے اپنے شوہر کا حق ادا کرے تو ایسے عظیم عمل کا ثواب پائے گی۔ جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے۔

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بارگاہ بے کس پناہ ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مردوں کے لئے جہاد ہے اگر مرد جہاد میں فتح پائیں تو غازی بن کر اجر پائیں اور اگر مر جائیں تو شہید ہو کر زندہ جاوید ہو جائیں۔ ہم پر چونکہ جہاد نہیں صرف ان کی دیکھ بھال کرنی ہے۔ ہم تو اس نعمت سے محروم ہیں''۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

عورتوں تک میرا پیغام پہنچادو کہ عورت کا اپنے مرد کی اطاعت کرنا اور خاوند کے حق کا اقرار کرنا جہاد کے برابر ہے۔ مگر ایسی عورتیں کم ہی ہوں گی۔ (طبرانی)

ایک اور روایت کے مطابق شوہر کا حق ادا کرنے والی عورت اور شہید کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا کہ حدیث مبارک میں ہے:

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ اِمْرَءَةٍ اَطَاعَتْ وَاَدَّتْ حَقَّ زَوْجِهَا وَتَذْكُرُ حَسَنَةً وَلَاتَخُوْنُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ اِلَّا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا حَسَنَ الْخُلُقِ فَهِيَ زَوْجَتُهٗ فِي الْجَنَّةِ وَاِلَّا زَوَّجَهَا اللّٰهُ مِنَ الشُّهَدَاءِ. (کنز العمال ج ۱۶ صفحہ ۱۴۴)

''ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دو جہاں کے غمگسار رحمت پروردگار سرکار ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور اس کے حق کو ادا کرے۔ نیک باتیں یاد رکھے۔ شوہر کے نفس اور مال کی خیانت سے بچی رہے۔ تو اگر اس کا شوہر اچھے اخلاق والا ہو تو یہ اس کی جنت میں زوجہ ہوگی ورنہ اللہ تعالیٰ شہیدوں میں سے اس کی شادی کر دے گا''۔

بلکہ شوہر کے حق کو ادا کرنے پر کثیر اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ ایمان کا مزہ ہی اس پر موقوف رکھا گیا ہے۔ کہ ترغیب کی ایک روایت میں ہے کہ

Marfat.com

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَجِدُ اِمْرَءَ ۃٌ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تُؤَدِّیْ حَقَّ زَوْجِھَا وَلَوْسَاَلَھَا نَفْسَھَا وَھِیَ عَلٰی ظَھْرِ قَتَبٍ.

(ترغیب ج صفحہ ۳۶)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پاسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے اگر وہ اسے بلائے تو اگرچہ وہ اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھی ہو تب بھی اس کی خواہش پوری کرے''۔

پتہ چلا کہ عورت پر خدا اور اس کا رسول اللہ ﷺ کے بعد شوہر کا حق ہے۔ ایمان کی حلاوت جب آجائے تو زندگی کا مزہ بھی آجائے گا اور نیک کام کرنا آسان ہو جائیں گے۔ نیکیوں میں دل لگے گا ایسی عورت برائیوں سے دور بھاگے گی۔ بس ایمان کا مزہ پانے کیلئے ضروری ہے کہ شوہر کا حق ادا کیا جائے۔

شوہر کے حقوق میں ایک حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے کہ جو عورت اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی فرماں بردار ہو پانچ وقت نماز پڑھے اپنی عزت ناموس کی حفاظت کرے یعنی پردہ کرے اور شوہر کی اطاعت بھی کرے تو اس کے لئے زبردست خوشخبری ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔

شوہر کی اطاعت پر ثواب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیُّمَا امْرَءَ ۃٍ اِتَّقَتْ رَبَّھَا وَحَفِظَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَھَا فُتِحَ لِھَا ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ قِیْلَ لَھَا ادْخُلِیْ مِنْ حَیْثُ شِئْتِ. (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۳۰۶)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت خدا سے ڈرے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جا''۔

تمام جنتی مرد و عورتیں اپنے مخصوص اعمال کی بنا پر اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیارے آقا ﷺ

Marfat.com

کی پیاری پیاری نگاہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔ کچھ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے اور کچھ خوش نصیب ایسے بھی ہوں گے جن کیلئے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے ان کی مرضی جس دروازے سے چاہیں جنت میں داخل ہو جائیں ان میں سے وہ خوش نصیب عورتیں بھی ہونگی کہ جن میں مندرجہ بالا حدیث مبارک کے تحت تین اوصاف پائے جائیں۔

1- پہلا وصف یہ ہے کہ ان کے اندر خوف خدا ہو کہ وہ رب تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوں کہ بے پردگی نہ کریں ٹی وی ڈرامے وغیرہ دیکھنے سے اپنی نگاہ کو محفوظ رکھتی ہوں۔ گانے باجے سننے سے بچتی ہوں نمازیں قضا نہ کرتی ہوں زکوۃ نکالنے میں بخل نہ کرتی ہوں۔ دیور جیٹھ وغیرہ سے ہنسی مذاق نہ کرتی ہوں جھوٹ، چغلی، غیبت، حسد، بہتان، بدگمانی وغیرہ سے بچتی ہوں۔

2- دوسری صفت ان عورتوں کے اندر یہ ہو کہ اپنی عزت کی حفاظت کریں۔ یعنی غیر مردوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ عورت کو چاہیے کہ غیر مردوں میں جانے کی ضرورت میں سر سے پاؤں تک پردہ کر کے جائے کہ اس کی زینت پر غیر مردوں کی نگاہ نہ پڑھے کہ ایک روایت میں ہے کہ جس عورت کی زینت کے حصوں پر کسی غیر مرد کی نگاہ پڑتی ہے وہ حصے آگ کی قینچی سے کاٹے جائیں گے''۔

❁ لہٰذا اچھی اور نیک عورت خود کو غیر مردوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ اور اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہے۔

3- تیسری صفت اس عورت کے اندر یہ ہو کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو۔ یعنی ہر جائز کام میں شوہر کا حکم مانے۔ اور اس کی فرماں برداری کرے کیونکہ ایسی عورت کی نہ صرف خود بلکہ اس نے جس سے متعلق اپنے شوہر کی اطاعت کی اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے کہ ایک اور روایت ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ وَامْرَءَ تُهٗ اَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَیْتِهَا وَكَانَ اَبُوْهَا فِیْ اَسْفَلِ الدَّارِ وَكَانَتْ فِیْ اَعْلَاهَا فَمَرِضَ اَبُوْهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ اَطِیْعِیْ زَوْجَكِ فَمَاتَ اَبُوْهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَطِیْعِیْ زَوْجَكِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ غَفَرَ لِاَبِیْهَا لِطَاعَتِهَا لِزَوْجِهَا. (مجمع الزوائد ج ۴ صفحہ ۳۱۶)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے

Marfat.com

اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا۔اس کے والد گھر کے نیچے حصے میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی۔اس کا والد بیمار ہوا تو اس نے دو جہاں کے مختار سرکار ﷺ کے پاس پیغام بھیجوایا۔آپ ﷺ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو" پھر اس کا باپ فوت ہو گیا اس نے پھر آپ کی خدمت اقدس میں پیغام بھجوایا آپ ﷺ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو"۔ پھر حضور ﷺ نے اس کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت فرمادی"۔

سبحان اللہ عزوجل! اگر نیک عورت اپنے شوہر کی فرماں برداری واطاعت کرے تو اس کے والد کی مغفرت ہو جاتی ہے تو خود اس عورت کی مغفرت تو بدرجہ اولیٰ ہوگی۔لہٰذا عورت کو تمام امور میں شوہر کی اطاعت کرنی چاہیے۔یہ روایت ان عورتوں کے لئے درس عبرت ہے کہ جو شوہر سے لڑ جھگڑ کر میکے روانہ ہو جاتیں ہیں۔اور میکے والوں کی باتوں کو شوہر کے احکام پر ترجیح دیتی ہے۔

جبکہ سرکار ﷺ کے فرمان کے موجب شوہر کی اطاعت کرنے والی کیلئے دوسری مخلوق بھی استغفار کرتی ہے چنانچہ

"جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہے اور اسکی فرمانبردار ہو تو اس کیلئے ہوا میں پرندے، سمندر میں مچھلیاں، آسمانوں میں فرشتے اور جنگلوں میں جانور دعائے استغفار کرتے ہیں"۔

عورت پر شوہر کا حق یہ بھی ہے کہ اپنے شوہر کی خوب خدمت کرے کہ اس پر اس کیلئے کثیر اجر وثواب ہے۔

شوہر کی خدمت پر اجر وثواب

وہ خوش نصیب عورت جو اپنے شوہر کی خدمت کرے اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خِدْمَتُكِ زَوْجِكِ صَدَقَةٌ۔ (کنز العمال ج ۱۶ صفحہ ۱۶۹)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غریبوں کے غمگسار شافع روز شمار ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا: "بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے"۔

خدمت سے مراد یہی نہیں کہ اس کے کھانا پینے کا خیال رکھے بلکہ چاہیے کہ اس کی نمازوں کا بھی دھیان رکھے اور ان اوقات میں اس کو محبت سے نماز کی ترغیب دلائے۔ اگر وہ سوئے تو نرمی سے اس کو نمازوں کے اوقات میں جگائے۔ غرض یہ ہے کہ اسکی آخرت کے متعلق امور پر بھرپور توجہ دے اور ان کا خاص خیال رکھے۔ محبت سے اس کو نیک کام کرنے پر آمادہ کرے ہر وہ کام جس سے شوہر کو سکون ملے وہ انجام دے۔ تو ایسی عورت اگر اللہ عزوجل کی راہ میں مال خرچ نہیں کرسکتی تو اللہ عزوجل اس کو شوہر کی خدمت کی بدولت یہ ثواب مرحمت فرماتا ہے۔

شوہر کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرنی چاہے کہ حصن بن محصن کی پھوپھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! یارسول اللہ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیرا اپنے مرد سے کیا سلوک ہے"۔ عرض کی جہاں تک مجھ میں طاقت ہے میں اس کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیرا خاوند تیرے لئے بہشت بھی ہے اور دوزخ بھی۔ مرد راضی ہے تو تو جنتی ہے ورنہ تو دوزخی ہے"۔ (احمد نسائی بحوالہ روحانی زیور)

عورت کو چاہیے کہ شوہر کی جانی خدمت بھی کرے کہ اس پر بھی فضیلت ہے چنانچہ "جب عورت شوہر کو بغیر کہے دبائے تو اس کو سات تولہ سونا خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اگر کہنے پر دبائے تو سات تولہ چاندی خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے"۔

شوہر کی دلجوئی کرنے کا ثواب

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی آئے اور عرض کی کہ جب بھی میں گھر آتا ہوں تو میری بیوی کہتی ہے:

"مرحبا: میرا سردار آیا"۔

جب رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے۔ "دنیا کا کیا غم آخرت تو ہماری ہے"۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسکو کہہ دو کہ وہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک اللہ کا کام کرنے والی ہے۔ اس کو جہاد کا نصف ثواب ملے گا"۔ (کنز العمال جلد نمبر صفحہ ۴۱۰)

Marfat.com

اسی طرح ایک روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ میٹھے انداز میں ملتی ہے اور غیروں سے اپنا دامن بچائے رکھتی ہے۔ (کنز العمال)

شوہر سے دل لگی کرنے پر ثواب

حضور ﷺ نے فرمایا:

شوہر و بیوی کے آپس میں کھیل کود کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ ان کی دل لگی کی ایک ایک ادا پر انکے لئے ثواب ہے۔ اور ان کی دل لگی کی وجہ سے ان کیلئے رزق حلال برکت والا مقدر فرماتا ہے"۔ (کنز العمال، جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۸۹)

چونکہ یہ دل لگی جائز ذرائع سے ہے اس لئے اس پر اجر و ثواب، ورنہ بہت سی عورتیں غیر مردوں کو دیکھانے کے لئے ادائیں دیکھاتی ہیں اور عذاب کی مستحق ٹھہرتی ہیں۔ اس لئے مومنہ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے دل لگی کرے۔ اور اسکے دل کو خوش رکھے تا کہ وہ غیر عورتوں سے محفوظ رہے۔

محبت سے شوہر پر نظر ڈالنے کا ثواب

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جب میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے پر نظر ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر نظر رحمت فرماتا ہے۔ اور جب وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو انگلیوں کے درمیان سے گناہ گرنے لگتے ہیں"۔

شوہر کا شکریہ ادا کرنے پر ثواب

سرکار عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر کوئی بیوی اپنے شوہر کو یہ کہے"۔

جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا.

"یعنی اللہ ﷻ کی طرف سے آپ کو عمدہ بدلہ عطا ہو"۔

تو دونوں کے گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو عورت اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا کہ ایک روایت میں ہے:

Marfat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَنْظُرُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلٰی اِمْرَءَ ۃٍ لَاتَشْکُرُ زَوْجَھَا وَھِیَ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ. (نسائی)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو جہاں بے اماں کی اماں ﷺ نے فرمایا ''اللہ تبارک وتعالیٰ اس عورت کی طرف نگاہ نہیں فرماتا جو اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہے کہ وہ اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتی''۔

عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ شوہر کو ظالم سمجھ کر ناشکری کرتی ہیں۔ اگر کبھی تھوڑی سی کمی ہو جائے تو اس کا رونا روتی ہیں۔ اس سے آپس کے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ اور پھر اللہ عزوجل بھی ناراض ہوتا ہے۔ لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ ناشکری سے بچیں کہ اس کی بڑی وعید ہے۔ چنانچہ

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَتِ الْمَرْءَ ۃُ لِزَوْجِھَا مَارَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُھَا.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب عورت شوہر کو یہ کہے کہ میں نے تم سے کوئی بھلائی نہیں پائی تو اس کے اعمال کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے''۔ (جامع الصغیر صفحہ ۵۴)

جبکہ شوہر کا شکریہ ادا کرنا یعنی اس کا احسان ماننا جہاد کے برابر ہے چنانچہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبْلِغْ مَنْ لَقِیْتَ نِسَاءً اِنْ طَاعَۃَ الزَّوْجِ وَاعْتِرَافًا بِحَقِّہٖ یَعْدِلُ ذٰلِکَ وَقَلِیْلٌ مِنْکُنَّ مَنْ یَفْعَلُہٗ.

(مجمع الزوائد ۴ صفحہ ۳۰۸)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو ان سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اور ان کے احسان کا اعتراف جہاد کے برابر ہے۔ مگر ایسی عورتیں تم میں بہت کم ہیں''۔

یہ بھی دین اسلام کی کیسی خوبی ہے کہ اتنے معمولی عمل پر اتنے عظیم الشان عمل کی ثواب کی خوشخبری ہے لہذا عورتوں کو چاہیے کہ اپنے شوہروں کا شکریہ ادا کریں۔ ان کا احسان ماننا یہی ہے کہ وہ جو کچھ ان کے ساتھ بھلائی کریں ان کا بہت خیال کریں۔ اس پر ان کی تعریف کریں اس طرح محبت بھی پیار ہوتی ہے اور ناشکری سے بھی بچیں گی۔

Marfat.com

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِیْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَ کُفْرَ الْمُنْعِمِیْنَ. فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا کُفْرُ الْمُنْعِمِیْنَ؟

قَالَ لَعَلَّ اِحْدَا کُنَّ اَنْ تَطُوْلَ اَیَّمَتُهَا بَیْنَ اَبَوَیْهَا وَتَعْنِسُ فَیَرْزُقُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ زَوْجَهَا وَیَرْزُقُهَا مِنْهُ مَالاً وَ وَلَدًا فَتغضب لِغَضْبَةٍ تَقُوْلُ مَارَأَیْتُ مِنْهُ یَوْمًا خَیْرًا. (مسند احمد کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۵)

”حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم عورتوں کی جماعت سے آپ ﷺ گزرے آپ ﷺ نے ہمیں سلام فرمایا۔ اور فرمایا خبردار احسان کرنے والے کی ناشکری سے بچو۔ ہم نے کہا احسان کرنے والے کی ناشکری کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم ایک مدت تک والدین کی ماتحتی میں زندگی گزارتی ہو۔ پھر خدائے پاک تم کو شوہر سے نوازتا ہے اس سے تمہیں اولاد کا اور مالی فائدہ ہوتا ہے۔ پھر جب تم اس سے ناراض ہوتی ہو تو کہہ دیتی ہو کہ کبھی میں نے ان سے اچھائی اور بھلائی نہیں پائی“۔

پتا چلا کہ شوہر سے طعن و تشنیع نہیں کرنی چاہیے۔

شوہر پر خرچ کرنے کا ثواب

جس طرح صدقہ و خیرات کرنے کی بہت فضیلت ہے اسی طرح شوہر پر خرچ کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے چنانچہ روایت میں ہے:

عَنْ زَیْنَبَ قُلْتُ لِبِلَالٍ سَلْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ یُجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی زَوْجِیْ فِیْ حُجْرِیْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ قُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا قَالَتْ فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا؟ قَالَ زَیْنَبُ قَالَ اَیُّ زَیْنَبَ هِیَ قَالَ هِیَ اِمْرَءَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ نَعَمْ یَکُوْنُ لَهَا اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ. (طحاوی جلد اول صفحہ ۳۰۸)

”حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے بلال سے کہا کہ میرے متعلق رسول اللہ ﷺ سے معلوم کریں کہ مجھے شوہر اور ان کی اولاد پر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا؟ اور میرا مت بتانا۔ زینب کہتی ہیں کہ وہ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے۔

Marfat.com

انہوں نے کہا کہ زینب، فرمایا! کون زینب۔ کہا: عبداللہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا: ہاں اس کو دگنا ثواب ملے گا ایک رشتہ داری کا دوسرا صدقہ کا''۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک غریب آدمی تھے اور ان کی پہلی بیوی کی اولاد بھی حضرت زینب کی پرورش میں تھی۔

شوہر کے کپڑے دھونے پر ثواب

حضور نے فرمایا:

''جب عورت اپنے شوہر کے کپڑے دھوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دو ہزار نیکیاں عطا فرماتا ہے اور دو ہزار گناہ معاف فرماتا ہے۔ اور دو ہزار درجے بلند فرماتا ہے۔ اس کے علاوہ آسمان و زمین کے درمیان بسنے والی مخلوقات اس کے لئے استغفار کرتی ہیں''۔

(مسند فردوس، نزہۃ المجالس)

شوہر کی دوسری شادی پر اجر و ثواب

ایک روایت ہے کہ ''عورتیں بھی مردوں کے اجزاء ہیں۔ پھر فرمایا ''جس عورت نے رشک کی بات پر صبر کیا کہ اس کے شوہر نے دوسری شادی کی تو اس عورت کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (کنز العمال صفحہ ۴۷)

شوہر کے مال سے صدقہ و خیرات کرنے کا ثواب

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْءَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَ لِزَوْجِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يُنْقَصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لَهٗ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ. (بخاری شریف صفحہ ۱۹۴)

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب عورت اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرے اس کو بھی ثواب ملتا ہے اور اس کے شوہر کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ دونوں میں سے کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔ شوہر کو کمانے کا اور بیوی کو خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے''۔

Marfat.com

عورت کو چاہیے کہ صدقہ وخیرات کا اہتمام کرے۔ کبھی کھانا وغیرہ۔ کبھی روپے وغیرہ صدقہ میں دے دیا کرے یا ممکن ہو تو کسی دینی کام میں خرچ کرے۔ مثال کے طور پر فیضانِ مدینہ سے بہت نصیحت آموز دینی رسائل ملتے ہیں وہ خرید کر بانٹ دے کہ کسی کی اصلاح ہوگی تو اس کو بھی ثواب ملے گا۔

صدقہ وخیرات کا اہتمام کرے گی تو اپنی اور اپنے شوہر کی آخرت بنائے گی۔ جبکہ بہت سی عورتیں تو دنیا کیلئے مہنگے مہنگے کپڑوں کے لئے جیولری وغیرہ کیلئے فضول پیسے خرچ کرتی ہیں حالانکہ شوہر کے پیسے کو فضول خرچ نہیں کرنا چاہیے کہ مہنگے سوٹ بنا کر دو چار مرتبہ پہن کر پھینک ڈالتی ہیں۔

عورت تو گھر کی نگہبان ہوتی ہے اس سے ان کا حساب لیا جائے گا لہٰذا شوہر کا پیسہ سوچ سمجھ کر خرچ کرے۔ بلکہ دین کے لئے زیادہ خرچ کرے کہ اس میں دونوں کا فائدہ ہے۔ کہ روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَامْرَءَةٌ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ. (بخاری شریف جلد دوم صفحہ نمبر ۷۸۳)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور امام راعی ہے اس سے اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور آدمی اپنے اہل وعیال میں نگہبان ہے عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔ اور خادم نوکر اپنے آقا کے مال میں نگہبان ہے''۔

لہٰذا چاہئے کہ عورت سلیقہ شعاری سے اپنے گھر کا نظم ونسق چلائے۔ گھر کی صفائی ستھرائی پر توجہ دے اپنے شوہر کے پیسے کو صحیح جگہ پر خرچ کرے، چونکہ یہ سارے کام عورت کی ذمہ داری ہے لہٰذا مرد اس معاملے میں عورت کی مدد کرے۔ نیز بچوں کی تربیت وغیرہ کے سلسلے میں عورت کے ساتھ تعاون کرے۔ کیونکہ عورت محبت سے ہی اچھا کام کرے گی۔ عورت کو گھریلو معاملے میں خود مختار بنایا گیا ہے کہ ایک روایت ہے ''عورت گھر کی ملکہ ہے''۔ جہاں مرد بلاوجہ عورت کے کاموں میں مداخلت کرتے ہیں یا بچوں کی تربیت کے سلسلے میں بچوں کی بے جا حمایت کرتے ہیں وہاں گھر میں انتشار ہو جاتا ہے۔

پھر عورت چونکہ گھر کی نگہبان ہے تو گھر کی نگہبانی میں جہاں نظم ونسق، شوہر کے پیسے کی نگہداشت

Marfat.com

، بچوں کی صحیح تربیت وغیرہ معاملات آتے ہیں، وہیں عورت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے پورے گھر کے ماحول کو اسلامی رنگ میں رنگے۔ اپنے شوہر کے دین کی بھی فکر کرے۔ کیونکہ شوہر اس کی دنیا کی فکر میں دوڑ دھوپ میں مصروف رہتا ہے۔ اس کی خواہشات پوری کرنے کیلئے سخت محنت کرتا ہے۔

جب شوہر عورت کی دنیا کی فکر کرے تو مومنہ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کی دین میں مدد کرے اس کو دینی کاموں کی طرف مائل کرے۔ پیار و محبت سے نمازوں کا پابند بنائے۔ احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے چہرے پر داڑھی سجائے۔ یاد رکھو مرد کے لئے داڑھی رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ بہت سی عورتیں بے وقوفی کرتی ہیں۔ اگر شوہر کے چہرے پر داڑھی ہو بھی تو صاف کروا دیتی ہیں۔ ایسا کرنا ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ داڑھی تو مردوں کے چہرے کی زینت ہے۔ پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے عورتوں کو اتنا پیارا مقام دیا۔ جن کے نور سے عورت کی مظلوم دنیا روشن ہوئی۔ اور اس کو ایسی شان عطا ہوئی۔ ان کے پیارے پیارے چہرے پر داڑھی مبارک تھی۔ للہذا ضرور ہر مسلمان کو داڑھی رکھنی چاہئے۔ اگر عورت پیار سے اپنے مرد کو سمجھائے تو وہ ضرور مان جائے گا۔ کیونکہ عورت ان کو اور بہت سی خواہشات کیلئے بھی منوا لیتی ہیں۔ ان تمام باتوں پر عمل ایک عورت کے شوہر کیلئے جب ہی آسان ہو سکتا ہے کہ جب اس کو دینی ماحول میسر آ جائے، للہذا پہلے کوشش کرے کہ اس کو نیک اجتماعات کی ترغیب دلائے۔ ہر جمعرات کی شب فیضانِ مدینہ" (پرانی سبزی منڈی کراچی) میں بہت پیارا پیارا سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ نیز وہاں سے قافلے بھی اللہ عزوجل کی راہ میں نکلتے ہیں۔ کوشش کرے کہ اس کا شوہر ضرور یہ سفر کرے کہ ان شاء اللہ عزوجل دنیا و آخرت سنور جائے گی۔ اور جو عورت اپنے شوہر کو دین کی خدمت کے لئے سنتیں سیکھنے کیلئے بھیجے اس کے لئے بہت اجر و ثواب ہے کہ روایت ہے:

سفرِ دین میں بھیجنے پر اجر و ثواب

جو عورت اپنے شوہر کو دین کے سفر کے لئے (مدنی قافلے) یا دین کا علم سیکھنے کے لئے بھیجے اور خود گھر میں آداب کی رعایت کرتے ہوئے رہے۔ وہ عورت مرد سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گی۔ اور ستر ہزار حوروں اور فرشتوں کی سردار ہوگی۔ اس عورت کو جنت میں غسل دیا جائے گا اور یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خاوند کا انتظار کرے گی۔ (انیس الواعظین)

للہذا ضرور ضرور عورت کو ایسا عظیم اجر و ثواب حاصل کرنا چاہئے اور نیک کاموں میں اس کی مدد کرنی چاہئے۔ کیونکہ دین پر مدد کرنیوالی عورت کو زبانِ حق ترجمان صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع بخش مال فرما دیا ہے

Marfat.com

کہ مشکوۃ شریف میں ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِیْنُهٗ عَلٰی اِیْمَانِهٖ.

''حضرت ثوبان ﷺ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے نفع والا افضل مال یہ ہے کہ آدمی کو ذکر کرنے والی زبان شکر کرنے والا دل نصیب ہو اور ایسی ایمان دار بیوی ہو جو اس کے دین پر مدد کرنے والی ہو''۔ (مشکوۃ صفحہ ۱۹۸)

اسی طرح ایک روایت ہے کہ:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ یَا مُعَاذُ وَقَلْبًا شَاکِرًا وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَ زَوْجَةً صَالِحَةً تُعِیْنُكَ عَلٰی اَمْرِ دُنْیَاكَ وَدِیْنِكَ خَیْرُ مَااکْتَسَبَهُ النَّاسُ.

''حضرت ابوامامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل سے فرمایا اے معاذ! شکر گزار دل ذکر سے تر زبان اور نیک بیوی جو دین و دنیا میں تیری مددگار ہو ان سب سے بہتر ہے جسے لوگ حاصل کرتے ہیں''۔ (مجمع الزوائد ج۴ صفحہ ۲۷)

ان روایتوں سے پتا چلا ہے کہ دین میں مددگار عورت کتنی بہتر چیز ہے۔ عورت میں دین کی سمجھ ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر عورت دین والی نہ ہوگی تو نہ خود دین کے راستے پر چلے گی نہ شوہر کو چلائے گی بلکہ خود ایسے گناہ کے کام کرے گی جو اس کے شوہر کے لئے عذاب کا باعث ہوں گے مثلاً اگر بے پردہ ہو کر باہر نکلی، میک اپ کر کے زینت کر کے گھر سے باہر جائے گی تو اپنے شوہر کیلئے بڑا عذاب کا سبب بنے گی کہ

ایک حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ جس کی بیوی زیورات پہن کر گھر سے باہر نکلتی ہے اور شوہر اس پر رضامند ہو تو اس عورت کے ایک ایک قدم کے بدلے شوہر کیلئے جہنم میں ایک ایک گھر تیار کیا جاتا ہے۔ (درۃ الناصحین بحوالہ زخمی سانپ صفحہ۲)

لہٰذا عورت غور کرے وہ شوہر جس سے یہ محبت کا دم بھرتی ہے اس کیلئے یہ خود کس قدر تکلیف کا باعث بنے گی کہ جہنم بہت بڑا ٹھکانہ ہے۔ جس میں اونٹ کی گردن جتنے موٹے سانپ اور بچھو ہیں اور بھڑکتی آگ ہے۔ خون پیپ کا پینا ہے۔ زقوم انتہائی کڑوا درخت کا کھانا ہے۔ ایسا ٹھکانہ اپنی بے

Marfat.com

پردگی کے سبب اپنے شوہر کیلئے تیار کرتی ہے۔ بلکہ ایسی عورت جنت کی خوشبو سے بھی محروم کر دیتی ہے۔ کہ دیوت جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہتا ہے۔

اس لئے ہم غیر یبوں کے غمگسار ہم پر شفیق آقا ﷺ نے فرمایا ہے کہ نیک عورت بہت نفع بخش چیز ہے کہ خود بھی گناہ سے بچ کر شوہر کو بھی بچا کر دنیا و آخرت سنوارتی ہے۔ اسی طرح کچھ عورتیں اپنے شوہر کا پیسہ ٹی وی سی آر، ڈش کی لعنت پر خرچ کرواتی ہیں۔ افسوس کہ پیسے سے جہنم کی آگ خریدی جاتی ہے۔ خوب اس پر پیسہ خرچ کروا کر وہ اپنے شوہروں کو گندی عورتوں کا نظارہ کرواتی ہے۔ جبکہ نیک عورت تو اپنے شوہر کی نگاہ کی حفاظت کیلئے ہوتی ہے۔ لیکن اس بیچارے کی نگاہوں کو گناہ کروا کر جہنم کی آگ بھروانے کا سبب بنتی ہے۔

کاش کہ اچھی اور مومنہ عورت کا کردار پیدا ہو جائے۔ پردے کا اہتمام کرکے ٹی وی، ڈرامہ گانا بجانا وغیرہ سے خود بچا کرے اور اپنے شوہر کو بھی بچا کر نیک بیوی بن جائے۔ اور اپنے شوہر کے لئے نفع بخش مال ثابت ہو جائے۔ یوں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو بھی راضی کرلے۔ مردوں کو بھی چاہیئے کہ نیک سیرت عورت کو اپنائے تا کہ دنیا و آخرت کا سکون پائیں۔ فیشن ایبل، بال کٹی، ٹی وی کی دلدادہ بے پردہ عورت سے شادی کرے تو دنیا و آخرت میں پھنسے گا۔

خاوند کے ستانے پر اجر و ثواب

حضور ﷺ نے فرمایا:

"کوئی بھی عورت جس کا شوہر اس کو ستاتا ہو لیکن وہ اس سے دل برداشتہ نہیں ہوتی بلکہ وہ کہتی ہے لبیک یعنی میں حاضر ہوں۔ پس اس کے اس قول سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء تسبیح و تحمید بیان کرتا ہے۔ اور اس کا ثواب اس عورت کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا"۔ (مسند فردوس)

- جو عورت اپنے شوہر کے ستانے پر صبر کرے اسے حضرت آسیہ کے صبر کے اجر و ثواب کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔

شوہر کو منانے پر اجر و ثواب

ایسی عورت جو اپنے شوہر کو ناراض نہیں ہونے دیتی اور اگر ناراض ہو بھی جائے تو فوراً منالیتی

Marfat.com

ہے۔ اللہ عزوجل اس کو بہت اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ جیسے کہ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتادوں کہ کون ہے۔ ہم نے کہا ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر پر فریفتہ زیادہ بچے جننے والی۔ جب شوہر اس پر غصہ ہو جائے یا اسے کچھ برا بھلا کہے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت اس کو کہے کہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں اس وقت تک نہ سوؤں گی۔ جب تک کہ تم خوش نہ ہو جاؤ۔ (الترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۷)

اولاد سے متعلق امور پر اجر وثواب

نکاح جیسی پیاری سنت اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس لئے رکھی ہے تاکہ نسل انسانی کو فروغ ملتا رہے۔ اسی لئے نکاح پر اسلام میں اجر وثواب بھی رکھا گیا ہے۔ اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے ایسی عورت کو بہتر قرار دیا جس کی کثیر اولاد ہو۔ لیکن مسلمان عورتوں نے مغربی عورتوں کی دیکھا دیکھی دو بچوں کو ہی کافی سمجھ لیا ہے۔ یہ بھی دشمنوں کی ہی ایک چال ہے کہ خود تو مغرب میں ہزاروں ناجائز بچے پیدا ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کو جائز سے بھی رکوانے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور بچوں کو رکوانے کی منصوبہ بندی پر ملک کا لاکھوں روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ اور مشرقی عورتیں بھی اس عمل کو بہت دشوار سمجھتی ہیں اور ان سے جان چھڑانے کی کوشش کرتی ہیں۔ حالانکہ ایک ایمان والی عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور اپنے بچے کو دودھ خود پلائے۔ اپنے بچے کی اچھی اور بہتر تربیت کرے تو اللہ عزوجل اس کو ان تمام کاموں پر عظیم اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ اس کو پڑھیں اور اس پر عمل کی سعی کریں اور ثواب کی حقدار ٹھہریں۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری عورتوں میں بہتر وہ ہے جو خوب محبت کرنے والی اور کثرت سے اولاد جننے والی ہو“۔

(کنز العمال ج ۱۶ صفحہ ۱۲۶)

حرملۃ بن نعمان سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ جننے والی عورت اللہ عزوجل کو زیادہ پسندیدہ ہے اس عورت سے جو خوبصورت بانجھ ہو۔ میں تمہاری کثرت سے دوسری امتوں پر فخر فرماؤں گا“۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۴ جامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَرُوْا الْحَسْنَاءَ الْمُقِیْمَ وَعَلَیْکُمْ بِالسَّوْدَاءِ الْوَلُوْدِ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ۔

Marfat.com

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوبصورت بانجھ والی کو چھوڑ و اور سیاہ فام بچہ جننے والی عورت کو اختیار کرو کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا''۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ذِرُوْا الْحَسْنَاءَ الْمُقِیْمَ وَعَلَیْکُمْ بِالسَّوْدَاءِ الْوَلُوْدِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوبصورت بانجھ چھوڑ و اور سیاہ فام جو بچہ جننے والی ہو کو پسند کرو''۔

اولاد سے چونکہ نسل کا سلسلہ چلتا ہے۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی کثرت ہوتی ہے اس لئے ایسی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب حدیث پاک میں بھی دلائی گئی ہے جو زیادہ بچے جننے والی ہو۔

کثرت سے اولاد جننے والی اللہ عزوجل اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اولاد دین و دنیا کا نفع کا سبب ہوتی ہے صالح اولاد جو نیکی اور دعا کرتی ہے اس کا ثواب والدین کا پہنچتا ہے اس لئے نکاح کرتے وقت یہی نیت ہونی چاہئے کہ اس سے نسل بڑھے گی۔

آج کل عورتوں کا یہ ذہن ہو گیا ہے کہ بچوں کی کثرت پسند نہیں کی جاتی۔ عورتیں حمل کی مشقت سے گھبراتی ہیں اور بچوں کی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے اولاد کی کثرت سے دور بھاگتی ہیں اور اس کیلئے بہانے تلاش کرتی ہیں حالانکہ وہ عورت اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے جس سے اولاد کی کثرت ہو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِنِسَائِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ قُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَدُوْدٌ وَلُوْدٌ اِذَا غَضِبَتْ اَوْ اُسِیْئَ اِلَیْھَا اَوْ غَضِبَ زَوْجُھَا قَالَتْ ھٰذِہٖ یَدِیْ فِیْ یَدِكَ حَتّٰی تَرْضٰی. (ترغیب ج ۳ صفحہ ۳۷) ....

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتادوں کہ وہ کون ہے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر پر فریفتہ زیادہ بچے جننے والی، جب یہ غصہ ہو جائے یا اسے کچھ برا بھلا کہہ دیا جائے، یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی

Marfat.com

کرتے ہوئے) کہے کہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک تم خوش ہو نہ جاؤ گے"۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "کیا میں تمہیں جنتی عورت کے بارے میں نہ بتا دوں۔ حضرت انبیاء علیہم اسلام جنتی ہیں صدیقین جنتی ہیں شہدا جنتی ہیں اور شہر کے کنارے پر کسی دوست کے لئے اللہ عزوجل سے محبت کرنے والے جنتی ہیں اور وہ عورت بھی جنتی ہے جو کثرت سے بچے پیدا کرنے والی ہو"۔

شوہر سے حاملہ ہونے پر ثواب

مسلمان عورت کی شان تو یہ ہے کہ بچے کی پیدائش پر حمل میں جو اس کو پریشانی ہوتی ہے اس تکلیف پر بھی اس کو اجر و ثواب ملتا ہے کہ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَامِلَاتٍ وَالِدَاتٍ رَحِیْمَاتٍ بِاَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا یَعْصِیْنَ اَزْوَاجَهُنَّ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. (بیہقی فی الشعب ج۶ صفحہ ۴۹)

"حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حمل اور ولادت کی کثرت کو برداشت کرنے والی اپنے بچوں پر کرم کرنے والی اگر شوہر کی نافرمانی نہ کریں گی تو جنت میں داخل ہو جائیں گی"۔

ایک مسلمان عورت جب اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس قدر ثواب عطا فرماتا ہے یہ اس حدیث مبارک سے واضح ہے۔

سرکار ﷺ نے فرمایا: "کیا تم مستورات اس پر راضی نہیں ہو کہ جب تم میں سے کوئی عورت اپنے خاوند سے حاملہ ہو تو اسکے لئے ایام حمل میں ہر دن روزے اور ہر رات کے قیام یعنی رات بھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے"۔ (بحوالہ روحانی زیور صفحہ ۳۸)

حمل سے لے کر زچگی تک پھر بچے کے دودھ چھڑانے تک عورت جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔

جیسا کہ اس حدیث پاک سے بھی یہ بات واضح ہو رہی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَلْمَرْءَةُ فِیْ حَمْلِهَا الی وَضْعِهَا اِلٰی قَضَائِهَا كَالْمُرَابِطِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنْ مَاتَتْ فِیْهَا بَیْنَ ذَالِكَ فَلَهَا اَجْرُ شَهِیْدٍ. (کنز العمال ج ۱۶ صفحہ ۱۷۱)

Marfat.com

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو حمل سے لے کر بچہ جننے تک اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ خدا کے راستے میں سرحد کی حفاظت کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ اگر اس درمیان اس کا انتقال ہو جائے تو اس کا ثواب شہید کے برابر ہوگا''۔

حمل گرنے پر اجر و ثواب

کچا بچہ اللہ عزوجل سے اپنے ماں باپ کے لئے اس طرح جھگڑے گا جیسا کہ قرض خواہ قرضدار سے، یہاں تک کہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اے کچے بچے اپنے والدین کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا۔ (بہار شریعت جلد اول)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ پیدا کرنے والی کالی عورت بچہ نہ پیدا کرنے والی حسین عورت سے بھی اچھی ہے۔ میں بارگاہ الٰہی میں تمہاری کثرت امت پر فخر کرنے والا ہوں۔

یہاں تک کہ حمل سے گرا ہوا بچہ جنت کے دروازے سے آگے نہ بڑھے گا تو ارشاد ہوگا کہ تو جنت میں داخل ہو جا لیکن وہ عرض کرے گا۔ اے میرے رب! میرے والدین کا کیا ہوگا۔ ارشاد ہو گا۔ تو اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔ (کنز العمال)

دردِ زچگی پر ثواب

جب حاملہ عورت کو دردِ زچگی شروع ہوتا ہے تو زمین اور آسمان والے نہیں جانتے کہ اس کیلئے کتنی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے۔ (ابن عساکر بحوالہ روحانی زیور صفحہ ۳۹)

بچے کے رونے کی فضیلت

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ بچے کا دو ماہ تک رونا **لا الہ الا اللہ** کی گواہی دیتا ہے۔ چار ماہ تک رونا اللہ عزوجل پر پختہ ایمان کا اظہار ہے آٹھ ماہ تک رونا باپ کے لئے مغفرت ہے پھر جب وہ پانی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ماں کے پستان سے جنت کا چشمہ جاری فرما دیتا ہے جسے وہ پیتا ہے، یہی اس کا کھانا پینا ہوتا ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۲۰۵)

بچے کو دودھ پلانے پر اجر و ثواب

جب عورت اپنے بچے یا بچی کو اپنے پستان سے دودھ پلاتی ہے۔ تو ہر گھونٹ اور چسکی پر اس

Marfat.com

عورت کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فَاِذَا وَضَعَتْ لَمْ یَخْرُجْ مِنْھَا جُرْعَۃُ لَبَنِھَا وَلَمْ یَمُصَّ مُصَّۃً اِلَّا کَانَ لَھَا بِکُلِّ جُرْعَۃٍ وَ بِکُلِّ مَصَّۃٍ حَسَنَۃٌ فَاِنْ اَسْھَرَھَا لَیْلَۃً کَانَ لَھَا مِثْلُ اَجْرِ سَبْعِیْنَ رَقَبَۃً تُعْتِقُھُنَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَلَامَۃً. (مجمع الزوائد ج ۴ صفحہ ۳۰۸)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب بچہ پیدا کر دے تو اسکے دودھ کا جو قطرہ نکلتا ہے اور بچہ دودھ چوستا ہے تو ہر گھونٹ اور ہر قطرہ پر اسے نیکی ملتی ہے اور جب اس کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے تو اسے ستر صحیح سالم غلاموں کو خدا کی راہ میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے''۔

ماں کا دودھ بہترین غذا ہے سائنسی تحقیق

ماں کا دودھ پینے والے بچے نفسیاتی اور جسمانی اعتبار سے بھی طاقتور ہوتے ہیں سائنسی تحقیقات کے مطابق یونیسیف کا کہنا ہے کہ ماں کی چھاتی سے دودھ پینے والے بچے دس فیصد کم ہسپتال لائے جاتے ہیں ماں کا دودھ پینے والے بچے عام بچوں کے مقابلے میں ذہین ہوتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ بیماریوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

- برطانیہ میں شائع ہونے والے ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق جن بچوں نے اپنی ماں کا دودھ پیا نہ ہو اسکول میں اکثر خاموش اور سہمے سہمے رہتے ہیں کم دوست بناتے ہیں۔

ایک برطانوی ماہر نفسیات کے مطابق ماں کے دودھ میں کچھ ایسے اجزا ہوتے ہیں جو بچے کی ذہنی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جو گائے بھینس کے دودھ میں نہیں ہوتے۔ (ریسرچ رپوٹ)

- بچوں کو اپنا دودھ پلانے سے عورتوں میں سینے کا سرطان کم ہوتا ہے۔ (فیڈ اینڈ چائلڈ)

اولاد اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس نعمت کا شکریہ ادا کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ اپنے بچے کا ہر معاملہ اللہ عزوجل کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق ہو اپنے معمولات میں سے ایک معاملہ بچوں کا نام رکھنا ہے حتی کہ بچے کی اس دنیا میں آمد ہوئی نہیں ہوتی کہ ماں باپ سے لے کر خاندان تک بچے کا نام تجویز کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ افسوس اور دکھ کی بات یہ ہے کہ اکثر گھرانوں میں نام فلمی ایکٹرز کرکٹرز نیز افسانوں اور ڈراموں وغیرہ سے ڈھونڈ کر رکھے جاتے ہیں کتنی بدقسمتی کی

Marfat.com

بات ہے کہ مسلمان کی کیا سوچ بن گئی ہے۔ حالانکہ پیارے نبی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انبیاء (علیہم السلام) کے نام پر نام رکھو"۔ (ابوداؤد)

دیلمی میں رحمت عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ

"اچھوں کے نام پر نام رکھو"۔

اچھے نام کا شخصیت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اور برے نام کا شخصیت پر برا اثر پڑتا ہے چنانچہ سب اچھوں سے اچھے پیارے آقا ﷺ کے نام پر اپنے بچے کا نام رکھے کہ اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

بیٹے کا نام محمد رکھنے کی فضیلت

ابن عساکر ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ "جس کا لڑکا پیدا ہو وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے"۔

- حافظ ابوطاہر سلفی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزِ قیامت دو شخص رب العزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو جنت کا کوئی کام نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ ہم نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔
- طبرانی کبیر میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔

سرکار ﷺ کے نام نامی اسم گرامی سے عقیدت رکھنے والی کا مقام:

ابوالعاص بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہر فارس میں ایک عورت تھی اس کو جب بھی کوئی تلخی وتنگدستی اور پریشان کن صورت حال درپیش ہوئی تو وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر اور آنکھیں بند کر کے کہتی "محمد ﷺ" تو اللہ تعالیٰ اس اسم پاک کی برکت سے وہ پریشانی دور فرما دیتا۔

جب اس کی وفات ہوئی تو کسی قریبی رشتہ دار نے اس کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ

"اے پھوپھی! آپ نے قبر میں امتحان و آزمائش میں مبتلا کرنے والے منکر ونکیر دو فرشتے دیکھے؟"

Marfat.com

اس نے کہا "ہاں! وہ میرے پاس بھی آئے لیکن جونہی میں نے ان کو دیکھا تو حسب عادت اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے اور کہا "محمد ﷺ" جب میں نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹائے تو قبر میں ان کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ (شواہد الحق صفحہ ۴۹۶)

بچے کی دیکھ بھال کرنے پر اجر وثواب

اگر عورت اپنے بچے یا بچی کی دیکھ بھال میں ساری رات جاگتی ہے تو اس عورت کو ستر عورتوں کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے لیکن یہ ثواب نیک اور فرمانبردار عورتوں کے لئے ہے جیسا کہ اس حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ اَسْهَرَهَا لَيْلَةً كَانَ لَهَا مِثْلُ اَجْرِ سَبْعِيْنَ رَقَبَةً تَعْتِقُهُنَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَلَامَةً. (مجمع الزوائد ج ۴، صفحہ ۳۰۸)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے بچے کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے تو اسے ستر غلاموں کو اللہ کی راہ میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے"۔

سبحان اللہ عزوجل! اسلام کتنا پیارا دین ہے کہ بچوں کی پرورش تو ماں کا فطری تقاضا ہے اور اپنے بچوں کی فطری محبت کی وجہ سے وہ ان کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ لیکن اس پر بھی اس کو اجر وثواب ملتا ہے۔ کاش کہ ایسے فضائل پڑھ کر ان کا دل جھوم اٹھے اور ہم اس پیارے مالک ومولا کے فرمانبردار بن جائیں جس نے ہم پر اتنے فضل اور احسان فرمائے ہیں۔ ایسی عورت جو اپنے چھوٹے بچوں پر مہربان وشفیق ہو اس کو بہترین عورت کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ يَدِهٖ. (بخاری جلد دوم صفحہ ۱۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر شفقت کرتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں"۔

اس حدیث پاک سے آج کل کی عورتیں درس عبرت حاصل کریں جو بچہ پیدا کرنے سے کتراتی

Marfat.com

ہیں اور اگر بچہ پیدا ہو گیا تو اپنی فٹنس برقرار رکھنے کے لئے ان کو دودھ نہیں پلاتیں اور ان کی پرورش بھی نہیں کرتی بلکہ ان کو آیا (ماسی) وغیرہ کے حوالے کر دیتی ہیں حالانکہ بچے کی پرورش کا ذمہ ماں کا ہے۔ اس طرح بعض عورتیں ملازمت وغیرہ کی وجہ سے اپنے بچوں کو صحیح طور پر وقت نہیں دے پاتیں اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں جن بچوں کی خاطر وہ دنیا کے حصول کیلئے باہر جاتی ہیں لیکن ان کے بچے ان کے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔

عورت کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی تربیت پر توجہ دے کیونکہ بچے کی تربیت پر اجر وثواب ہے۔ جیسا کہ شروع کتاب میں آپ کو بتایا گیا ہے کہ ثواب آخرت کی کرنسی ہے اس کرنسی سے ہمیں بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور جو کرنسی آپ کمانے جاتی ہیں وہ دنیا کی کرنسی یہی رہ جائے گی آخرت میں آپ کے کام نہیں آئے گی لہٰذا چاہئے کہ اپنے بچوں کو آیا وغیرہ کے حوالے نہ کریں بلکہ ان کی پرورش خود کریں۔

اسلام میں بیٹی کی اہمیت

سرکار مدینہ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے جب ظلم کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ انسان وحشی درندوں سے بھی بدتر تھا۔ ایک دوسرے کا خون بہانے پر ہر وقت آمادہ رہتا تھا بڑے بڑے گناہ کو معمولی سمجھتا تھا۔ ہر طرف ظلم ستم کی آندھیاں تھیں، اس ظلم وستم کی آنکھوں کی لپیٹ میں سب سے زیادہ صنف نازک عورت تھی۔ یہ مرد کے ظلم کا نشانہ تھی اس کے قہر کا شکار تھی۔ غرض یہ کہ معاشرے کی ذلیل ترین چیز عورت تھی۔ اس لئے بیٹی کی پیدائش بھی ان کے لئے ننگ وعار تھی۔ چنانچہ وہ اپنی بیٹی کی پیدائش پر ان کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ یا شہر سے باہر جا کر ان کو اندھے کنوؤں میں ڈال دیتے تھے۔ یا ریت کے ٹیلوں میں داب دیتے تھے۔ مولیٰ عزوجل کو اس سسکتی انسانیت پر رحم آیا۔ اور اس نے اپنے محبوب ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ اور اس آفتابِ نبوت ماہِ رسالت، شاہِ بنی آدم ﷺ نے طلوع ہو کر اپنی ضیاء پاشیوں سے تمام عالم کو منور فرمایا۔ اور ان نوارنی کرنوں سے جہاں مردوں نے استفادہ حاصل کیا۔ وہیں عورتوں نے بھی بڑا مقام پایا، ماں، بہن بیٹی اور بیوی کے روپ میں اسکا حق مقرر فرمایا۔ اور بیٹی کی پیدائش بڑا اجر وثواب والا کام ٹھہرا۔ جس کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگایا جاسکتا ہے۔

پہلی بچی پیدا کرنے کا اجر وثواب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت کی پہلی بچی پیدا ہونا خوش نصیبی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

کلام پاک میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیٹی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹا دیتا ہے۔ بیٹی کو بیٹے پر مقدم کیا۔

بیٹا یا بیٹی پیدا ہونے پر بشارت

حضور ﷺ نے فرمایا جب کسی عورت کی بچی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو کہ حرکت کی وجہ سے دوڑتا ہوا کہتا ہے ایک ضعیفہ پیدا ہوئی۔ قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے لئے معین و مددگار رہوگا اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو کہ بیٹے کا بوسہ لیتا ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے پیش کیا ہے۔ (کنز العمال)

لڑکی کی تربیت اور شفقت پر اجر و ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی یتیم کو کھانے پینے میں شریک کر لیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت لازم فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ایسا گناہ نہ کرے جو نا قابل معافی ہو۔ اور جس نے تین بیٹیوں یا اس کے مثل تین بہنوں کی پرورش کی ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت لازم فرما دیتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا اور دو کی خدمت کرے۔ تو فرمایا دو کو حتیٰ کہ اگر ایک کا ذکر کرتے تو فرما دیتے ایک"۔ (شرح السنہ)

حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کوئی باپ اپنے بچے کو اچھی تربیت سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دے سکتا۔ (بیہقی، شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کی بیٹی ہو اس نے اسے زندہ دفن نہ کیا نہ اس کو ذلیل کیا اور نہ اس سے بیٹے کو ترجیح دی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا"۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ آدمی کیلئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے کہ وہ اپنے بچے کی بہتر تربیت کرے۔ (ترمذی)

عموماً بیٹوں سے دنیاوی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں کہ یہ جوان ہو کر ہماری خدمت کریں گے

Marfat.com

ہمیں کما کر کھلائیں گے لڑکیوں سے یہ امیدیں نہیں ہوتی اس لئے لڑکیوں کو صبر سے پالنے پر ثواب ہے۔ لڑکیاں خواہ بیٹیاں ہوں خواہ بہنیں انہیں سکھانے سے مراد ہے علم دین سکھانا سینا پرونا اور جن چیزوں کی انہیں ضرورت ہے وہ سکھانا جس سے وہ کسی کی محتاج نہ رہیں۔ (مرآۃ المناجیح صفحہ ۵۶۴)

اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَاءَتْنِیْ اِمْرَءَ ةٌ وَمَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا فَسَئَلَتْنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهُ فَاَخَذَتْهَا فَقَسَّمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاکُلْ مِنْهَا شَیْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَهَا وَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنِ ابْتُلِیَ مِنَ الْبُنَاتِ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ سَتْرٌ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم ج ۲ ص ص ۳۳۰ باب لاحسان فی البنات)

"حضور اکرم ﷺ کی زوجہ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت اپنی دو لڑکیوں کے ساتھ آئی اور مجھ سے کچھ مانگا تو میرے پاس اس نے ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا میں نے وہی کھجور اس کو دی تو اس نے کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کے درمیان تقسیم کر دی اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا پھر وہ اٹھی اور اپنی دونوں لڑکیوں کے ساتھ باہر چلی گئی اور جب میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے اس عورت کی بات بیان کر دی تو حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص بیٹیوں کے ساتھ مبتلا کیا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو بیٹیاں اس کیلئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی"۔

درج بالا حدیث مبارک میں لڑکیوں سے اچھا سلوک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انکے کھانے پینے اور لباس کا اچھا اہتمام کرے اور ان کی حسب وسعت پوری کفالت کرے اور ان کا نکاح کرے اور ان کے حقوق میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے۔

طبرانی نے اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی ہے کہ جس کی تین لڑکیاں ہوں وہ ان کے خورد و نوش اور رہائش و کفالت اچھی طرح کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک اور دو لڑکیوں کا بھی یہی حال ہے"۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں کا حق لڑکوں سے زیادہ مضبوط اور مؤکد ہے کیوں کہ وہ کمزور اور صنف نازک ہونے کے باعث اکتساب رزق، حسن تصرف اور بلند رائے رکھنے سے قاصر ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضور ﷺ نے فرمایا
''لڑکیوں کی اچھی تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی ماں کو دوزخ سے آزاد کر دے گا اور جنت ان پر واجب کر دے گا''۔
حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کی ذمہ داری میں دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور اتنا قریب ہوگا جیسا کہ ہاتھ کی دو انگلیاں قریب ہیں''۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دو بچیوں کی پرورش کی حتی کہ وہ حد بلوغ کو پہنچ جائیں وہ شخص اور میں قیامت میں اس طرح آئیں گے پھر اپنی انگشتان کو آپس میں ملا دیا (کہ اس طرح)''۔
حضور ﷺ نے فرمایا جس کی تین لڑکیاں ہوں ان کی مشقتوں اور تکالیف پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے بہت عطا کرے گا۔ ایک مرد نے پوچھا دو لڑکیاں فرمایا ''دو پر بھی اگر ایک ہو تو؟ فرمایا ایک کی وجہ سے بھی بہشت ملے گی بشرطیکہ تربیت کرے اور تکالیف پر صبر کرے۔ (حاکم)

بیٹی کے نکاح پر اجر وثواب

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے بیٹی کا نکاح کر دیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شاہی تاج پہنائے گا۔ (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۴۵۱)

لوٹ کر گھر آنے والی بیٹی کی پرورش پر اجر وثواب

لوٹ کر گھر آنے والی بیٹی پر بہت اجر وثواب ہے، جو بیٹی طلاق یا بیوہ ہونے کے بعد اپنے ماں باپ کے گھر آتی ہے تو بھائی اس کو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بیٹی اگر گھر لوٹ کر آجائے تو حدیث پاک میں ہے کہ اس پر خرچ کرنے کا بہت بڑا اجر وثواب ہے۔ چنانچہ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں بہترین صدقہ سے آگاہ نہ کروں گا؟ تمہارا اپنا اس بیٹی پر خرچ کرنا جو تمہاری طرف لوٹا دی گئی ہے اور تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

بیوہ ہونے پر اجر و ثواب

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور سیاہ رخسار والی عورت روز قیامت ان دو کی طرح ہوں گے اور یزید بن زریع نے وسطیٰ اور سبابہ کی طرف اشارہ کیا۔ روایت میں ہے کہ صاحب عزت و جمال تھی اور اپنے خاوند سے الگ ہوگئی لیکن اس نے اپنے آپ کو یتیموں کیلئے روک رکھا۔ حتیٰ کہ وہ جدا ہوگئے یا وفات پا گئے۔ (ابوداود)

عورت بیوہ اور خاندانی ہو لیکن اس نے اپنے بچوں کی پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر لیا یہاں تک کہ بچے بڑے ہو کر الگ ہوگئے یا وفات پا گئے تو ایسی عورت جنت میں میرے ساتھ ہوگی۔

جس عورت کا شوہر مر گیا بچوں کی پرورش کی وجہ سے دوسری شادی نہیں کی یہاں تک کہ اولاد بڑی ہوگئی اس کے بعد اس نے نکاح کیا۔ اسکے لئے بھی جنت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے ہر آدمی کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا مگر اچانک میں دیکھوں گا کہ میرے داہنے طرف ایک عورت جنت میں سبقت لے جائے گی۔ پھر میں سوال کروں گا کہ عورت کے سبقت لے جانے کی کیا وجہ ہے۔ پس مجھے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ عورت ہے جو حسن و جمال میں منفرد تھی اور بیوہ تھی اس کے یتیم بچے تھے۔ پس اس نے ان یتیم بچوں کی وجہ سے اپنے آپ کو صابرہ بنا لیا۔ یعنی دوسرا نکاح نہ کیا۔ یہاں تک کہ اس کی یتیم اولاد بڑی ہوگئی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس قربانی کی وجہ سے اس عورت کے لئے سبقت کا مرتبہ ہے۔ (کنز العمال)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جو عورت بیوگی میں بچوں کے گھر بیٹھ گئی ان کی پرورش کی وجہ سے جنت میں میرے ساتھ ہوگی۔

بیوہ عورت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت اجر و ثواب رکھا ہے کہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنَّهٗ تَاْتِیْ اِمْرَاَةٌ تُبَادِرُنِیْ فَاَقُوْلُ لَهَا مَالَكِ وَمَنْ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ اَنَا اِمْرَاَةٌ قَعَدْتُ عَلٰی اَیْتَامٍ لِیْ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا ہاں مگر یہ کہ ایک عورت کو میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے بھی آگے

Marfat.com

جا رہی ہوگی میں اس سے پوچھوں گا کیا بات ہے تم کون ہو (کہ مجھ سے بھی پہلے جنت میں جا رہی ہو) وہ کہے گی میں عورت ہوں جو شوہر کی وفات کے بعد یتیم بچے کی پرورش کی وجہ سے نکاح سے رکی رہی۔ (مجمع الزوائد ج ۸ صفحہ ۱۶۲)

بیوہ عورت کو حضور ﷺ نے جنت میں اپنے ساتھ رہنے کی بشارت دی چنانچہ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ اَقْرَءَةٌ مَاتَ زَوْجُهَا فَصَبَرَتْ عَلٰى وَلَدِهَا كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ.

(ادب مفرد صفحہ ۳۱)

"عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور وہ عورت جو پچکے ہوئے گال والی ہوگی جو بیوہ ہوگی اور اپنے بچوں کو لے کر صبر کے ساتھ زندگی گزار لی جنت میں اس طرح (جس طرح ہاتھ کی دو انگلیاں ہیں) ہوں گے"۔

عورت کے حالت حیض میں ہونے پر اجر و ثواب

مسلمان عورت کس قدر خوش نصیب ہے کہ اس کو جسمانی عارض جو لاحق ہوئے ہیں۔ اس پر بھی اس کو اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف سے ثواب ملتا ہے۔ اسی لئے تو ہے کہ عورتیں دین کا علم سیکھیں تاکہ ان معمولات پر ان کو اجر و ثواب عطا ہو۔ اپنے پیارے دین کی فضیلت پر جھوم جائیں کہ حیض و نفاس پر بھی انکو کتنی فضیلت ملتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب عورتوں کو حیض آتا ہے تو یہ حیض کا خون پچھلے گناہوں کیلئے کفارہ بن جاتا ہے۔ اگر پہلے یوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

"ہر حال میں اللہ کی تعریف کرتی ہوں" کہے گی۔

اور اللہ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی چاہئے گی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بچالیتا ہے۔ اور پل صراط سے گزرنا آسان کر دے گا۔ اور ان دن رات میں چالیس شہداء کا درجہ عطا فرمائے گا۔ شرط یہ ہے کہ ایام حیض میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہوئی ہو۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فضیلت ان عورتوں کیلئے ہے۔ جو نیک اور امور شریعت میں شوہر کی فرمانبردار ہوں۔ (درۃ الناصحین)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے۔ کہ کوئی عورت حیض سے نہیں ہوتی جس کا حیض

Marfat.com

اس کے تمام گذشتہ گناہوں کا کفارہ نہ ہو جاتا ہو۔ اور اگر حیض کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ. کہے۔ دوزخ سے اس کے لئے نجات لکھ دی جاتی ہے اور پل صراط پر سے گزرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور عذاب سے امان پاتی ہے۔

حائضہ جب نماز کے وقت ستر بار استغفار کرتی ہے تو اس کے لئے ہزار رکعتیں لکھی جاتی ہیں۔ اور اس کے ستر گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کے بدن پر جتنے بال ہیں۔ ہر بال کے عوض اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنا دیا جاتا ہے۔

حائضہ عورت کے بدن میں فطرتاً کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے۔ اور ایسا نہ ہو کہ دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا۔ اور جس زمانے میں حمل نہ ہوا اور نہ دودھ پلانا ہوا اور وہ خون بدن میں سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہو جائیں۔ (بہارِ شریعت صفحہ ۴۲ حصہ دوم) (ضیاء القرآن، جلد اول)

حالت نفاس میں اجر و ثواب

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص طاعون یا اسہال میں (جریان البطن) یا پانی میں ڈوب کر انتقال کر جائے یا عورت حالت حمل میں یا نفاس میں (چلہ کے دنوں میں) انتقال کرے تو شہادت کا رتبہ مل جائے گا۔ (مسند احمد)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو عورت کنوارے پن کی حالت میں یا حمل یا بچہ جننے میں یا نفاس کی حالت میں مر جائے اس کو شہید کا درجہ ملتا ہے“۔

مغربی تہذیب نے عورتوں کو گھر کے باعزت اور پرسکون و پر عافیت ماحول سے نکال کر باہر کی زینت بنا دیا ہے۔ باہر کی دنیا یعنی آفس، فیکٹری اور دفتر کے رنگین ماحول میں بیٹھ کر وہ بچوں کی تربیت سے غافل ہو گئی ہیں یہ عورت پر بہت بڑا ظلم ہے کہ اس کے امن وسکون وعزت ووقار کو ختم کر دیا ہے لیکن یہ بے چاری اس کی چکا چوند میں کھو کر خود اپنے اوپر ظلم ڈھا رہی ہیں۔

حالانکہ رب کائنات جس نے اسے پیدا کیا وہ اپنے بندے کے مزاج وفطرت سے خوب

Marfat.com

واقف ہے اور اس نے اپنے بندے کے لئے اس کی فطرت کے مطابق اصول بیان فرما دیئے۔ مردوں کی فطرت و مزاج اس کے مطابق اور عورت کے لئے اس کی فطرت و مزاج کے مطابق۔ اگر ہر کوئی اپنی زندگی اس رب کائنات کی طرف سے دیئے گئے اصولوں پر گزارے تو اس کو دنیا میں ہی خوشگوار پرسکون زندگی میسر آجائے اور نیک بیوی تو ویسے ہی جنت ہے کہ صلاح کار، تقوی والی، اللہ ﷻ کے اصولوں پر زندگی گزارنے والی عورت جس خوش نصیب مرد کو مل گئی گویا اس کو دنیا میں ہی جنت نصیب ہوگئی۔ اچھی عورت گھر کو جنت کا نمونہ بنا دیتی ہے تو چونکہ عورت پر گھر کے کام کاج کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا ایک عورت اگر اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرتے ہوئے اپنے گھر کے کام کاج میں بھی مشغول ہو تو اس کو بہت اجر و ثواب ملتا ہے۔

کہ شامی جلد نمبر ۵ باب الکراھۃ میں ہے کہ صدق فی الارادمیہ ہے کہ جو کام ہو وہ خالصۃ لوجہ اللہ ہو جیسا کہ حدیث پاک کے تحت انما الاعمال بالنیات جب اس کے تحت گھر کا کام، دنیا کا کام کرنا سونا، ان تمام پر بھی ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ گھر کے کام پر اجر و ثواب کی فضیلت بیان کی جاتی ہے کہ عورتیں اچھی نیت کر کے ثواب کا ذخیرہ حاصل کریں۔

گھر کے کام کاج پر اجر و ثواب

مستورات (خواتین) کا گھر کے اندر کاموں میں لگا رہنا جہاد کے برابر ہے"۔

(کنز العمال صفحہ ۴۰۹)

پہلے زمانے میں محنت تھی امراض نہ تھے محنت گئی تو امراض آگئے۔ گھر سے کنارہ کشی دراصل یورپ کا شیوہ ہے لیکن آج یورپ اس کے اس قدر فائدے دیکھ کر دوبارہ محنت و مشقت پر لوٹ رہا ہے۔

آتھر این ولاسٹن کی مشہور کتاب "Half Hour with Muhammad" کے صفحہ نمبر ۲۸ پر یہ بات لکھی ہے کہ "اسلامی تعلیمات عورت کو گھر کی زندگی میں مصروف اور محنت کش دیکھنا چاہتی ہے۔ لیکن جب یہی عورت گھر کی آرائش کو چھوڑ کر تعیش میں پڑ جاتی ہے پھر وہی عورت بیماریوں میں ایسے مبتلا ہوتی ہے کہ بڑے بڑے ڈاکٹر اور ہسپتال عاجز آجاتے ہیں"۔

مصنف کا کہنا ہے کہ میری اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رائے یہ ہے کہ عورتوں کو گھر کی سخت محنت اور مشقت کرنی چاہیئے"۔

Marfat.com

گھریلو نوعیت کے کاموں میں زندگی بسر کرنے والی خواتین کو مہلک امراض متاثر نہیں کرتیں کیونکہ وہ گھر سے باہر رہنے والی خواتین کی بنسبت خود کو زیادہ صاف ستھرا رکھتی ہیں اور خوراک کا توازن نہیں بگڑنے دیتیں۔ رپورٹ کے مطابق گھریلو نوعیت کے کاموں میں مصروف رہنے والی خواتین کو باہر ماحولیاتی آلودگی کے اثرات بھی بہت کم اثر انداز ہوتے ہیں۔ (امریکن ویمن، ہسٹری رپورٹ)

گھر میں جھاڑو دینے پر اجر وثواب

ایک مسلمان عورت اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے گھر میں جھاڑو دے تو اسے خانہ کعبہ میں جھاڑو دینے کا ثواب ملتا ہے"۔ (انیس الواعظین)

اگر صبح سویرے اٹھ کر گھر کا دروازہ کھولا جائے اور جھاڑو دی جائے تو گھر میں برکت رہے گی"۔ (مواعظ نعیمیہ حصہ اول صفحہ ۱۶۶)

جھاڑو دینے کی سائنسی تحقیق:

ڈاکٹر ایڈورڈ براؤن کا کہنا ہے کہ چکی چرخہ، کنویں کی چرخی گھر کی جھاڑو اور دیگر گھریلو کام عورتوں کو سینے کے کینسر سے بچاتے ہیں۔ خون گاڑھا نہیں ہوتا پیٹ نہیں بڑھتا ٹشوز چست (Active) رہتے ہیں۔ لیکن مشینی زندگی نے ہماری خواتین کو ان نعمتوں سے ہٹا کر بیماریوں کے منہ میں ڈال دیا ہے۔ (بحوالہ عربین میڈیسن)

ہانڈی پکانے پر ثواب

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے بچوں کی لئے ہانڈی پکاتی ہے تو اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (البرکت ۵۸)

ہانڈی میں مصالحہ ڈالنے پر ثواب

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جو مسلمان عورت ہانڈی میں مصالحہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ اسے روئے زمین کی چیزوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا"۔

Marfat.com

پیاز کاٹنے پر ثواب

''جب مسلمان عورت پیاز کاٹتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں تو گویا عورت خوف خدا سے رو رہی ہے''۔

آٹا گوندھنے کا اجر و ثواب

''جو عورت بسم اللہ شریف پڑھ کر آٹا گوندھے اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ڈال دیتا ہے''۔

باورچی خانے کی مصروفیات اور سائنسی تحقیق:

اسلام نے مسلمان عورت کو گھر کا سردار بنایا۔ امور خانہ داری صحابیات اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں بھی تھی۔ جدید سائنس اس ضمن میں کیا کہتی ہے۔ سماعت فرمایئے۔

''باورچی خانے میں مصروفیت خواتین کو بے شمار دماغی اور جسمانی امراض سے بچالیتی ہے۔ اس امر کا انکشاف کھانوں کے عالم گیر مقابلے میں اول انعام حاصل کرنے والی خاتون ڈاکٹر اوشا نے کیا۔ ڈاکٹر اوشا کے مطابق باورچی خانے کے کام عورت کو اس قدر مصروف رکھتے ہیں جس سے وہ منفی سوچوں اور کاہلی سے بچ جاتی ہے۔ نیز باورچی خانے میں کھانو ں کی تیاری کے مراحل کے دوران عورت اپنی پوری حسیات کو استعمال کرتی ہے جس سے اس کے جمالیاتی ذوق کو تسکین ملتی ہے اور اس میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔ تاہم ہر وقت باورچی خانے میں رہنے سے ان کی خوبصورتی اثر انداز ہو سکتی ہے''۔ (پیرا سائیکالوجی کے کرشمات)

Marfat.com

معمولات

سرکارِ مدینہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا عین سعادت ہے آپ ﷺ کے پیارے طریقے اللہ عزوجل کے پسندیدہ طریقے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے افعال مبارکہ کو نمونہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب:۲۱)

''رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے''۔

نیز ایک اور حدیث پاک میں فرمایا ہے کہ سرکار کے اسوۂ حسنہ کے بارے میں ہے چنانچہ فرمایا:

خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ.

''سب سے بہتر سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے''۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۷)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم مان کر اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے پیارے اصولوں پر چل کر ہی در حقیقت کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا. (الاحزاب:۷۱)

''اور جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی فرماں برداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی''۔

پس پتا چلا کہ کامیابی انگریزوں، یہودیوں، اور غیر مسلموں کے طریقوں پر عمل کرنے سے نہیں ملتی۔ یا دنیاوی مال ودولت دنیاوی ڈگریاں جمع کرنے سے نہیں ملتی۔ یا فیشن ایبل بننے کے چکر میں نیم عریاں فیشن اپنانے، بالوں کو کٹنگ کرنے۔ نیز آئی بروز بنانے اور مغربی عورتوں کے طریقے اپنانے میں نہیں ہے۔

مولیٰ عزوجل اپنے سچے کلام میں فرماتا ہے کہ کامیابی صرف اس کے محبوب ﷺ کے طریقوں پر

Marfat.com

عمل کرنے میں ہے۔ اور پھر پیارے مصطفیٰ ﷺ کی محبت ہی ایمان کی جان ہے۔ تو ان کے پیارے طریقوں پر چل کر ان کی محبت بھی نصیب ہوگی۔ اور اس کی برکت سے جنت میں معیت بھی نصیب ہوگی۔ (انشاءاللہ عزوجل)

کہ تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ.

"جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔ (مشکوۃ صفحہ ۳۰)

لیکن افسوس! سرکار مدینہ ﷺ کے طریقوں سے غفلت عام ہے۔ خصوصاً عورتوں میں تو بہت ہی دوری ہے کہ بھارتی اور پاکستانی اداکاروں فنکاروں کے لباس اور انداز خوب یاد ہوں گے۔ لیکن پیارے آقا ﷺ کی سنتوں کو بھلا بیٹھی۔ چنانچہ ایسے وقت میں پیارے آقا ﷺ کی مردہ سنتوں کو زندہ کرنے میں بہت اجر و ثواب ہے۔

چنانچہ سرکار ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

"فسادات کے وقت جو شخص میری سنتوں پر عمل کرے گا۔ اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا"۔ (مشکوۃ صفحہ ۳۰)

نیز جو محبوب ﷺ کی محبت کی شوق میں اپنے آقا ﷺ کی مردہ سنتوں کو زندہ کرے گا وہ کثیر اجر و ثواب پائے گا۔

سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا.

"جس نے میرے بعد میری کسی مردہ سنت کو زندہ کیا۔ اسے اس پر عمل کرنیوالے سب لوگوں کے برابر ثواب ملے گا"۔

پس اے گروہ نسواں! اپنے محسن غم خوار سب سے زیادہ محبت کرنے والے آقا ﷺ کی محبت کے شوق میں آپ کی سنتوں یعنی آپ کے پیارے طریقوں پر عمل کرنے میں سبقت کرنا چاہیے۔

Marfat.com

اس لئے کچھ سنتوں اور اس کے اجر وثواب کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ دل شوق کی پرواز لگائیں اور اپنے مدنی محبوب ﷺ کے پیارے طریقوں کو اپنائیں۔

تیل لگانا

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سرکارِ مدینہ ﷺ راحت قلب وسینہ ﷺ سر اقدس میں کثرت سے تیل استعمال فرماتے تھے"۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور ذیشاں شہنشاہِ دو جہاں راحت عاشقاں ﷺ نے فرمایا، جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے تیل لگائے کنگھا کرے"۔ (ابوداود)

تیل لگانے کا سنت طریقہ:

- سر میں تیل لگانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لینا چاہئے ورنہ ستر شیطان سر میں تیل لگانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔
- لہٰذا بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر تیل کی شیشی وغیرہ میں سے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں پھر پہلے سیدھی آنکھ کی ابرو میں تیل لگائیں۔
- پھر الٹی آبرو پر
- پھر سیدھی آنکھ کی پلک پر
- پھر الٹی آنکھ کی پلک پر
- اور پھر بسم اللہ پڑھ کر سر میں تیل ڈالیں۔ (خلاصہ اسوۂ حسنہ شمائل رسول ﷺ)
- سرکار مدینہ ﷺ جب سر اقدس میں تیل ڈالتے تو پیشانی کی جانب سے ابتدا کرتے۔

تیل لگانے کی سائنسی تحقیق:

تیل لگانا ذہنی دباؤ، اعصابی کھچاؤ، دردسر کے پرانے مریض، گردوں اور پھیپھڑوں کے درد، شانوں کے درد اور کھچاؤ، نگاہ کی کمزوری وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ (انسان اور سائنس)

سر جیمز کینیڈا کا بڑا افزیوتھراپسٹ ہے۔ سر میں تیل لگانے کے بارے میں اس کی رائے تھی کہ سر

Marfat.com

میں تیل لگانا وقت کا ضیاع ہے۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ میں ایک گاؤں کے روڈ پر جا رہا تھا کہ ایک جگہ دیکھا کہ ایک بوڑھے آدمی کے سر پر ایک شخص مساج کر رہا ہے۔ میں سمجھا کہ کوئی تشویش ناک بات ہے میں نے اس شخص سے پوچھا تو وہ شخص بولا کہ میرا باپ پاگل ہو گیا ہے۔ گھر سے دور نکل جاتا تھا۔ کئی علاج کیے مگر افاقہ نہ ہوا مجھے کسی نے بتایا کہ اپنے باپ کے سر میں تیل کا مساج کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا ابھی چند دن ہوئے میرا باپ تندرست ہو گیا۔

سر جیمز کا کہنا ہے کہ میں نے مریض کی سابقہ رپورٹیں دیکھیں۔ پھر مریض کا بغور چیک اپ کیا تو واقعی وہ تندرست نکلا اس کے بعد میں نے کئی مریضوں کو یہ طریقہ استعمال کرایا تو فوائد میری توقع سے بڑھ کر حاصل ہوئے۔

کنگھا کرنا

- کنگھا کرنا خود ہمارے آقا ﷺ کی میٹھی میٹھی سنت ہے۔ جیسا کہ حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں نقل کرتے ہیں ''ہمارے پیارے آقا ﷺ اپنے داڑھی مبارک میں روزانہ دو مرتبہ کنگھا فرماتے''۔

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے ''جو شخص روزانہ اپنے سر اور داڑھی کو رات کے وقت کنگھی کرتا ہے وہ طرح طرح کی بلاؤں سے عافیت میں رہتا ہے اور اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ (نزہۃ المجالس)

فضیلت:

- حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان ہے ''کنگھا کیا کرو کیونکہ اس سے تنگدستی دور ہوتی ہے۔ جو صبح کو کنگھا کیا کرتا ہے۔ شام تک امن میں رہتا ہے''۔

(نزہۃ المجالس)

ایک اور مقام پر سرکار ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ جو شخص اپنی ابرو پر کنگھا کرلیا کرے تو وہ وباء سے محفوظ رہتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ

- جو کوئی اتوار کے دن کنگھا کرتا ہے اللہ عزوجل اس کو کثیر خوشیاں نصیب کرتا ہے۔

Marfat.com

- پیر کو کنگھا کرنے والے کی حاجت روائی کی جاتی ہے۔
- منگل کے دن کرے تو اللہ عزوجل آسانیاں عطا فرماتا ہے۔
- بدھ کو کرے تو نعمتوں کی کثرت کی جاتی ہے۔
- جمعرات کو کرے تو خوشیاں نصیب ہوتی ہے۔
- ہفتہ کو کرنے والے کا دل اللہ عزوجل برائی سے پاک کرتا ہے۔ (بحوالہ فیضان مدینہ)

کنگھا کرنے کا سنت طریقہ:

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکریم والا کام سیدھی طرف سے شروع ہوتا ہے فرماتے ہیں جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے وضو کرنا پسند فرماتے، اسی طرح کنگھا بھی سیدھی طرف سے ہی کرتے۔ نیز نعلین شریف بھی جب پہننے کا ارادہ فرماتے تو سیدھا قدم شریف داخل فرماتے۔

1- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر پہلے سیدھی ابرو پر کنگھا کریں۔
2- پھر الٹی ابرو پر کنگھا کریں۔
3- پھر پہلے سر میں دائیں طرف کے بالوں میں اور بعد میں بائیں طرف بالوں میں کنگھا کریں۔

کنگھا کرنا اور سائنسی تحقیق:

کنگھی کرنے سے انرجی (Energy) پیدا ہوتی ہے جو کہ بالوں کے ذریعے جسم کے اعصابی نظام کو جاندار اور قوی بناتی ہے۔

حتیٰ کہ مسلسل کنگھی کرنا بالوں کو بڑھاتا ہے اور انہیں گھنا کرتا ہے۔

- کنگھا کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اگر بالوں میں کنگھی نہ کی جائے تو ان میں جراثیم رہ جاتے ہیں جو اندر بڑھتے ہیں اور ایک وقت میں خطرناک کیفیت اختیار کر لیتے ہیں۔

ناخن تراشنا

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ.

Marfat.com

"یعنی صفائی ایمان ہے"۔

اسلام اتنا پیارا مذہب ہے جو ظاہر و باطن دونوں کی صفائی رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ ظاہری صفائی میں جسم و لباس کو صاف رکھنا بالوں کو صاف رکھنا ناخن تراشنے کا بھی حکم ہے کیونکہ اگر ناخن بڑھ جاتیں تو ان میں میل کچیل بھرتا ہے اور کھانے وغیرہ کے ذریعے پیٹ میں چلا جاتا ہے مختلف بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ ناخن تراشنا انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیاء سابقین (علیہم الصلوٰۃ السلام) کی سنت سے ہیں (!) ختنہ کرنا (۲) موئے زیر ناف مونڈنا (۳) مونچھیں کم کرنا (۴) ناخن تراشنا (۵) بغل کے بال اکھیڑنا۔

(بہار شریعت بحوالہ بخاری و مسلم)

- حضور تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مونچھیں کتراتے اور ناخن ترشواتے تھے۔
- حدیثِ پاک میں ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اللہ عزوجل اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے دور رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن امن میں رہے گا۔

اور ایک حدیث مبارک میں ہے کہ جو شخص

- ہفتے کے دن ناخن ترشوائے اس سے بیماری نکل جائے گی اور شفا داخل ہوگی۔
- اتوار کے دن ناخن ترشوائے تو فاقہ نکلے گا اور توانائی آئے گی۔
- پیر کے دن ترشوائے جنون جائے گا اور صحت آئے گی۔
- منگل کے دن ترشوائے مرض جائے گا اور شفا آئے گی۔
- جو بدھ کے دن ترشوائے وسواس اور خوف نکلے اور امن و شفا آئے گی۔
- جو جمعرات کے دن ترشوائے جذام جائے اور عافیت آئے۔
- جمعہ کے دن ترشوائے رحمت آئے اور گناہ جائیں گے۔
- یہ حدیث مبارک اگرچہ ضعیف ہے مگر فضائل کے معاملے میں ضعیف احادیث قابل اعتبار ہیں۔ (بہار شریعت بحوالہ درمختار ردالمختار)

Marfat.com

ناخن ترشوانے کا سنت طریقہ:

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان دونوں میں سے آپ جس طریقے پر بھی عمل کریں گی ان شاء اللہ سنت کا ثواب پائیں گی۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کبھی ایک طریقے پر عمل کریں کبھی دوسرے پر۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا چنانچہ ذیل میں دونو ں طریقے پیش کئے گئے ہیں۔

- مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناخن کاٹنے کی یہ سنت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا کے، پھر بیچ والی پھر چھنگلیا کے برابر والی پھر شہادت کی انگلی پھر انگوٹھے یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور الٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔

(درمختار، ردالمختار)

- دوسرا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراش لیں اب پھر الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے شروع ہو اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔ (درمختار، ردالمختار)

پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ:

پاؤں کے ناخن تراشنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اس کے مطابق پاؤں کے ناخن تراش لیں۔ یعنی سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں پھر الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن تراش لیں۔

ناخن تراشنا اور سائنسی تحقیق:

میڈیکل کے اصول وقوانین کے مطابق پیٹ کے کیڑوں کے انڈے انسانی ناخنوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور انسان جب کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے کھانے میں شامل ہو جاتے ہیں اور پیٹ میں چلے جاتے ہیں۔ اور اندر ہی اندر پھولتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

تحقیق کے مطابق جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں وہ خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ایسی خواتین نفسیاتی امراض کا شکار ہوں گی حتیٰ کہ ایک ماہر نفسیات کے بقول ناخن بڑھانا بہت خطرناک ہے کہ انسان کو اتنا نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے کہ انسان خودکشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

ناخن رنگنا:

روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت جس کے ہاتھ میں کوئی تحریر تھی پردے کے پیچھے سے رسول ﷺ کی طرف اشارہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ روک لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے"۔ وہ بولی سرکار ﷺ عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخن میں تبدیلی کر لیتی یعنی مہندی لگا لیتی"۔ (ابوداؤد، نسائی صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۵)

معلوم ہوا کہ عورت مہندی وغیرہ سے اپنے ناخن رنگین کرے یہ بھی کافی ہے یا مہندی سے ہاتھ رنگے یا صرف ناخن۔

آج کل ناخن پر نیل پالش لگانے کا رواج ہے نیل پالش میں جسامت ہوتی ہے اس۔ لئے اگر ناخنوں پر لگی ہو تو عورت کا وضو یا غسل نہ ہوگا کہ نیل پالش کے نیچے پانی نہ پہنچے گا غرض یہ کہ ایسی چیز لگائی جائے جو صرف ناخن رنگ دے اس میں جسامت نہ ہو۔

نیل پالش اور جدید سائنسی تحقیق:

ناخن انسانی جسم کا اہم ترین حصہ ہیں ناخنوں کو آکسیجن اور ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ناخنوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو تمام جسم اس سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔

ایک کالج کی لڑکی کا بیان ہے کہ اس کے ہاتھوں پر دانے، خارش اور پیپ دار پھنسیاں تھیں بہت علاج کروائے لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ایک اسکن اسپیشلسٹ ماہر امراض جلد کے پاس گئی۔ انہوں نے جو پہلا سوال کیا وہ یہی تھا کہ آپ نیل پالش کتنے عرصے سے استعمال کر رہی ہیں۔ لڑکی نے جواب دیا کہ گزشتہ چند برسوں سے۔ پوچھا کہ مرض کتنے عرصے سے ہے۔ مرض اور استعمال نیل پالش دونوں کا time period برابر تھا۔ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق نیل پالش کا استعمال ترک کر کے آسان اور مختصر علاج کیا گیا۔ جس سے فقط تین ہفتوں میں ہاتھ اور ناخن مکمل صحت یاب ہو گئے۔

نیل پالش ناخنوں کے مسامات کو بند کر دیتی ہے۔ مزید چونکہ نیل پالش میں رنگدار کیمیکل

Marfat.com

بیشمار امراض کا باعث بنتے ہیں خاص طور پر اس کا اثر ہارمونزی سسٹم پر پڑتا ہے۔ جس سے خطرناک امراض پیدا ہوتے ہیں۔

لمبے ناخن رکھنے کی مذمت:

بہت سی عورتیں فیشن کے طور پر ناخن بڑھاتی ہیں ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ لمبے ناخن جہاں بہت سی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں وہیں حدیث پاک میں اس کی مذمت آئی ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو موئے ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراش کرے او ر مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں"۔ (مسلم)

- لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔ یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (کیمیائے سعادت)

جوتا پہننا

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک جنگ میں میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جوتے بہت زیادہ استعمال کرو۔ آدمی جب تک جوتا پہنے ہوتا ہے، سوار ہوتا ہے"۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مسلم)

جوتا پہننے کا سنت طریقہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے الٹے پاؤں سے اتارے"۔

- زرد (پیلے) جوتے پہننا اچھا ہے۔ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔
- کالے جوتے پہننا اچھا نہیں ہے۔ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن زبیر اور امام جلیل محمد بن کثیر رضی اللہ عنہ سیاہ جوتے پہننے سے منع فرماتے تھے اس لئے کہ اس سے فکریں پیدا ہوتی ہیں۔

(روح البیان)

- چمڑے کے جوتے سنت ہیں۔ پلاسٹک وغیرہ بھی منع نہیں۔

Marfat.com

- مرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتہ استعمال کریں۔
- ایک جوتا پہن کر نہ پھریں دونوں پہن لیں یا دونوں اتار لیں۔
- پہنتے وقت جھاڑ لیں کہ کیڑا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔
- استعمالی جوتا الٹا پڑا ہوا ہو تو سیدھا کر دیں ورنہ فقر و تنگدستی آنے کا اندیشہ ہے۔

جوتا پہننا اور اس کی سائنسی تحقیق:

مطب میں ایک خاتون آئیں جو گزشتہ آٹھارہ برس سے دائمی درد سر میں مبتلا تھیں۔ پتہ چلا کہ ہمیشہ اونچی ایڑی کا جوتا استعمال کرتی ہیں پھر جب جوتا تبدیل کیا جاتا ہے تو کیفیت بدل جاتی ہے۔

نیوٹن ایک مشہور سائنسدان تھا۔ جب دماغی دباؤ اور ڈپریشن کا شکار ہوا تو اس نے جوتے کی طرف نگاہ کی۔ ہر ہفتے جوتا بدلتا ایک جوتے نے سکون دیا۔ تو وہ ہمیشہ اس جوتے کو استعمال کرتا۔ اب وہ اپنے آپ کو مطمئن خیال کرتا تھا۔

جرمن کے ماہرین نے انکشاف کیا کہ جوتا بہتر تو دماغ بہتر۔

کھانا کھانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا محتاجی کو دور کرتا ہے۔ اور یہ مرسلین علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے۔

(طبرانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو یہ پسند کرے کہ اللہ عزوجل اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تو وضو کرے یعنی منہ دھولے۔ (ابن ماجہ)

نوٹ: کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا منہ کا اگلا حصہ دھونا اور کلی کرنا یہ سنت ہے اور یہ کھانے کا وضو کہلاتا ہے۔

کھانے کا وضو اور سائنسی تحقیق:

جرمن کے سائنسدان کہتے ہیں کہ جب آپ کھانے کا ارادہ کریں تو ہاتھوں کو دھولیں کیونکہ ہاتھوں میں ایسے جراثیم ہوتے ہیں کہ اگر انسانی آنکھوں سے دیکھا جائے تو قطعی نظر نہ آئیں اور اگر

Marfat.com

مائیکروسکوپ سے دیکھا جائے تو انسان اس وہم میں مبتلا ہو جائے کہ نہ جانے کتنے جراثیم اب باقی رہ گئے ہوں گے اور بار بار ہاتھوں کو دھوتا رہے۔ اسلام نے ایسا زریں اصول پیش کیا ہے کہ اگر ایک مرتبہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھولیا جائے تو نہ صرف ہاتھ پاک ہو جاتے ہیں بلکہ جراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں ان ہاتھوں سے جو غذا کھائی جاتی ہے وہ زیادہ انرجی پیدا کرتی ہے۔

❁ کلی کرنا اس لئے ضروری ہے کہ بات کرتے ہوئے یا اس سے پہلے کھائی گئی غذا کے ذرات یا منہ سے سانس لینے کی وجہ سے منہ کے اندرونی خانوں میں جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ منہ کو کھانے سے پہلے کھنگالنے (کلی کرنے) سے وہ جراثیم بہہ کر نکل جاتے ہیں۔

مل کر کھانے کی فضیلت:

ایک ہی دسترخوان پر مل کر کھانے والوں کو مبارک ہو کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو یہ بات سب سے زیادہ پسند ہے کہ وہ اپنے کسی مومن بندہ کو بیوی یا بچوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے دیکھے اور سب کھاتے ہوں کیونکہ جب سب دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو اللہ عزوجل ان کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور قبل از جدا ہونے کے ان کو بخش دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

جو بھی صاحب شان کام شروع کیا جائے اس سے قبل بسم اللہ شریف ضرور پڑھنی چاہیے۔

اسی طرح کھانا یا پینے سے قبل بھی بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے شیطان پر وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے (یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

کھانا کھاتے ہوئے بیٹھنے کا طریقہ:

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ آقا ﷺ جب کھانے کے لئے تشریف فرما ہوتے تو سیدھا گھٹنا کھڑا کرتے اور الٹا بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار مدینہ ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور ﷺ زمین سے لگ کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

سائنسی تحقیق:

جرمنی کے سائنسدان نے ایک زانو پر بیٹھ کر کھانا کھانے کی سائنسی تحقیق کرتے ہوئے کہا کہ اس طریقے سے کھانا معمول سے زیادہ معدے میں زیادہ نہیں جائے گا اور اس انداز سے بیٹھ کر کھانے والا تلی کے امراض سے محفوظ رہے گا اور اس کی رانوں کے اعصاب مظبوط رہیں گے۔

اکڑوں بیٹھ کر کھانے کے بارے میں سائنسدانوں نے اس طرح تحقیق کی کہ اس طریقے سے بیٹھ کر کھانے سے بقدر ضرورت کھانا معدے میں جاتا ہے۔ اور بلا ضرورت کھانا معدے میں نہیں جاتا اور جتنا کم کھانا معدے میں جائے گا اتنے ہی کم امراض پیدا ہوں گے۔

دائیں ہاتھ سے کھانا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پئے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ اس سے پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

- سیدھے ہاتھ سے کھانا پینا کسی سے کوئی چیز لینا اور دینا سنت ہے۔

ہمارے پیارے آقا ﷺ کو الٹے ہاتھ سے کھانا پینا سخت ناپسند ہے۔ چنانچہ حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے تاجدار مدینہ ﷺ کے سامنے الٹے ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا "سیدھے ہاتھ سے کھاؤ"۔ اس نے کہا میں سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے استطاعت نہ ہو"۔ (یعنی تیرا سیدھا ہاتھ کبھی نہ اٹھے) اس (بدنصیب) نے تکبر کی وجہ سے سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانے سے انکار کیا تھا۔ پھر اس کا سیدھا ہاتھ کبھی منہ کی طرف نہ اٹھ سکا۔ (یعنی اس کا سیدھا ہاتھ بیکار ہو گیا) اس سے نہیں کھا سکتا تھا۔ (مسلم)

دائیں ہاتھ سے کھانے کی سائنسی تحقیق:

تحقیق سے ثابت ہوا کہ دائیں ہاتھ سے غیر مرئی شعاعیں نکلتی ہیں اور بائیں ہاتھ میں سے بھی لیکن دائیں ہاتھ کی شعاعیں مثبت اور بائیں ہاتھ کی شعاعیں منفی ہیں۔ مثبت میں شفاء اور منفی میں مرض ہے۔ دائیں ہاتھ سے کھانا اپنے اندر شفاء کو ڈالتا ہے۔

Marfat.com

چونکہ بایاں ہاتھ استنجا کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے اس میں کسی بھی وقت کوئی جراثیم ہوسکتا ہے۔

کھانا انگلیوں سے کھانا:

روایت ہے حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور پونچھنے سے پہلے اپنا ہاتھ چاٹ لیتے تھے۔

تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا کھاؤ کہ یہ سنت ہے۔ اور پانچ انگلیوں سے نہ کھاؤ یہ اعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔ (حکیم)

ایک انگلی سے کھانا شیطان کا کام ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے ''ایک انگلی سے کھانا شیطان کا کھانا ہے اور دو انگلیوں سے سرکش لوگوں کا اور تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام (علیہم السلام) کا کھانا ہے''۔ (مواہب اللدنیہ)

انگلیاں چاٹنا:

روایت ہے حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور پونچھنے سے پہلے اپنا ہاتھ چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

- حضور ﷺ پہلے انگلیاں چاٹتے تھے پھر دھوتے تھے۔ اب بھی ایسا کرنا سنت ہے۔
- روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے انگلیوں اور پیالوں کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس میں برکت ہے۔ (مسلم)
- تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے جو رکابی کو اپنی انگلیوں سے چاٹ لیتا ہے اللہ عزوجل اس کو دنیا و آخرت میں آسودہ (سیر) رکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

اس کی شرح میں حضور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ منکرین انگلیاں اور

Marfat.com

رکابیاں چاٹنے سے نفرت کرتے ہیں۔ تعلیم تواضع کے لئے یہ حکم صادر ہوا۔ عیسائی اور ان کی دیکھا دیکھی بعض مغرب زدہ لوگ انگلیوں سے کھانا کھانا ناپسند کرتے ہیں وہ چھری کانٹے اور چمچہ وغیرہ سے ہی کھاتے ہیں۔ عیسائی تو اس عمل پر مجبور ہیں کہ وہ ناخن نہیں کٹواتے ہیں اور ہاتھ دھوتے نہیں اور پانی سے استنجا کرتے نہیں کاغذ سے ہی پونچھتے ہیں۔ ان وجوہ سے ان کے ناخن زہریلے بھی ہو جاتے ہیں اور ان میں میل بھی بھرا ہوتا ہے وہ انگلیوں سے کیسے کھائیں ان کے ناخن میں تو نجاست گندگی میل سب کچھ بھرا ہے۔

مسلمان یہ عمل کیوں کریں وہ ناخن کٹواتے ہیں ہر وقت وضو وغیرہ میں ہاتھ دھوتے ہیں۔ استنجا ڈھیلے سے پھر پانی سے کرتے ہیں۔ ہمارے اسلاف ہمیشہ انگلیوں سے کھاتے رہے نہ بیمار پڑے، ہم سے زیادہ قوی اور توانا تھے۔ اور زیادہ عمر پاتے تھے، اولاً آنکھیں ٹیسٹ کرتی ہیں کہ اس میں کوئی کچرا تو نہیں ہے۔ پھر انگلیاں اس کی سردی گرمی کا پتہ لگاتی ہیں۔ پھر ناک اس کی خوشبو اور بدبو محسوس کرتی ہے۔ پھر دانت اس کا صاف کرکرا ہونے کا پتہ لگاتے ہیں اتنی جگہ کھانا ٹیسٹ ہو کر گلے سے اترتا ہے۔ چھری چمچے اور کانٹے سے کھانا کھانے سے دوسرا ٹیسٹ ختم ہو جاتا ہے لہٰذا ضرر کا اندیشہ ہے۔ اس لئے حتی الامکان انگلیوں ہی سے کھانا چاہیئے۔ (مرآۃ المناجیح صفحہ ۱۰۱ تا ۱۱۱)

کھانا ہاتھوں سے کھانا چاٹنا اور سائنسی تحقیق

- تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ جیسے ہی انسان کھانے کا ارادہ کرتا ہے تو glanads pituarty سے فوراً اعصابی اثرات سے رطوبت ہاضم انگلیوں کے ذریعے سے نکلتی ہے۔ اور جب انسان کھانا کھاتا ہے تو یہ رطوبت کھانے میں شامل ہو کر کھانے کو ہضم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔
- انگلیوں کا چاٹنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ رطوبت ہاضم secretion digestion انگلیوں پر لگی رہتی ہیں۔ کچھ کھانے کے ساتھ اندر چلی جاتی ہیں اور باقی انگلیوں پر لگی ہوئی کھانے کے بعد انگلیوں کے چاٹنے سے منہ کے اندر چلی جاتی ہیں۔
- عجیب فزیالوجی یہ ہے کہ جوں جوں کھانے میں مزا آتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے اور اسی رفتار سے وہ رطوبت زیادہ نکل کر کھانے میں شامل ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

- اگر انگلیوں کو چاٹا جائے تو اس کا آنکھوں، دماغ اور معدے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

پیالہ چاٹنا:

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کیلئے استغفار کرے گا۔ (ابن ماجہ)

- ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ برتن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔
- سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیالہ چاٹ لینا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اس پیالہ بھر کھانا تصدق کروں۔ یعنی چاٹنے میں جو تواضع انکساری ہے اس کا ثواب اس صدقہ کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (مسند حسن بن سفیان)
- پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی انگلی سے رکابی چاٹے اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں اس کا پیٹ بھرے یعنی دنیا میں فقر و فاقہ سے بچے قیامت کی بھوک سے محفوظ رہے۔ دوزخ سے پناہ دیا جائے کہ دوزخ میں کسی کا پیٹ نہ بھرے گا"۔ (فتاوی رضویہ)
- حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کھانے کا برتن دھو کر پی لے اس کو ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ملتا ہے۔ اور حضرت علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے (کھانے کے بعد) پیالہ کو دھو کر پی جایا کرو کیونکہ جو ایسا کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اولاد اسمٰعیل (علیہ السلام) سے چالیس غلاموں کو آزاد کیا۔ (نزہۃ المجالس)

پیالہ چاٹنا اور سائنسی تحقیق:

جدید سائنس (Modern Science) کہتی ہے کہ کھانے کی پلیٹ یا برتن کے پیندے میں وٹامنز (Vitamins) اور خاص طور پر کھانے کے پیندے میں ایسے غذائی اجزاء ہوتے ہیں جو تمام کھانے میں کم اور اس کے پیندے میں زیادہ ہوتے ہیں۔ اغذیہ میں موجود معدنی نمکیات تو صرف پیندے میں ہی ہوتے ہیں۔

پانی پینا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین سانس لیتے تھے۔ یہ زیادہ سیر کرنے والا زیادہ

Marfat.com

صحت بخش اور زیادہ زود ہضم ہے۔ (مسلم)

❁ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر ہرگز نہ پئے تو جو بھول جائے وہ قے کر دے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو لیکن دو دو اور تین تین سانسوں میں پیو۔ اور جب تم پیو تو بسم اللہ پڑھو اور جب تم فارغ ہو جاؤ الحمد للہ پڑھو۔ (ترمذی)

❁ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں سانس لینے سے منع فرماتے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

پانی پینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بیٹھ کر تین سانس میں سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر اور دیکھ کر پئیں۔

پانی پینے کی سائنسی تحقیق:

1- اگر پانی بیٹھ کر پیا جائے تو جسم کی حاجت کے مطابق پانی جسم میں جاتا ہے اور اگر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو کر پیا جائے تو اس کی وجہ سے معدہ و جگر کی ایسی بیماری پھیلتی ہے۔ جن کے علاج سے معالجین عاجز آ جاتے ہیں۔

2- اگر تین سانس میں پانی نہ پیا جائے تو پانی سانس کی نالی میں جا کر نظام تنفس میں اٹک جاتا ہے جس سے بعض اوقات موت واقع ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

3- اگر پانی دیکھ کر نہ پیا جائے تو پانی میں کیڑے مکوڑے یا کچرا ہونیکا خدشہ ہوتا ہے، اس لئے دیکھ کر پانی پینا چاہئے۔

سرمہ لگانا

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ میں جلا دیتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی جس میں سے ہر رات سرمہ لگاتے تھے۔ تین سلائیاں اس آنکھ میں اور تین سلائیاں اس آنکھ میں۔ (ترمذی)

Marfat.com

سرمہ لگانے کا سنت طریقہ:

حدیث بالا سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمارے آقا ﷺ دونوں آنکھوں میں سرمے کی تین تین سلائیاں لگاتے تھے تاہم بعض روایات میں دائیں آنکھ میں تین اور بائیں آنکھ میں دو سلائیوں کا ذکر بھی آیا ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے دائیں آنکھ میں دو سلائیاں اور بائیں آنکھ میں تین سلائیاں پھر داہنی آنکھ میں ایک اس طرح کہ ابتداء بھی دائیں آنکھ سے اور انتہا بھی دائیں آنکھ پر۔ ہمیشہ اس طرح رات کو سرمہ لگانا فقیری اور ضعف بصر کو دور کرتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح جلد ۶ صفحہ ۱۷۹)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ رات کو سوتے وقت سرمہ لگاتے تھے۔ دوپہر میں سوتے وقت یہ سنت نہیں، سنت یہی ہے کہ رات کو سوتے وقت سرمہ لگائیں۔ (مرآۃ المناجیح جلد ۶ صفحہ ۱۸۰)

سائنسی تحقیق:

- سرمہ اعلیٰ درجے کا **anti septic** ہے۔
- جدید تحقیق کے مطابق جب آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے تو سورج کی تیز شعاعیں **Ultra voilet rays** آنکھوں کی پتلیوں **Retina** کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ہیں۔

اس کے برعکس الٹروائلٹ ریز **Ultra voilet rays** آنکھوں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں جن آنکھوں میں سرمہ نہ ہو۔

- سرمے سے آنکھوں کے اوپر پھنسی لیڈ انفکشن اور ککرے بالکل نہیں ہوتے۔
- آشوب چشم کے مریض کے لئے سرمہ بہت مفید ہے حتیٰ کہ جو آدمی سرمہ مستقل استعمال کرتا ہے اسے آشوب چشم کا مرض کم ہوتا ہے۔
- آنکھوں کے زخم اور خراش اور سوزش کے لئے سرمہ بہت مفید ہے۔
- ہر قسم کی اچھوتی جراثیم ختم کر دیتا ہے۔
- رات کو سرمہ لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ دن بھر کا گرد و غبار سرمہ لگانے کے ساتھ پانی کے ہمراہ آنکھوں سے نکل جاتا ہے اور صبح دھو دینے سے چہرے پر سرمے کی سیاہی کا کوئی نشان نہیں رہتا۔
- لکھنے پڑھنے اور باریک کام کرنے والوں کے لئے تو سرمہ بے حد ضروری ہے اس سے آنکھوں کی تھکاوٹ، ضعف، بشرطیکہ اس کا استعمال باقاعدہ کیا جائے، دور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مصافحہ کرنا

امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۶۴۷)

جب بھی دو مسلمان ملاقات کریں پھر مصافحہ کریں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (سعادت الدارین صفحہ ۲۳۲)

امام مالک نے عطاء سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں مصافحہ کرو دل کی کدورت جاتی رہے گی اور باہم ہدیہ دیا کرو محبت پیدا ہو گی اور عداوت نکل جائے گی۔ یہ دونوں عمل بہت ہی مجرب ہیں۔ جس سے مصافحہ کرو اس سے دشمنی نہیں ہوتی اور اگر اتفاقاً ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے پھولتی نہیں یونہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عداوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ایک ہاتھ پکڑے (مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (طبرانی)

مصافحہ کا طریقہ:

مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے شخص کی ہتھیلی سے ملائے۔ فقط انگلیوں کو چھو لینے کا نام مصافحہ نہیں۔ سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں ہاتھوں کے مابین کوئی کپڑا وغیرہ یا چیز حائل نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو کہ بخاری شریف وغیرہ میں ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ یعنی ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۶۵۸)

دوسرا طریقہ جس کو بعض فقہاء نے بیان کیا۔ اس کی نسبت وہ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اپنا دایاں ہاتھ دوسرے کے دایاں سے اور بایاں بائیں سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے

Marfat.com

کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے جس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۴۶۹)

مصافحہ اور جدید سائنس:

پروفیسر مارک جوزف ایک روسی سائنسدان ہے اور اپنی کتاب Humanity scientifig میں کہتا ہے کہ اگر دو اشخاص ایک اچھی نیت اور مثبت سوچ کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہیں تو ان کے ہاتھوں سے غیر مرئی شعاعیں Invisible rays یا لہریں نکلتی ہیں جو کہ مثبت ہوتی ہیں ان کا براہ راست تعلق دل سے ہوتا ہے یہی لہریں دل کی پیچیدگیوں اور جسم میں پیدا ہونے والی منفی لہروں کو مثبت میں بدل کر ہاتھوں اور جسم کو فعال اور متحرک رکھتی ہیں اور یہ مثبت لہریں دونوں کو یکساں فائدہ دیتی ہیں۔

بازو کے عضلات، کلائی کے عضلات اور ناخنوں سے لیکر کندھے تک کی تمام رگوں کو بہتر سے بہتر کام انجام دینے میں مدد دیتی ہیں۔

❁ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب مومن ایک دوسرے کو دیکھے تو خود محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا

اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے جو لوگ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ. (الفتح:۲۹)

"آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے کرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا۔ میری عظمت کی خاطر کون آپس میں محبت کرتے رہے آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دیتا ہوں جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے ابوذر! ایمان کی کونسی گرہ زیادہ مستحکم ہے۔ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ ہی

Marfat.com

کے لئے دوستی کرنا۔ اللہ ہی کے لئے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے عداوت کرنا''۔ (بیہقی، شعب الایمان)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے''۔

فرمایا گیا کہ یہ چیز زیادتی محبت کا سبب ہوگی کیونکہ جب اسے علم ہوگا تو حقوق محبت ادا کرتے ہوئے دعا و خلوص کا اظہار کرے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ کے پاس جو لوگ کھڑے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو نے اس کو بتا دیا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس کے پاس جا کر اس کو بتا دو۔ چنانچہ وہ گیا اور اس کو خبر دی۔ وہ بولا کہ مجھ سے تو وہ محبت کرے گا جس کی خاطر تو نے مجھ سے محبت کی جب اس نے واپس لوٹ کر آپ سے وہ عرض کیا جو اس نے کہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اس کی سنگت نصیب ہوگی جس سے تجھے محبت ہے اور میرے لئے جو تو نے اجر طلب کیا۔ (بیہقی، شعب الایمان)

یعنی کہ ایک آدمی پیار سے کہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو اس کا جواب یہ دیا جائے کہ اللہ تجھ سے محبت کرے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے۔ کسی نے نماز روزہ کا ذکر کیا۔ اور کسی نے جہاد کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل اللہ کی خاطر محبت اور اس کی خاطر عداوت رکھنا ہے۔ (مسند احمد)

اس حدیث پاک کی شرح میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''یہاں ایک اشکال ہے کہ یہ عمل نماز، روزہ، زکوۃ اور جہاد سے افضل کیسے ہوسکتا ہے؟ حالانکہ وہ تمام اعمال سے مطلقاً افضل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر انبیا اور اولیاء کے ساتھ محبت رکھتا ہوگا وہ یقیناً ان کی اتباع واطاعت کرے گا اور جو اللہ کی رضا کی خاطر دشمنان دین کے ساتھ دشمنی رکھتا ہوگا۔ وہ دین کی مخالف قوتوں کے خلاف ضرور جہاد کرے گا۔ لہٰذا اس عمل میں نماز، زکوۃ وغیرہ تمام آجاتے ہیں۔ گویا آپ نے: فرمایا اعمال وطاعات کی اصل اللہ کی محبت یا اس کی ناراضگی ہے۔

بعض شارحین نے کہا احب ہونے سے افضل ہونا لازم نہیں آتا اگرچہ نماز وزکوۃ اور جہاد افضل اعمال ہیں۔ مگر الحب للہ اور البغض للہ محبوب تر۔ (اشعۃ اللمعات جلد ششم صفحہ ۱۷۳)

Marfat.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بندے سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے وہ اپنے رب کریم کا احترام واکرام کرتا ہے۔ (مسند احمد)

چنانچہ ''دعوتِ اسلامی'' کے نیک، اچھے مہکے مہکے مدنی ماحول کی برکت سے اللہ عزوجل کی خاطر دوستی کا اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔ تقویٰ والی سہلیاں میسر آئیں گی جن کو دیکھ کر عمل کا جذبہ بڑھے گا وہ دوستیاں مال و دولت دنیاوی وجاہت کے خاطر نہیں کی جاتی ہیں۔ دنیا و آخرت میں ان سے فائدہ ہے ان شاء اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے دوستی کا شرف پانے کے لئے ضرور ہر اتوار ''فیضانِ مدینہ'' کی پابندی کی عادت کار آمد ہوگی۔

بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

مسلمان کا ہر امرِ ذی شان بسم اللہ سے ہونا چاہئے۔ کیونکہ جس مالک و مولیٰ عزوجل نے اس کو پیدا کیا۔ اس کو کام کرنے کی صلاحیت دی اب اس کو چاہئے کہ اپنے ہر کام کے شروع میں مولیٰ عزوجل کا نام لے کہ اس کا وہ کام برکت والا بن جائے گا۔ اور شیطان کے عمل و دخل سے محفوظ ہو جائے گا۔ اس میں مشرکین کا رد بھی ہو جائیگا۔ اور مشرکین اپنے کاموں کی ابتدا بتوں کی پوجا سے کرتے تھے۔ یعنی اپنے ہر کام سے قبل باسم اللات والعذی کہا کرتے تھے۔ اس لئے مومن مسلمان کو اپنے ہر کام کی ابتداء اللہ کے نام سے کرنی چاہئے تاکہ کفار کی مخالفت ہو۔ کیونکہ مسلمان کا ہر عمل کفار کے مخالف ہونا چاہئے۔ نیز یہ کہ اس کے ہر کام کی ابتداء بھی اچھی ہو جائے۔ اور حضور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کا نفیس نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس طرح سرکاری مال پر کوئی سرکاری علامت لگا دی جاتی ہے تاکہ چور اس کو لیتے ہوئے خوف کرے اور چرا نہ سکے۔ کیونکہ سرکاری مال کی چوری ایک قسم کی بغاوت ہے۔ اس طرح مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے ہر کام کے اول بسم اللہ پڑھ لے تاکہ یہ بسم اللہ رب العلمین کی نشاندہی بن جائے اور شیطان چور اس میں دخل نہ دے سکے۔

اور حدیث پاک میں آتا ہے۔

''کہ جس کام کے اول میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس میں شیطان شریک ہو جاتا ہے اور بسم اللہ کے پڑھ لینے سے وہ کام شیطان سے محفوظ رہتا ہے''۔

Marfat.com

بسم اللہ کے فضائل وفوائد:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے فضائل وفوائد بے شمار ہیں جن میں سے کچھ تحریر کئے جاتے ہیں۔
ایک یہ کہ پاک ہونے کی کنجی ہے۔ بلکہ ہر دنیوی اور دینی جائز کام کی بھی کنجی ہے۔ کہ جو کام اس کے بغیر کیا جائے ناقص رہتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔

کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے اور جنتوں کی سیر فرمائی تو وہاں پر چار نہریں ملاحظہ فرمائیں۔ ایک پانی کی اور دوسری دودھ کی اور تیسری شراب کی اور چوتھی شہد کی۔ جبرائیل امین سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کہاں سے آرہی ہیں۔ حضرت جبرائیل آمین نے عرض کیا کہ مجھے اس کی خبر نہیں۔

دوسرے فرشتے نے عرض کیا کہ ان چاروں کا چشمہ میں دکھاتا ہوں۔ ایک جگہ لے گئے وہاں ایک درخت تھا۔ جس کے نیچے ایک عمارت بنی ہوئی تھی اور دروازے پر قفل پڑا تھا اور اس کے نیچے سے یہ چاروں نہریں نکل رہی تھیں۔

ارشاد فرمایا:

دروازہ کھولو۔ عرض کی چابی میرے پاس نہیں بلکہ آپ کے پاس ہے۔

یعنی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

حضور ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر قفل کو ہاتھ لگایا دروازہ کھل گیا۔ اندر جا کر ملاحظہ فرمایا کہ اس عمارت میں چار ستون ہیں ہر ستون پر بسم اللہ لکھی ہے۔ بسم اللہ کے میم سے پانی جاری ہے۔ اللہ کے ''ہ'' سے دودھ جاری ہے۔ رحمٰن کی میم سے شراب، رحیم کی میم سے شہد۔ اندر سے آواز آئی: ''اے محبوب آپ کی امت میں سے جو شخص بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھے وہ ان چاروں کا مستحق ہوگا''۔ (تفسیر نعیمی صفحہ ۳۵)

بسم اللہ کے اور بے شمار فائدے ہیں۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی تفسیر کبیر اور تفسیر عزیزی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے اس میں شیطان شریک نہ ہوگا۔ اور اگر اس صحبت سے حمل قائم ہو جائے تو اس حمل کا بچہ اپنی زندگی میں جس قدر سانس لے گا اس قدر اس کے باپ

Marfat.com

کے اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔ جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھ لے تو اس جانور کے ہر قدم پر اس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ جو بیمار بسم اللہ پڑھ کر دوا پئے ان شاء اللہ دوا فائدہ دے گی۔ اس لئے سرکار ﷺ نے ہر کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَجْزَمُ.

اور جو کام بسم اللہ سے شروع نہیں کیا جاتا اس میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مسلمان اور کافر کے شیاطین میں ملاقات ہوئی۔ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ کپڑے پہنے ہوئے اور سر پر تیل لگائے ہوئے تھا۔ جبکہ مومن کا شیطان دبلا پتلا، پراگندہ سر اور ننگا تھا۔ کافر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا:

بھائی تمہاری یہ حالت کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا میں ایک ایسے مرد خدا کے ساتھ ہوں جو کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہے۔ اس لئے مجھے بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ اور جب وہ پانی یا کوئی چیز پیتا ہے۔ تو اس کا آغاز بھی بسم اللہ سے کرتا ہے۔ اسی وجہ سے مجھے پیاسا رہنا پڑتا ہے۔ سر پر تیل لگاتے وقت وہ بسم اللہ کا ورد کرتا ہے۔ اس لئے میں گندا رہ جاتا ہوں۔ لباس زیب تن کرتے وقت وہ بسم اللہ شریف پڑھ لیتا ہے۔ اس کی بدولت میں ننگا رہ جاتا ہوں۔ کافر کے شیطان نے کہا کہ میں ایک ایسے شخص پر مسلط ہوں جو کسی کام میں بسم اللہ نہیں پڑھتا اس لئے میں کھانے پینے اور دیگر امور میں شامل ہو جاتا ہوں۔

اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ روزمرہ گھر کے کاموں میں بسم اللہ پڑھنے کی عادت بنا لیں۔ ان شاء اللہ برکتیں شامل حال رہیں گی۔ لہٰذا گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھ کر داخل ہوں۔ اس لئے کھانا پکانے سے پہلے، کھانا کھانے سے پہلے، سالن پکانے سے پہلے، سالن نکالنے سے پہلے ان تمام کاموں سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ نیز اپنے بچوں کو بھی شروع سے ہی اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔

گھر کی حفاظت کے لئے بسم اللہ لکھنا

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ جس نے اپنے باہر کے دروازے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھ لیا وہ ہلاکت سے بے خوف ہو گیا۔ خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ تو بھلا اس مسلمان کا کیا عالم ہوگا جو زندگی بھر اپنے دل کے

Marfat.com

آبگینے پر اس کو لکھے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا سب کو چاہئے کہ اپنے گھر کے باہری دروازے پر بسم اللہ لکھوالیں یا بسم اللہ کا اسٹیکر لگا لے۔ اور بسم اللہ کے اسٹیکر فیضان مدینہ سے حاصل کریں۔

دائیں ہاتھ سے کام کرنا

عورتوں کو چاہئے کہ ہر کام کو سیدھے ہاتھ سے کریں جیسا کہ حضور ﷺ حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں:

''مومن سیدھے ہاتھ سے کھاتا پیتا، لیتا دیتا ہے''۔

اللہ عزوجل کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے پر اجر و ثواب

حضرت کعب سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات میں وحی فرمائی کہ اے موسیٰ جس نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی دعوت دی تو اسے میری محبت نصیب ہوگی دنیا میں اور قبر میں اور قیامت میں میرے سائے تلے ہوگا۔ (ابونعیم)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں وہ انبیاء (علیہم السلام) تو نہیں اور نہ وہ شہدا ہیں لیکن ان پر انبیاء شہداء رشک کریں گے وہ اونچی منزلوں پر ہوں گے۔ اور ان کا قرب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوگا۔ عرض کی گئی کہ وہ کون لوگ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے۔ ان کی نہ تو آپس میں رشتہ داری ہوگی اور نہ کوئی دوسرا قرب، وہ ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کے سامنے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ اللہ عزوجل ان کے لئے قیامت میں نور کے منبر اپنے آگے بچھائے گا جس پر وہ بیٹھیں گے۔ جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ (طبرانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت میں اللہ عزوجل بعض ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا۔ وہ لؤلؤ (موتی) کے منبروں پر ہوں گے۔ عرض کی گئی وہ کون ہوں گے فرمایا کہ وہ مختلف قبائل کے لوگ ہوں گے جو محض اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے اور وہ مختلف شہروں کے باسی ہوتے ہوئے اللہ کے ذکر پر جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ (طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بے شک قیامت میں عرش کے دائیں اللہ کے مقربین نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کے چہرے بھی نورانی ہوں گے۔

Marfat.com

وہ انبیاء شہداء صدیقین نہیں ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے۔ (طبرانی)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے ارد گرد یاقوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔ (طبرانی)

ایک دوسرے کی جانب محبت سے نظر کرنا

ابن نجار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے کے لئے عداوت نہ ہو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے گا اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۶۴۹)

محبت سے نظر کرنا اور اس کے بارے میں سائنسی تحقیق:

ماہرین کے مطابق دراصل ہر آنکھ سے غیر مرئی لہریں نکلتی ہیں جن میں ایموشنل انرجی (Emotional Energy) کی بجلی بھری جاتی ہے۔ یہ بجلی جلدی مسامات کے ذریعے جسم میں جذب ہو کر جسم کی تعمیر یا تنزلی کا باعث بنتی ہے۔

اگر ایموشنل انرجی کی بجلی یا لہریں مثبت ہوں تو اس سے انسان کو نفع پہنچتا ہے اور اگر یہ لہریں منفی ہوں تو مسلسل نقصان ہوتا ہے۔

مہمان نوازی کی فضیلت

گھر میں مہمان کا آنا باعث برکت ہوتا ہے۔ اور مشہور بھی ہے کہ مہمان اللہ کی رحمت ہوتا ہے۔ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ مہمان کو دیکھ کر منہ بنالیتی ہیں، ان کو بوجھ تصور کرتی ہیں۔ حالانکہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جاتے ہوئے گھر والوں کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو وہ چیز کھلا دے جو وہ چاہتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی دس لاکھ برائیاں اس کے اعمال نامہ سے مٹاتا ہے دس لاکھ اس کے درجے بلند کرتا ہے اور اس کو تین جنتوں سے کھانا کھلاتا ہے یعنی فردوس عدن اور خلد سے۔ (احیاء العلوم)

Marfat.com

سرکار ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کو اتنا کھلائے کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور پانی پلائے یہاں تک کہ اس کی پیاس جاتی رہے تو اللہ ﷻ اس کو دوزخ سے سات خندقیں دور کرے گا۔ جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ ہوگا۔ (احیاء العلوم)

مہمان نوازی اور جدید سائنس

فرائڈ کا تجربہ:

مہمان نوازی بغیر خلوص اور محبت کے بیکار ہے کہ اگر مہمان نوازی بغیر خلوص اور محبت کے کی جائے تو وہ ذہنی دباؤ (Tension) ڈپریشن (Depression) اور اعصابی و جسمانی تھکن کا شکار کر دیتی ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ مہمان کی آمد پر مسکرایئے خوش ہو کر اس کے ساتھ بیٹھیں محبت بڑھے گی اور خوشی اور تازگی سے نظام دورانِ خون (Circulation of blood) اور دل کے امراض نہیں ہوں گے۔

مہمان کی پسند کا خیال رکھنا ضروری ہے بعض مہمانوں کو پر تکلف دیکھا گیا اور جب ان کو بار بار کھانا کھانے پر اصرار کیا گیا تو انہوں نے واقعی بہت پیٹ بھر کر کھانا کھایا جس سے ان کو غذائی بری عادتوں سے چھٹکارا مل گیا لہٰذا اچھے میزبان بننے سے زندگی میں بہار آجائے گی۔ (بحوالہ فرائڈ اسٹوری گلز ایڈیشن)

عیادت کے فضائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب ﷻ سے عرض کی کہ اس کی کیا جزا ہے جس نے رونے والی (جس کا بچہ فوت ہو گیا) کی تعزیت کی۔ اللہ ﷻ نے فرمایا کہ میں اسے اپنے سائے میں جگہ دوں گا، جس دن کہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (طبی فی ترغیبہ دیلمی)

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ایسا کوئی مسلمان ہے جو کسی مسلمان کی صبح کے وقت مزاج پرسی کرے، مگر ستر ہزار فرشتے اس کو دعائیں دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے جنت میں باغ ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو بیمار کی بیمار پرسی کیلئے جائے تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ تو اچھا تیرا چلنا اچھا تو نے جنت میں گھر لے لیا۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے تو وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے اور جب بیٹھ جاتا ہے تو ڈوب جاتا ہے۔ (مالک احمد)

بیمار پرسی کا طریقہ:

روایت ہے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کچھ درازیٔ حیات کی باتیں کر کے اس کا غم دور کرو۔ کیونکہ یہ گفتگو تقدیر کو رد نہ کرے گی۔ اور اس کا دل خوش ہو جائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو مریض کی عیادت کیلئے جائے تو اس سے اپنے لئے دعا کروالو۔ کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا ہے۔ (ابن ماجہ)
- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا دنیا میں بیمار پرسی کرنے والے کہاں ہیں۔ (جب وہ جمع ہو جائیں گے) تو نور کے بستروں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کریں گے۔ حالانکہ لوگ حساب وکتاب میں گرفتار ہوں گے۔

بیمار پرسی اور سائنسی تحقیق:

ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ مریض کا علاج عیادت کے ذریعے ہو جاتا ہے۔ امریکن کینیڈی ہسپتال کا طریقہ کار یہ ہے کہ اس ہسپتال میں روزانہ دو بار ہر مریض کے پاس اس کی مزاج پرسی کیلئے ہنس مکھ رشتے دار اور ماہر نفسیات آتے ہیں۔ مریض کا احوال پوچھتے ہیں اسے تسلی دیتے ہیں۔ اور صحت کی دعا کرتے ہیں پھر دوسرے مریض کے پاس جاتے ہیں، اس طریقہ کار سے اس ہسپتال میں مریضوں میں جینے کی امنگ بڑھ جاتی ہے اور وہ جلد صحت یاب ہونے لگتے ہیں۔

پھر ایک صاحب کا بیان ہے کہ اس ہسپتال میں عیادت کرنے والوں کی وجہ سے ہر مریض کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں اسی ہسپتال میں اپنا علاج کرواؤں کیونکہ وہاں کے مریض جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

نیو یارک کے ہسپتالوں میں ایک مشاہدہ کیا گیا ہے، وہ مریض جو ہسپتالوں میں تنہا پڑے رہتے تھے، ان کو بہترین سہولیات دینے کے باوجود مکمل طور پر فائدہ نہیں پہنچ رہا تھا۔ اس کے برعکس جن مریضوں کے ملنے والے اور عیادت کرنے والے احباب آتے رہے ہیں۔ ان میں جینے کی

Marfat.com

امنگ اور تندرستی کی رفتار دوسروں سے بہتر پائی جاتی گئی۔

حاجت روائی کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجات پورا کرنے کے لئے اپنی ذات کے لئے خاص کیا ہے۔ اور اللہ نے قسم فرمائی ہے کہ انہیں دوزخ کا عذاب نہ کرے گا۔ جب قیامت کے دن وہ نورانی منبروں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے گفتگو میں مشغول ہوں گے۔ حالانکہ اس وقت لوگ حساب میں مبتلا ہوں گے۔ (طبرانی وابونعیم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کی دنیوی مشکل حل کر دی اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن مشکل آسان فرمائے گا، اور جو کسی مسلمان کا عیب ڈھانپتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت میں عیب ڈھانپے گا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو اپنے مسلمان بھائی کو اس عمل سے ملتا ہے جس سے اسے محبت ہے تاکہ اس سے اسے [illegible] ہو تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں مسرور فرمائے گا۔ (طبرانی [illegible])

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص میرے امتی کو خوش کرنے کے لئے اس کی حاجت پوری کرتا ہے، اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کے رسول ﷺ کو خوش کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اسے وہ جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کسی پریشان حال کی مدد کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ تہتر بخششیں لکھ دیتا ہے ان میں سے ایک اس کے تمام معاملات کی درستگی کے لئے اور باقی بہتر قیامت کے دن اس کے درجات ہیں۔ (بیہقی)

سرکار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں:

جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس سے دور فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم، فتاویٰ رضویہ صفحہ ٦٦)

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے یادہ محبوب مسلمان کو خوش کرنا ہے۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں: ''بے شک موجبات مغفرت سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنا ہے''۔

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''تم میں سے جس سے ہو سکے اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو لازم و مناسب ہے کہ پہنچائے''۔ (فتاویٰ رضویہ)

Marfat.com

اخلاقیات

خوش اخلاقی پر اجر و ثواب

حسنِ اخلاق کی نعمت صرف سعادت مندوں کا حصہ ہے اور اللہ ﷻ کا خاص انعام ہے اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور سب سے زیادہ اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو حسن اخلاق کی دولت عطا فرمائی گئی ان کے پیارے اخلاق کریمہ کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ. (القلم:۴)

''بیشک تمہاری خوبیِ اخلاق بڑی شان کی ہے''۔

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خَلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا! تیرے خالقِ حسن وادا کی قسم

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجسم اخلاق پیارے آقا ﷺ کا خلق قرآن تھا۔ پیارے آقا ﷺ نے اپنے پیارے فرمان اور پیارے اعمال کے ذریعہ اپنی امت کو حسنِ اخلاق کی تعلیم دی، نیز حسن اخلاق ایک ایسی نعمت ہے جس سے دین و دنیا دونوں کی بھلائی حاصل ہوتی ہے اور اس سے بہتر کوئی چیز نہیں جو انسان کو عطا کی جائے علاقہ مدینہ کے ایک شخص نے بیان کیا کہ صحابہ نے سرور عالم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انسان کو بہترین چیز کونسی عطا کی گئی ہے فرمایا ''اچھا خُلق'' کیونکہ اس کی بدولت یہ شخص سب کا منظور نظر ہو جاتا ہے سب اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی عزت بھی برقرار رہتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے وہ شخص زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے''۔

''انہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں

Marfat.com

اچھا ہے"۔ (بخاری)

حضرت ابو درداؓ نے روایت کی کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن مومن کے میزان عمل میں سب سے بھاری عمل اچھے اخلاق ہوں گے"۔ (ترمذی)

نیز خوش اخلاقی ایسا عمل ہے کہ خوش اخلاق دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مومن اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنیوالے، دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ پالیتا ہے"۔ (ابوداؤد)

لہٰذا انسان کو زیادہ سے زیادہ اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہئے ضروری نہیں کہ حسن سلوک مال کے ذریعے کیا جاتا ہے بلکہ حسن اخلاق بھی ایک بہترین ذریعہ ہے جیسا کہ روایت میں آتا ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم اپنے مال سے لوگوں کو خوش نہیں کر سکتے لہٰذا خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کے ذریعے سے ان کو خوش رکھا کرو"۔

خوش اخلاق اس قدر اہم عمل ہے کہ "تصوف" کو بھی اخلاق کا دوسرا نام دیا گیا کہ جو جتنا با اخلاق ہوگا اتنا ہی بلند اس کا مقام ہوگا جیسا کہ سیدنا قشیری رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "دوسروں کی بداخلاقی پر نظر کرنا بھی بداخلاقی ہے۔

(بحوالہ فیضان سنت باب "نیکی کی دعوت کے فضائل" صفحہ ۳۶۵)

پھر پتہ ہونا بھی ضروری ہے کہ حسن اخلاق کسے کہتے ہیں؟ نیز وہ کونسی صفات ہیں، کہ جن کا حامل خوش اخلاق کہلائے گا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارکؓ حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خندہ پیشانی، اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حسن اخلاق ہے۔

پیارے آقا ﷺ جو مجسم اخلاق تھے وہ حسن اخلاق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:

"ایک شخص نے تاجدار مدینہ ﷺ سے حسنِ اخلاق کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ. (اعراف:۱۹۹)

"اے محبوب ﷺ معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو"۔

Marfat.com

پھر مدینے کے سلطان ﷺ نے فرمایا "حسن خلق یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والوں سے صلہ رحمی کرے، جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کرے اور جو تجھ سے ظلم کرے تو اسے معاف کر دے"۔

بعض بزرگوں نے خوش اخلاقی کی تعریف یوں کی کہ

خوش اخلاق وہ ہے جو شرمیلا کم گو (کم بولنے والا) راست گو (سچا) دوسروں کی بھلائی چاہنے والا، جلد رنجیدہ نہ ہونے والا، بندگی بہت زیادہ کرنے والا، کم غلطی کرنے والا اور بہت کم فضول باتوں میں پڑنے والا، وہ دوسرے لوگوں کا خیر خواہ دوسرے کے حقوق کے سلسلے میں نیک کردار شفیق اور باوقار ہوتا ہے۔ لمبی امیدیں نہیں باندھا کرتا اور اس کو لالچ بھی بہت کم ہوتا ہے وہ صبر کرنے والا متین، قانع شاکر بردبار، رقیق القلب کوتاہ سخن ہوتا ہے نہ بڑی باتیں زبان سے نکالتا ہے اور نہ کسی کی چغلی کرتا ہے نہ کسی کو گالی دیتا ہے اور نہ کسی پر لعنت بھیجتا ہے نہ کسی کی غیبت کرتا ہے اس میں عجلت پسندی نہیں ہوتی اور نہ وہ کسی سے کینہ وحسد رکھتا ہے۔ خوش اور کشادہ پیشانی اور خوش زبان ہوتا ہے اس کی دوستی اسکی خوشی اور اس کی ناراضگی صرف اللہ عزوجل کے لئے ہوتی ہے۔

(فیضان سنت باب نیکی کی دعوت کے فضائل صفحہ ۳۵۷ بحوالہ کیمیائے سعادت)

چونکہ خوش اخلاق مندرجہ بالا خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ اسی لئے حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، بچنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، اچھے اخلاق جیسی کوئی فضیلت نہیں"۔ (بیہقی)

اسی لئے خوش اخلاق کیلئے جنت میں اعلیٰ درجات کی بشارت ہے جیسا کہ سلیمان بن حبیب محاربی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے اندر ایک مکان کا ضامن ہوں اگرچہ حق پر ہو۔ اور اس کے لئے جنت کے درمیان میں مکان کا ضامن ہوں جو جھوٹ کو ترک کر دے خواہ وہ ہنسی مذاق میں ہی کہتا ہو اور جنت کے اعلیٰ درجے میں اس کے لئے جو اچھا اخلاق پیش کرے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوئم صفحہ ۹۱۰-۹۰۹)

حسن اخلاق ہی وہ صفت ہے جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائے گی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو جنت میں لے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل کا خوف اور تقوی اور اچھے اخلاق۔ ان چیزوں کے

Marfat.com

بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں تو فرمایا کہ ''زبان، منہ اور شرمگاہ''۔ (جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۹۲۸)

خوش اخلاق کو نہ صرف جنت کی بشارت ہے بلکہ قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کے قریب سب سے زیادہ بھی خوش اخلاق ہی ہوگا جیسا کہ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے مجھے بہت ناپسند اور مجھ سے دور برے اخلاق والا ہوگا، جو منہ پھٹ فراخ گو اور متکبر ہوگا۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۲۸)

خوش اخلاق کی نہ صرف آخرت بلکہ اس کی عمر بھی مبارک ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں بہتر لوگوں کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور کیجئے فرمایا تم میں بہترین وہ ہیں جن کی عمر لمبی اور اخلاق اچھے ہوں''۔

ہمارے اسلاف کرام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اس قدر با اخلاق ہوتے ہیں اور اخلاق کے بلند درجوں پر فائز ہوتے ہیں کہ کوئی کیسا ہی شخص کیوں نہ ہو ان سے بدکلامی کیوں نہ کرے مگر وہ اف تک نہ کرتے اور خاموش ہو جایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایک بار سفر کی حالت میں رات کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں پہنچے۔ نماز عشاء کے بعد مسجد کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے امام مسجد سے درخواست کی کہ ''مجھے رات کو مسجد میں رہنے دیا جائے کیونکہ میں نے کچھ ذکر و اذکار کرنے ہیں۔ امام صاحب کو غصہ آ گیا اور انہوں نے طنزاً کہا کہ تو ابراہیم بن ادھم ہی تو ہے! چل یہاں سے'' یہ کہہ کر انہیں مسجد سے باہر کر دیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ساری رات سخت سردی میں مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر ذکر کرتے رہے نماز فجر کے وقت مسجد کا دروازہ کھلا تو اندر چلے گئے نماز کے بعد کچھ لوگوں نے آپ کو پہچان لیا اور شور مچ گیا کہ مسجد میں اللہ کے ولی حضرت ابراہیم بن ادھم تشریف لائے ہیں۔ ہر طرف سے لوگ ان کی زیارت کے لئے آ گئے۔ امام صاحب بہت شرمندہ ہوئے بار بار حضرت سے معذرت کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ''معذرت کس بات کی؟ آپ نے اپنا فرض ادا کیا''۔

واقعی اللہ عزوجل کے اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاق بہت ہی بلند ہوتا ہے اور یہی وہ نفوس قدسیہ ہے کہ جنہیں اخلاق عالیہ کی معراج عطا ہوئی حقیقتاً وہی با اخلاق تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں بھی ان کے اخلاق

Marfat.com

حمیدہ سے حصہ عطا فرمائے۔

غصہ پینے پر اجر وثواب

ناحق غصہ انتہائی مذموم عادت ہے۔ اس سے انسان کے کام بگڑ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، عورتیں تو کچھ غصے کی زیادہ تیز ہوتی ہیں اور اکثر اوقات ساس، نندوں، دیورانی، جٹھانی نیز اپنے بچوں پر بھی بے جا غصہ کر بیٹھتی ہیں اس لئے اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے چاہئے کہ اپنے اندر سے اس مذموم عادت کو ختم کیا جائے کہ جو لوگ غضب و غصہ کے وقت اپنے غصہ پر قابو رکھتے ہیں۔ ان کا مولیٰ عزوجل ان کو دوستی کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ. (آل عمران:۱۳۴)

"اور جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں"۔

جو غصے کے وقت اپنے دشمن کو معاف کر دے گا وہ اس کا دوست بن جائے گا۔

غضب اس حالت و وصف کو کہا جاتا ہے جو ارادۂ انتقام اور ناپسندیدہ چیز کے دفع کرنے پر نفس کو جانب خارج کی طرف برانگیختہ کرے غصہ کی اصل آتش ہے کیونکہ اس کا صدمہ اور اس کی ضرب دل پر پڑتی ہے اور اس کی نسبت شیطان کے ساتھ ہے جیسا کہ قران پاک میں آتا ہے کہ

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ. (ص:۷٦)

"تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا"۔

اور معلوم ہے کہ آگ کا کام بیقراری اور مٹی کا کام سکون ہے ایک کی فطرت میں اضطراب ہے اور ایک کی فطرت میں سکون پس جس پر غصہ غالب ہو گا اس کی نسبت آدم کی نسبت سے زیادہ شیطان سے ہو گی اسی بنا پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے جو مجھے خدا تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رکھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو غصہ میں نہ آئے۔

انسان کو چاہئے کہ ہر حالت میں غصے کو ضبط کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ مجھے نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا۔ غصہ نہ کر اس

Marfat.com

نے بار بار عرض کیا آپ نے یہی فرمایا غصہ نہ کر۔

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا غصہ روک لے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے عذاب روک لے گا۔ اور جس نے اللہ کی راہ میں عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بن عمران نے عرض کیا۔ یا اللہ تیرے ہاں کون سب سے عزت والا ہے۔ فرمایا جو قادر ہونے کے باوجود معاف کردے۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۲۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اس غصے کے گھونٹ سے بہتر کوئی گھونٹ نہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر پی لیا گیا۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۲۱۷)

نرمی کرنے پر اجر و ثواب

نرمی ایک بہت ہی پسندیدہ اور بھلی عادت ہے۔ جسے نرمی سے حصہ ملا اسے دنیا و آخرت کی خیر میں سے حصہ ملا اور جو نرمی سے محروم ہوا وہ دنیا و آخرت کی خیر سے محروم ہوا۔ خصوصاً بعض عورتوں کے لہجے میں سختی اور درشتی ہوتی ہے کہ ان کی یہ عادت لوگوں کے لئے اذیت کا باعث بن جاتی ہے اور ایسی خواتین سے لوگ دور رہنا پسند کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا ''نرمی کو لازم کرلو اور فحش و سختی سے بچو کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے جدا کرلی جائے اسے عیب دار کردیتی ہے''۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''میں ایک اونٹ پر سوار تھی، جو کچھ منہ زور تھا میں اسے مارنے لگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عائشہ نرمی اختیار کر یہ جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے جاتی رہے اسے بے رونق کردیتی ہے''۔

خود رب تعالیٰ اپنے بندوں پر نرمی فرماتا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی رَفِيْقٌ يُّحِبُّ

Marfat.com

الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَاسِوَاهُ.

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور وہ جو اس کے ماسوا پر نہیں دیتا''۔ (مسلم)

رفق کے معنی ہیں نرمی کرنا یہ بنا ہے رفاقت سے اس سے ہے رفیق۔ اپنے رفقاء کی خاطر مدارات کرنا بھی رفق ہے۔ حیا اس دلی رکاوٹ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ہیبت بھی ہو گزشتہ خطا پر ہیبت اپنے اور غیر کے معاملات میں انصاف کرنا اچھا خلق ہے حضور کا خلق قرآن مجید ہے حضور کا خلق وہ عادت کریمہ ہے جس سے خلق بھی خوش اور خالق عزوجل بھی خوش۔

اللہ تعالیٰ رفیق یعنی کریم ورحیم ہے کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتا گناہ بخشتا ہے وہ چاہتا ہے کہ میرے بندے بھی اپنے ماتحتوں اپنے ساتھیوں پر رحیم وکریم ہوں خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کو عام محاورہ میں رفیق کہنا جائز نہیں۔ الغرض دنیا وآخرت کے وہ کام نرمی سے بن جاتے ہیں جو سختی سے نہیں بنتے۔ اکثر سختی سے دوست دشمن بن جاتے ہیں اور بنے ہوئے کام بگڑ جاتے ہیں نرمی سے دشمن دوست بن جاتے ہیں اور بگڑے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

یاطالب الرزق الهینی بقوة
هيهات انت بباطل مشغوف
اكل العقاب بقوة جيف القلد
درعى الذباب الشهد وهو ضعيف

''یعنی سختی سے روزی نہ کماؤ نرمی سے کماؤ۔ عقاب سختی کی وجہ سے مردار کھاتا ہے۔ شہد کی مکھی نرمی کی وجہ سے پھول چوستی ہے''۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۳۵ جلد ۲)

وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم رہ گیا وہ خیر سے محروم رہ گیا''۔ (مسلم)

مومن نرم خو اور نرم طبیعت کا مالک ہوتا ہے اور اسی کے باعث لوگ اسے دھوکہ دیتے ہیں جیسا کہ اس حدیث پاک میں ہے کہ

Marfat.com

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آگ پر اور آگ اُس پر حرام ہے؟
ہر نرم خو، نرم زبان اور لوگوں سے درگزر کرنے والا''۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''مومن بھولا بھالا باعزت ہوتا ہے اور فاسق عیار اور بدخلق ہوتا ہے''۔

مومن تواضع اور نرمی کی وجہ سے ہر فریب دینے والے کا فریب کھاتا ہے اور لوگوں کے شر و مکر پر تحقیق نہیں کرتا تو اس کی وجہ مومن کی جہالت و نادانی نہیں بلکہ اس کا کرم و بزرگی اور حسن اخلاق ہوتا ہے اور جبکہ مومن خود سلیم القلب اور دل کی صاف تختیوں کا مالک ہوتا ہے اور لوگوں کے بارے میں نیک اور اچھا گمان رکھتا ہے۔ لوگوں کے معاملات اور دلی کھوٹ کا اسے پتہ نہیں ہوتا لہٰذا لوگ جو بھی اسے کہیں گے یہ قبول کرے گا اور چونکہ مومن اخروی معاملات پر متوجہ رہتا ہے۔ اور دنیاوی معاملات کو نہایت کم تر محسوس کرتا ہے اس وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے جبکہ آخرت کے معاملات میں نہایت بیدار عقل کا مالک ہوتا ہے اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں کھاتا''۔
یعنی اگر ایک بار اپنی نرم طبیعت کی وجہ سے دھوکہ کھالیتا ہے تو دوبارہ وہ اس سے دھوکہ نہیں کھاتا احتیاط و تدبیر سے کام لیتا ہے۔

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن نرم طبیعت اور نرم دل ہوتا ہے جیسے نکیل والا اونٹ اگر اسے چلایا جائے تو اطاعت کرے اور اگر پتھر پر بیٹھایا جائے تو بیٹھ جائے''۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے انہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجوروں کا معاہدہ طے کیا۔ معاہدے کے مطابق کھجوریں دینے میں دو دن باقی تھے کہ انہوں نے پھر مجمع میں حضور کا دامن اقدس پکڑ کر انتہائی تلخ و ترش لہجے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجوروں کا مطالبہ کیا اور چلّا کر کہا: ''تم سب عبدالمطلب کی اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں دیر لگاتے ہو''۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا اور ان کو نہایت ہی غضبناک نظروں سے دیکھا اور کہا ''اے خدا کے دشمن! تو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے۔ خدا عزوجل کی قسم! شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب مانع نہ ہوتا تو میں ابھی تیری گردن تلوار سے اڑا دیتا''۔ یہ سن کر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا اے عمر! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو چاہئے کہ مجھے ادائے حق کی

Marfat.com

ترغیب دلا کر اور اس کو نرمی سے تقاضا کرنے کی ہدایت کے ہم دونوں کی مدد کرتے''۔

پھر سلطان مدینہ ﷺ نے حکم دیا:

''اے عمر! اس کو اس کے حق کی کھجوریں دو اور اس سے کچھ زیادہ بھی دے دو''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب زید بن سعنہ کو حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو انہوں نے کہا ''اے عمر! مجھے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چونکہ میں ٹیڑھی ترچھی نظروں سے دیکھ کر تجھے خوف زدہ کر دیا اس لئے تاجدار مدینہ نے تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے زیادہ کھجوریں دینے کا مجھے حکم دیا''۔

یہ سن کر حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ''اے عمر رضی اللہ عنہ! دراصل بات یہ ہے کہ میں نے تورات میں جتنی نشانیاں نبی آخر الزماں ﷺ کی پڑھی تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ نبی آخر الزماں ﷺ کا حلم (نرمی) جہل (جہالت) پر غالب رہے گا اور دوسرا یہ کہ ان سے جس قدر جہل کا برتاؤ کیا جائے گا ان کا حلم بڑھتا جائے گا لہٰذا اس ترکیب سے میں نے ان دونوں نشانیوں کو بھی آپ ﷺ میں دیکھا اور میں آپ ﷺ پر ایمان لے آیا۔ پھر بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھ کر آپ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔

اس لئے ہمیں بھی اپنے پیارے آقا ﷺ کی اس سنت مبارک پر عمل کرتے ہوئے عاجزی اختیار کرنی چاہئے کہ جو نرمی اختیار کرتا ہے وہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے نبی ﷺ کا محبوب بن جاتا ہے اور ولایت کا درجہ پالیتا ہے جیسا کہ اگر حقیر آدمی کے دل میں نرمی ہو تو وہ عزیز تر بن جاتا ہے اور عظیم الشان آدمی کے دل میں سختی ہو تو وہ حقیر ہو جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ لوہا نرم ہو کر اوزار بنتا ہے۔ سونا نرم ہو کر زیور بنتا ہے زمین نرم ہو کر قابلِ کاشت بن جاتی ہے اور انسان نرم ہو کر ولی بن جاتا ہے کہ جس پر رب مہربان ہوا سے نرم دل بنا دیتا ہے۔ جس پر قہار ہوا سے سخت دل بنا دیتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ نرمی کی عادت اپنائی جائے۔

تواضع کرنے پر اجر و ثواب

تواضع ایک بہت ہی پیاری صفت ہے۔ تواضع ہمارے پیارے نبی پاک کی سنت مبارکہ ہے اور آپ ﷺ کو پسند ہے اور آپ ﷺ نے ہمیشہ عاجزی ہی فرمائی اور عاجزی کی ترغیب دیتے ہوئے

Marfat.com

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ رَفَعَهُ اللّٰهُ.

''جو اللہ عزوجل کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے''۔

تواضع یعنی عاجزی وانکساری تکبر کے مقابل ہے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا یعنی تکبر کرنا جو کہ ایک نا پسندیدہ عمل ہے اور دنیا وآخرت کی خرابی کا باعث ہے جبکہ تواضع کرنا یعنی عاجزی وانکساری کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا. (فرقان:۶۳)

''اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام''۔

اس آیتِ مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل جس کو جتنا بلند مقام عطا فرماتا ہے وہ اتنی ہی عاجزی اختیار کرتا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ شاخ جتنی پھل دار ہو اتنی ہی جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ حضرت شیخ مصلح الدین سید شرف الدین سعدی اپنی کتاب ''بوستان سعدی میں فرماتے ہیں کہ

روایت ہے کہ ایک فقیر مدینہ منورہ کی مبارک گلی میں بیٹھا تھا اتفاقاً امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم اس طرف سے گزرے اور بے توجہی میں فقیر کے پاؤں پر پاؤں پڑ گیا۔ فقیر ناراض ہو کر چلایا ''اے شخص کیا تو اندھا ہے؟ حضرت امیر المومنین نے کمال مہربانی سے جواب دیا۔ ''بھائی! اندھا تو نہیں ہوں۔ لیکن مجھ سے قصور ضرور سرزد ہوا ہے۔ برائے مہربانی مجھے معاف کر دو''۔

درج بالا واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ ہر بلند مرتبہ شخص منکسر المزاج اور دوسروں کی دلجوئی کرنے والا ہوتا ہے اس کی مثال تو ایک درخت کی سی ہوتی ہے۔ جس پر جتنے زیادہ پھل ہوں گے اس کی شاخیں اتنی ہی جھک جائیں گی اور یہ تواضع ایسا عمل ہے کہ جو دنیا میں متواضع کو رسوا نہیں ہونے دیتا اور ایک بہت بڑی عبادت بھی ہے جیسا کہ ''حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا ''اے لوگو! تم اس عبادت سے جو سب سے بہتر ہے اس سے غافل ہو۔ وہ عبادت تواضع ہے''۔

تواضع تو ایسی عبادت ہے کہ خود رب تعالیٰ تواضع کرنے والے کے درجے بلند فرماتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا بندے

Marfat.com

کو معاف کرنے سے اللہ عزوجل اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ عزوجل اس کا درجہ بلند فرماتا ہے"۔ (صحیح مسلم جلد ۷ صفحہ ۱۲۶)

سبحان اللہ عزوجل! ہم پر اللہ عزوجل کس قدر مہربان ہے کہ ہم انسانوں کو تو تواضع ہی زیب دیتا ہے مگر پھر بھی ہمارے تواضع کرنے پر وہ ہمارے درجات بلند فرما رہا ہے اور تواضع کرنے میں نیک بختی بھی ہے جیسا کہ ایک بار ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بختی کی علامات بتائیں۔

چنانچہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہر شخص کے سر پر ایک لگام ہوتا ہے اور وہ دو فرشتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب کوئی شخص عاجزی کرتا ہے تو فرشتے اس لگام کو اوپر کی طرف کھینچتے ہیں" اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے سرنگوں رکھے"۔

اور فرمایا نیک بخت وہ ہے جو عاجز نہ ہو اور عاجزی کرے۔ وہ مال حق تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے جو گناہ سے جمع نہ کیا گیا ہو۔ دوسروں پر خرچ کرے غریبوں پر رحم کرے ان کے پاس اٹھے بیٹھے اور عالموں کی ہم نشینی اختیار کرے۔ نیک بخت ہے۔

یزید بن عبد اللہ نے حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ تم ایک دوسرے سے عاجزی سے پیش آیا کرو۔ یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور دوسرے پر برتری نہ جتائے"۔ (سنن ابوداؤد جلد ۳ صفحہ ۵۳۵)

اللہ عزوجل نے اپنے نبی حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی

"کہ میں ایسے شخص کی نماز قبول کروں گا جو میری عظمت کے لئے تواضع کرے گا اور میرے بندوں کے ساتھ تکبر نہ کرے اور اپنے دل میں خوف کو جگہ دے اور تمام دن میری یاد میں بسر کرے وہ خود کو میرے لئے گناہوں سے محفوظ رکھے"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"تواضع کرنے والے دنیا میں سبز نشین رہیں گے اور نیک بخت وہ لوگ ہیں جن کے دل دنیا سے پاک ہوں ان کو خدا کا دیدار میسر ہوگا"۔

تواضع ہے کیا؟ اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"تواضع کے معنی ہیں کہ تم حق بات کو قبول کرو خواہ اس کا کہنے والا کوئی لڑکا ہو یا کوئی

Marfat.com

نادان شخص ہو"۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تواضع کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"تواضع یہ ہے کہ انسان خود کو اتنا نیچا کر دے کہ اس سے آگے گنجائش نہ ہو اور جب اس کو مزید نیچا کرنے کی حاجت پیش آئے تو سمجھ لینا کہ اس نے خود کو پہلے سے اونچے درجے میں رکھا تھا"۔

واقعی حقیقتاً یہی تواضع ہے کہ انسان خود کو سب سے کمتر خیال کرے اور ایسی تواضع بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے جیسا کہ

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "وہ ساعت جس میں انسان خود کو ذلیل کرے اس کی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "تواضع کے معنی یہ ہیں کہ دنیاوی حیثیت میں جو تم سے کم ہو اس سے تم عاجزی سے پیش آؤ تا کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ دنیاوی حیثیت کی برتری کی وجہ سے تم خود کو بزرگ و برتر نہیں سمجھتے اور اگر کوئی شخص دنیاوی حیثیت میں تم سے بڑھ کر ہے تو اس کے مقابل میں خود کو ثابت کرو تا کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ تم اس کی دولت سے مرعوب نہیں (تمہاری نظر میں اس کی کچھ قدر و منزلت نہیں ہے۔)

الغرض سب سے بہترین انسان وہی ہے جو عاجزی و انکساری سے پیش آئے اور ہر کسی کے ساتھ متواضع رہے۔

صبر کرنے پر اجر و ثواب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جب کوئی غم، بیماری یا پریشانی آتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو خوب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ لیکن ان مصائب پر اجر و ثواب اس وقت ملتا ہے جب ان پر واویلا نہ کیا جائے۔ عورتوں کی خصوصاً یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی پریشانی یا تکلیف آئی اس پر شور اور واویلا شروع کر دیا اور ثواب سے محروم رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اس کو کسی تکلیف میں مبتلا فرماتا ہے بلکہ وہ جو تکلیف آتی ہے وہ ان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ۔

''اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے''۔ (الشوریٰ: ۳۰)

لغت میں صبر کرنا، قید کرنا، اور نفس کو ہر شئے سے روکنا ہے۔ شریعت میں صبر یہ ہے کہ حکم شریعت اور نفسانی خواہشات کے درمیان کش مکش کے وقت حکم شریعت غالب ہو۔ شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ نے فرمایا، صبر مجاہدہ کے ساتھ نفس کی خواہشات سے باہر آنا اور نفس کو اس کے محبوب و مانوس اشیاء سے منع کرنا ہے۔

دنیا میں مصیبتیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں تو جب اللہ تعالیٰ کسی کو دنیا میں سزا دیتا ہے تو اس کی شان سے بعید ہے کہ اسے دوبارہ سزا دے اور جب دنیا میں کسی کو معاف فرمادے تو اس کی شان سے بعید ہے کہ پھر قیامت میں عذاب دینے لگے۔ اس لئے بندے کو چاہئے کہ اس پر جب کوئی آفت یا مصیبت آئے تو اللہ ﷻ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے۔ انسان پر جس قدر تکلیف زیادہ آئے گی اس کو اجر و ثواب بھی زیادہ ملے گا اگر وہ اس پر صبر کرے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے آپ کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کو تو بہت سخت بخار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دوگنا اجر ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی بھی مرض یا کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہ اس طرح مٹا دیتا ہے، جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (صحیح مسلم جلد ۷ صفحہ ۱۵۰)

صبر کرنا گناہوں کے مٹنے کی بھی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ مسلمان پر جو مصیبت آئے خواہ کوئی بیماری غم پریشانی تھکاوٹ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۵۲ جلد ۷)

تو پتہ چلا کہ ایک طرح سے یہ آزمائش، بیماری، آفت وغیرہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے لہٰذا

Marfat.com

اس کے آنے پر رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے۔ عورتیں ان تمام معاملات سے بہت جلد پریشان ہو جاتی ہیں۔ صبر کا مادہ ان میں بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی چیز کا فائدہ پتہ چل جائے تو اس کو اپنانا آسان ہوتا ہے اس لئے صبر کے اجر و ثواب پڑھ کر ان پر دل کو ابھارا جائے اور ہر معاملے پر صبر اختیار کیا جائے کہ مولیٰ عزوجل صبر کرنے والوں کو قرآن پاک میں کیسی پیاری خوشخبری دے رہا ہے۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ. (آل عمران: ۱۴۶)

اور سبحان اللہ! اللہ عزوجل اپنے ساتھ کی بشارت دیتے ہوئے اعلان فرما رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. (البقرہ: ۱۵۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن پاک میں صبر تین طرح پر آیا ہے:

1- پہلا صبر وہ جو اطاعت میں ہے۔ اس کے ثواب کے تین سو درجے ہیں۔

2- دوسرا صبر یہ ہے کہ جو حرام چیزوں پر کیا گیا ہے اس کے ثواب کے سو درجے ہیں۔

3- تیسرا صبر وہ ہے جو مصیبت کے اول میں کرے۔ اس کے ثواب کے نو سو درجے ہیں۔

تو پتہ چلا کہ پہلا صبر جو اطاعت کرنے کے بارے میں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب نفس اللہ کی اطاعت پر راضی نہ ہوں تو ان کو منا کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور صبر کر کے وہ اطاعت کی جائے مثال کے طور پر اگر انسان کا دل وضو کرنے کو نہ چاہے نماز پڑھنے کو دل نہ چاہے لیکن وہ اپنے نفس کو راضی کر کے نماز ادا کرے۔

دوسرا صبر وہ ہے جو حرام چیزوں پر کیا گیا ہے یعنی جب نفس کا گناہ کرنے کو دل چاہے تو اس کو اس سے روکے اس پر صبر کیا جائے تو اس پر بھی اجر و ثواب ہے۔ یعنی اگر ٹی وی ڈرامہ دیکھنے، گانا باجا سننے کو دل چاہے یا جھوٹ، غیبت، چغلی کرنے کو دل چاہے لیکن ان فضولیات کو خدا کی رضا کیلئے چھوڑے گی اس پر صبر کرے گی تو اجر و ثواب پائے گی۔

صبر کرنا اس قدر ضروری ہے کہ صبر کا تعلق ایمان سے ہے۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ''صبر اور ایمان کا تعلق ایسے ہے جیسا سر کا جسم کے ساتھ۔ جس کا سر نہ ہو اس کا جسم باقی نہ رہے گا۔ اس طرح جس میں صبر کی صفت نہیں اس میں ایمان نہیں ہے۔ (کیمیائے سعادت صفحہ ۶۵۴)

نیز مبتلائے آفات ہوتا بھی تو وہ ہی ہے کہ جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت فرماتا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے کہ ''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے خزانے سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف ان کو عطا فرماتا ہے

Marfat.com

جن سے محبت کرتا ہے"۔

(۱) فقر و فاقہ۔ (۲) مرض۔ (۳) صبر۔

نیز ایک حدیث میں تو یہاں تک کہا کہ بندہ یہ رغبت کرے کہ یہ مصیبت باقی رہے۔ جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زہد نہ تو حلال کو حرام کر لینے میں ہے اور نہ مال برباد کرنے میں لیکن دنیا میں زہد یہ ہے کہ اپنی مقبوضہ شئے پر اس سے زیادہ بھروسہ نہ کر جو اللہ کے قبضہ میں ہے اور جب تو کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو اس کے اجر و ثواب میں تجھے اتنی رغبت ہو کہ کہے کاش یہ مصیبت میرے لیے باقی رکھی جائے"۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

واضح رہے کہ زہد دنیا میں بے رغبتی اور متاع دنیا اور مال و جاہ کی خواہشات سے باہر آنا ہے۔

جے سوہنا میرے دکھ وچ راضی
تے میں سکھ نوں چلے پاواں ھو

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَحَبَّکَ النَّاسُ لِنَعْمَائِكَ
وَ اَنَا اُحِبُّكَ لِبَلَائِكَ

"اے اللہ! لوگ تجھ سے تیری نعمتوں کے سبب محبت کرتے ہیں اور میں تجھ سے بلاؤں اور آزمائشوں کی وجہ سے محبت کرتا ہوں"۔

شکر کرنے پر اجر و ثواب

اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندے کو ہزار ہا نعمتوں سے نوازا ہے۔ مثلاً ایمان کی نعمت ہے، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی نعمت، اہل سنت و جماعت سے ہونے کی نعمت، عقل کی نعمت، اعضا کا سلامت ہونا، غرض یہ کہ اگر غور کرتے جائیں تو ڈھیروں نعمتیں مالک عزوجل کی ہیں کہ جن پر شکر ادا کرنا بندے پر لازم ہے۔ لیکن بندہ صرف ایک نعمت کی کمی سے ناشکری پر اتر آتا ہے۔ اور اس کے مقابلے میں ڈھیروں نعمتوں پر شکر کرنا اسے یاد نہیں رہتا۔ حالانکہ شکر ادا کرنا ڈھیروں نعمتوں کے بڑھنے کا سبب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ، اس سے ایمان کو جلا نصیب ہوتی ہے۔ بندے کا سر اپنے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں اس کی نعمتوں کے احسا ہ، جب خم ہوتا ہے تو اس پر اس کا مولیٰ عزوجل راضی ہوتا

Marfat.com

ہے کیونکہ شکر کا مطلب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر احسان مند ہونا، دل سے اس کی نعمتوں کا اعتراف کرنا کہ بندے کو جب نعمت ملے تو وہ خوشی کا اظہار کرے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ خوش ہو اور اس کی نعمت بڑھا دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ. (بقرہ:۱۵۲)

''تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو''۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ مولیٰ عزوجل شکر گزاروں کی نعمتوں کو بڑھا دیتا ہے۔ اور نعمتوں کے منکروں اور چھپانے والوں کو ناشکری میں شمار کر کے ان سے اپنی نعمتوں کو چھین لیتا ہے اور آخرت میں ناشکری کی سزا دیتا ہے۔ اس لئے اللہ عزوجل کے دیئے پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا جائے۔

لغت میں شکر کے کئی معنی ہیں۔ منعم کا ذکر کثیر یا اظہار احسان مندی وغیرہ۔

شکر کی اصطلاحی تعریفیں کئی ہیں جس کی ایک تعریف یوں ہے کہ:

اَلشُّكْرُ هُوَ عُكُوْفُ الْقُلُوْبِ عَلٰى مُحَبَّةِ الْمُنْعِمِ وَالْجَوَارِحِ عَلٰى طَاعَةٍ وَ جَرَيَانُ اللِّسَانِ بِذِكْرِهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ.

''شکر یہ ہے کہ دل اپنے محسن کی طرف متوجہ ہو اعضاء اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہوں اور زبان اس کی حمد و ثنا میں مشغول ہو''۔

شکر ادا کرنے کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت لقمان کو جو اللہ تعالیٰ کے اچھے بندوں میں سے تھے۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے شکر ادا کرنے کا حکم دیا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ. (لقمان:۱۲)

''اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر اور جو اللہ کا شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرے اللہ تعالیٰ بے پروا ہے۔ سب خوبیاں سراہا''۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کو حکمت و دانائی عطا فرمائی تھی۔ ان کی گفتگو میں لوگوں کیلئے عبرت اور نصیحت ہوتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں شکر ادا کرنیکا حکم دیا۔ تو پتہ چلا کہ نعمت ملے

Marfat.com

پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا انسان کے فریضہ میں شامل ہے۔

لیکن فی زمانہ خصوصاً عورتوں میں شکر ادا کرنے والی صفت مفقود نظر آتی ہے۔ یہ ہر وقت واویلا ہی کرتی نظر آئیں گی کبھی رزق کے لئے ناشکری کریں گی اگرچہ سب سے اچھا کھانا کھا رہی ہوں گی، کبھی شوہر کی ناشکری، کبھی سسرال والوں کی ناشکری۔ غرض یہ کہ عورتیں اس عادت میں بہت ہی زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ حالانکہ شکر ادا کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور اس پر بہت اجر و ثواب ملتا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ یہ خوش نصیب لوگ بڑی شان سے قیامت کے دن جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا:

''کہ قیامت کے دن کہا جائے گا حمد کرنے والے کھڑے ہو جائیں، لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا۔ ان کے لئے ایک جھنڈا لگایا جائے گا اور وہ تمام جنت میں جائیں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ حمد کرنے والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں''۔ (احیاء العلوم، ص ۴۷۰)

اس لئے ہر نعمت پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ حتیٰ کہ کھانا کھا کر اگر کوئی شکر ادا کرے تو اس پر بھی اس کو ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے''۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھانے کے بعد یا پانی پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے''۔ (مسلم)

خود میرے پیارے سوہنے سرکار ﷺ جب کوئی خوشی کی خبر سنتے تو سجدہ شکر ادا کرتے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کرتے اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے''۔ (ابوداؤد)

بلکہ آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔'' اس پر آپ ﷺ نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا "ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا نہ چھوڑنا"۔

اللھم انی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک.

"اے خداوندِ عالم! اپنے ذکر، شکر اور حسنِ عبادت پر میری مدد فرما"۔ (احمد، نسائی)

نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی شکر گزار کو نعمت بڑھنے کی صورت میں انعام ملتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"شکر نصف ایمان ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر چھوٹی یا بڑی نعمت کا انعام فرماتا ہے۔ اور بندہ اس پر الحمد للہ کہتا ہے تو اسے اس سے اچھی نعمت عطا ہوتی ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے بندے! تیرا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر راضی اور شکر گزار رہنا تیرے لئے برکت وسعادت کا موجب ہے۔ لہٰذا معبود واحد کی اطاعت وفرمانبرداری سے اپنے مقصد ومطلوب کو پائے گا اور دنیا وعقبیٰ میں عزت وآبرو حاصل کرے گا اور تیرے درجات بلند کئے جائیں گے۔

شکر کے بارے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جو کچھ مرحمت فرمائے اس پر صبر شکر اور قناعت کرو۔ کفرانِ نعمت نہ کر کہ یہ غضب الٰہی کا باعث ہے۔ شکرِ نعمت کا ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا اور صحت و عافیت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا اور عقبیٰ کی سختیاں انسان سے رفع دفع کی جاتی ہیں۔

حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ

اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے تو وہ اسے رد نہ کرے بلکہ قبول کر کے شکر ادا کرے۔ نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس کی قدر کی جائے جو شخص چاہے کہ نعمت ہمیشہ قائم رہے تو وہ نعمت کی قدر پہنچانے اور اس نعمت کا شکر ادا کرے۔ کہ کبھی جس کے پاس نعمت نہ ہو اس کو دیکھ کر اپنے حال پر شکر بجالائے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سفر کر رہے تھے آپ کے پاؤں میں جوتے نہیں تھے دل میں اس بارے میں خیال پیدا ہوا کہ اچانک آپ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے پاؤں ہی نہ تھے

Marfat.com

آپ نے فوراً اللہ کا شکر ادا کیا۔

شکر گزار زبان مل جانا بموجب حدیث پاک مرد کے لئے بہترین مال یہ ہے اور پھر شکر کا مفہوم یہی نہیں ہے کہ صرف زبان سے کہہ دیا جائے اللہ تیرا شکر ہے۔ بلکہ شکر یہ ہے کہ منعم حقیقی کی اطاعت اختیار کی جائے۔ اس نے جو جو نعمتیں دی ہیں ان کے ذریعے شکر ادا کیا جائے مثال کے طور پر سلامت اعضاء جیسی نعمت کا شکر یہ ہے کہ ان کو مولیٰ عزوجل کی اطاعت میں لگا دیا جائے آنکھوں سے اس کی ناپسند چیز نہ دیکھی جائے۔ کانوں سے فضولیات، گانا باجا وغیرہ سننے سے اجتناب کیا جائے ،زبان فضول بک بک نہ کرے۔ کیونکہ اس سے ہی تو ناشکری کے بعض کلمات ایسے نکل جاتے ہیں جو رب تعالیٰ کے غضب کا باعث بنتے ہیں اسی طرح اگر اس نے دماغ کی نعمت دی ہے کہ اس سے اچھی باتیں سوچی جائیں، پاکیزہ خیالات کو جلا دی جائے۔ دل اس کی نعمت ہے اس میں اس کی یاد بس جائے۔ علم اس کی نعمت ہے تو اسے دین کی اطاعت میں خرچ کیا جائے کہ اگر کوئی اسلامی بہن پڑھی لکھی ہے تو فیضان سنت سے درس دے کر اپنے علم کا فائدہ اٹھائے۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا جسے تمام مخلوق سنے گی، آج اس مجمع میں معلوم ہو جائے گا کہ عزت والے لوگ کون ہیں۔ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے تھے۔ اس پر کچھ لوگ اٹھیں گے جو تھوڑے سے ہوں گے۔ وہ پھر آواز لگائے گا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جنہیں خرید وفروخت اور تجارت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی۔ کچھ تھوڑے سے لوگ اور کھڑے ہو جائیں گے منادی پھر آواز لگائے گا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جو خوش حالی وتنگ دستی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کہتے اور شکر کیا کرتے تھے۔ اس پر بھی کچھ تھوڑے سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد باقی لوگوں کا حساب شروع ہو جائے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عمل شکر کا تعلق دل زبان اور بدن تینوں سے ہوتا ہے۔ دل سے یوں کہ ہر کسی کا خیر خواہ ہو اور کسی دوسرے کی نعمت پر اسے حسد یا جلن ہرگز محسوس نہ ہو بلکہ اس کا خیال تک اس کے دل میں نہ گزرے۔ زبان سے اس طرح کہ ہر حال میں شکر ادا کرے اور الحمد للہ کہے۔ اور اظہار مسرت منعم کی وجہ سے کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا الحمد للہ بالکل خریت سے ہوں۔

Marfat.com

آپ خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے اس بات (یعنی جواب) کی تلاش تھی۔ اور اگلے زمانے میں تو تمام بزرگوں کا ایک دوسرے کا حال دریافت کرنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ جواب میں شکر کا لفظ ضرور استعمال ہوتا ہے کہ کہنے والے اور سننے والے ہر دو کو اس کا ثواب ملے اور اگر کوئی اس کے جواب میں شکوہ شکایت شروع کر دے وہ گناہ گار ہوگا۔ کیونکہ اس سے بدنما اور ذلیل حرکت اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک حقیر و بے بس بندے کے سامنے شکایت کرے، اس مولیٰ کریم کی جو مولائے کل ہے۔ شکوہ تو بلا اور مصیبت پر بھی نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس پر بھی شکر ہی کرنا چاہئے اس لئے عین ممکن ہے کہ (اسی میں اس کی مصلحت ہو اور) یہی چیز اس کی سعادت کا ذریعہ بن جائے۔ اگر شکر نہ کر سکے تو پھر صبر ہی سے کام لے (اور کم از کم شکوہ تو نہ کرے)

پس ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو بندہ اگر اس کی عبادت کے لئے خرچ کرے تا کہ قرب الٰہی کا درجہ حاصل ہو جائے تو وہ شاکر ہے۔

اور اگر جائز و مباح قسم کے عیش و عشرت میں صرف کرے یا سرے سے ہی خرچ نہ کرے اور معطل رہنے دے تو یہ بھی کفرانِ نعمت ہے۔ اگرچہ شدت کے لحاظ سے نسبتاً کم درجے کا۔

پس جب اس حقیقت کی شناخت ہو جائے کہ ہر نعمت پر ادائے شکر کا طریقہ حق یہی ہے کہ بندہ اس نعمت کو اسی مصرف میں لائے جو حق تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے اس پر عمل پیرا صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو حق تعالیٰ کی پسند و ناپسند میں تمیز کر سکتا ہو۔ عورتیں ناشکری کی عادت ترک کر کے شکر کرنے کی عادت اپنائیں اور کثیر اجر و ثواب کی حقدار ٹھہریں۔

توکل کرنے کی فضیلت

اہلِ حقیقت کے نزدیک توکل کی تعریف یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہو اس کی امید رکھنا اور جو لوگوں کے پاس ہو اس سے ناامید ہونا۔ جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ اس کے رزق اور تمام معاملات کا کفیل و کارساز رب تبارک و تعالیٰ ہے تو وہ صرف اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور غیر سے امیدیں نہیں رکھتا۔ پس وہ شخص اللہ پر متوکل ہے۔

توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر کامل بھروسہ کیا جائے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Marfat.com

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ.

''اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کر۔ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں''۔ (آل عمران: ۱۵۹)

ایک اور مقام پر ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ.

''اور جو اللہ پر بھروسہ کرے وہ اسے کافی ہے''۔ (الطلاق: ۳)

توکل بنا ہے وکل یا وکول سے جس کے معنی اپنا کام دوسرے کے سپرد کر دینا اسی سے ہے وکیل۔

اصطلاح میں توکل یہ ہے کہ اپنی عاجزی کا اظہار دوسرے پر بھروسہ کرنا اسی سے ہے۔

اصطلاح میں توکل یہ ہے کہ اپنی عاجزی کا اظہار دوسرے پر بھروسہ کرنا اسی سے ہے۔

شریعت میں توکل کے معنی ہیں اپنے کام حوالہ بہ خدا کر دینا۔

توکل دو قسم کا ہے:

توکل عوام: اسباب پر عمل کر کے نتیجہ خدا کے حوالے کر دینا۔

توکل خواص: اسباب چھوڑ کر مسبب الاسباب پر نظر کرنا۔

توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد اور کامل بھروسہ کیا جائے کہ تمام مخلوق کے رزق کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اپنے ہر کام کو اللہ کے سپرد کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوی مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ پسند ہے۔ خیر سب میں ہے۔ اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے۔ اللہ سے مدد مانگو۔ عاجز نہ ہو جاؤ اگر تمہیں تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو اگر میں وہ کام کر لیتا تو ایسا ہو جاتا لیکن یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر کیا تھا۔ جو اس نے چاہا کیا۔ کیونکہ اگر مگر شیطان کا کام کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ تم اگر اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جو اس کا حق ہے تو تم کو وہ ایسے رزق دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے۔ کہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہر وہ چیز جو تمہیں

Marfat.com

جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کردے اس کا حکم دینا اور ہر وہ چیز جو آگ کے قریب اور جنت سے دور لے جائے اس سے منع کرنا۔

روح الامین دوسری روایت کے مطابق روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی نفس دنیا کا رزق پورا کئے بغیر نہیں مرے گا۔ سو اللہ سے ڈرو۔ تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو اور رزق سے تاخیر کی صورت تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم اللہ کی نافرمانی سے رزق تلاش کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی چیزیں اس کی فرمانبرداری سے ہی حاصل کی جاتی ہیں۔ (شرح السنہ بیہقی شعب الایمان)

یعنی کہ جب رزق میں تاخیر ہو جائے تو پریشان نہ ہو حرام اور مکروہ راستے سے رزق نہ حاصل کرو کیونکہ جو رزق مقرر ہے وہی ملے گا خواہ جب ملے۔ نافرمانی سے زیادہ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہی ملے گا جو مقدر تھا تو اضطراب کا حاصل سوائے معصیت کے کچھ نہیں۔ جو بھی ملے گا وہ حرام ہو گا۔ معصیت کے ذریعے رزق تلاش ہی نہ کرو۔ (اشعۃ اللمعات جلد ششم صفحہ ۳۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنتر منتر نہیں کرتے۔ فال کے لئے چڑیاں نہیں اڑاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (مسلم، بخاری)

اس حدیث مبارک کی شرح میں حکیم الامت حضور احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یعنی کفار کے چھو چھا سے بچتے ہیں۔ ورنہ قرآنی آیات ودعائے ماثورہ سے دم کرنا سنت ہے۔ بلکہ نا معلوم منتر پڑھنا ہی گناہ ہے۔ جس کے معنی کی خبر نہ ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان الفاظ کے شرکیہ معنی ہوں۔ لہٰذا حدیث بالکل ظاہر ہے۔

اہلِ عرب جب کسی کام کو جاتے تو چڑیوں سے فال لیتے تھے۔ کوئی چڑیا دیکھتے تو اسے اڑاتے اگر وہ داہنی طرف اڑ جاتی تو کہتے کہ ہمارا کام ہو جائے گا۔ اگر بائیں طرف اڑتی تو کہتے ہمارا کام نہیں ہو گا واپس آتے یہ حرام ہے حرام ہے۔ (مرآۃ المناجیح جلد ۷ صفحہ ۱۰۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضور ﷺ کے پیچھے تھا۔ تو فرمایا: اے نوجوان! حقوق الٰہی کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور جب مانگو تو اللہ سے مانگو جب مدد چاہو تو اللہ سے چاہو۔ اور یقین رکھو تمام لوگ اکٹھے ہو کر تجھے نفع پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے مگر اس کا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا اور اگر اکٹھے ہو کر تجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں تو ہرگز

Marfat.com

نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اس چیز سے جو اللہ نے لکھا قلم اٹھ چکے۔ دفتر خشک ہو چکے۔ (مسند احمد ترمذی)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس بات پر یقین رکھنا کہ حقیقت میں ہر کام اللہ تعالیٰ کرنے والا ہے۔ کائنات میں جو کچھ بھی ہے۔ تخلیق، رزق عطا کرنا یا محروم رکھنا ضرر و نفع، افلاس، تونگری، بیماری، صحت موت و زندگی غرض کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ (مرقاۃ جلد ۹ صفحہ ۱۵۶)

احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلتَّوَكُّلُ عِبَادَةٌ عَنْ اِعْتِمَادِ الْقَلْبِ عَلَى الْوَكِيْلِ وَحْدَهٗ.

"توکل یہ ہے کہ دل کا اعتماد اس پر ہو جس پر توکل کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہو"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر والوں کے پاس گیا۔ ان کی محتاجی دیکھی تو جنگل کی طرف نکل گیا۔ جب اس کی بیوی نے دیکھا تو وہ چکی کی طرف اٹھی۔ اسے دیکھا اور تنور کی طرف گئی اور اسے جھانک کر دیکھا پھر دعا کی کہ الٰہی ہمیں روزی دے تو پیالہ بھر گیا راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت تنور کی طرف گئی تو اسے بھرا پایا۔ فرماتے ہیں کہ پھر خاوند آیا اور کہا کیا تم نے میرے پیچھے کچھ پایا۔ بیوی نے کہا ہاں؟ اپنے رب کی طرف سے۔ وہ شخص چکی کی طرف اٹھا۔ یہ واقعی نبی کریم کی خدمت میں عرض کیا گیا تو فرمایا یقیناً اگر وہ شخص اسے نہ اٹھاتا تو چکی قیامت تک گھومتی رہتی۔ (مسند احمد)

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ عورت کیسا اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتی تھی۔ جبھی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے غیب سے روزی کا ذریعہ فرما دیا۔ آج کی عورتیں اس قدر ان معاملات پر شور اور واویلا کرنے والی ہوتی ہیں کہ اپنے شوہر کو پریشان کر دیتی ہیں بلکہ بعض اوقات ان کے شوہروں کو حرام کمائی کی طرف رخ کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ یہ اگر اللہ تعالیٰ پر توکل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے غیب سے روزی کا بندوبست فرمائیگا۔ کیونکہ شور مچانے سے نہیں بڑھتی بلکہ اس ذات پر توکل اور بھروسہ کرنے پر ملتی ہے۔ اگر آج کی عورتیں متوکلہ ہو جائیں اور اپنے شوہروں کو توکل کی طرف رغبت دلائیں تو معاشرہ سنور جائے۔ تبھی تو ہے کہ معاشرہ کے سنورنے میں عورت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اللہ پر توکل ہو۔ حلال کا رزق پیدا ہو تو دل میں نور پیدا ہوگا۔

حضرت شاہ شرف الدین بو علی قلندر قدس سرہ فرماتے ہیں۔

گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال
نور تابد بر دل از مہر کمال

Marfat.com

''حلال ذرائع سے کمائی ہوئی روزی میں سے ایک لقمہ کھالے تو تیرے دل پہ کمال کا سورج (اللہ تعالیٰ کا نور) چمکے گا''۔

رشتے داروں سے حسن سلوک کی فضیلت

رشتے داروں سے حسن سلوک کرنے کا بہت ہی اجر وثواب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى.

اور ایک جگہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صورۃ البقرہ میں ایک مقام پر ایسے لوگوں کو بشارت دی ہے کہ وہ پرہیزگار ہیں۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ. (بقرہ: ۱۷۷)

''اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور مسکینوں اور یتیموں اور راہ گیروں اور سائلوں کی گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کرنے والے اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں''۔

• رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا انسان کے لئے جنت میں دخول کا باعث ہے کہ کسی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ نماز قائم کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (بخاری شریف)

چونکہ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا یعنی صلہ رحمی کرنا ان سے تعلق جوڑنا جنت میں جانے کا سبب ہے اس لئے اگر غور کیا جائے تو فی زمانہ یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رشتہ داروں سے ہی حسن سلوک نہیں کیا جاتا۔ خصوصاً عورتوں میں تو یہ خصلت بہت زیادہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے سے بہت کتراتی ہیں جہاں کچھ لینے دینے کا موقع آتا ہے۔ یا اچھا سلوک

Marfat.com

کرنے کا موقع آتا ہے وہاں یہ اور زیادہ فتنے برپا کرتی ہیں۔ کیونکہ شیطان ان کو اتنا پیارا عمل کیوں کرنے دے گا جو جنت میں داخلے کا سبب بن جائے۔ حتیٰ کہ بہت سی عورتیں اپنی دوستوں اور اپنی سہیلیوں پر لٹائیں گی اپنی جان پہچان میں بہت زیادہ خرچ کرنے والی مشہور ہوں گی اپنے حلقہ احباب میں شاہ خرچ بنتی ہیں کہ کسی کو سوٹ دیئے جارہے ہیں تو کسی کو گولڈ کی جیولری دی جارہی ہے کسی کو دیگر تحفے دیئے جارہے ہیں لیکن رشتہ داروں کے معاملے میں انتہائی کنجوسی کا مظاہرہ کریں گی بد خلقی کا مظاہرہ کریں گی۔ حتی کہ شوہروں تک کے کان بھر دیں گی کہ اس نے ہمارے ساتھ کوئی اچھا سلوک تھوڑی ہی کیا ہے جو تم بھی کرو گے۔

عورتیں اس عمل پر خوب توجہ کریں کہ جنت کے حصول اور ڈھیروں اجر و ثواب ہاتھ آنے کیلئے اپنی اس عادت بد کو ختم کریں کہ اگر باہر اپنی سہیلیوں وغیرہ پر خرچ کیا تو ایک ہی ثواب ملے گا اور اگر رشتہ داروں پر خرچ کیا تو دوگنا ثواب ملے گا۔ اس سے مال بھی بڑھتا ہے اور اس کی برکت سے عمر بھی زیادہ ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِلَةُ الْقَرَابَةِ مِشْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مِنْسَاءَةٌ فِي الْاَجَلِ الْقَرِيْبِ.

''رشتے داروں سے سلوک کا مال بہت بڑھانے والا آپس میں محبت دلانے والا عمر کا زیادہ کرنے والا ہے''۔ (رواہ طبرانی، رد القحط والوبا)

نیز بہت سی عورتیں رشتہ داروں سے حسن سلوک کے مقابلے میں اتر آتی ہیں مثلاً دیورانی، جٹھانی اور نند بھاوج کا رشتہ ایسا ہے کہ ان میں مقابلہ زبردست ہوتا ہے کہ اگر دیورانی اچھا سلوک کرے گی تو جٹھانی بھی پلٹ کر جواب دے ورنہ نہیں حالانکہ اگر کسی کے ساتھ حسن سلوک کیا گیا اور یہ امید رکھی کہ وہ بھی پلٹ کر کرے تو اس کا اجر و ثواب نہیں بلکہ اجر و ثواب تو تب ملے گا جبکہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا کے لئے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے کیونکہ بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے۔ بلکہ جو قطع رحمی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

''بدلہ دینے والا صلہ رحم نہیں بلکہ صلہ رحم وہ ہے کہ جب قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے گا''۔ (جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۸۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے رشتہ دار

Marfat.com

ہیں میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ میرے ساتھ تعلق توڑتے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ بردباری سے کام لیتا ہوں وہ مجھ سے جہالت سے کام لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر واقعی ایسا ہے جس طرح تو نے بیان کیا ہے تو تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ مددگار رہے گا جب تک تو اس حال پر رہے گا۔

نیز عورتیں رزق میں برکت کے لئے وظائف کی تلاش میں رہتی ہیں، نیز ان کو زیادہ عمر کی طلب ہوتی ہے چاہئے خواہ کتنی عمر ہو جائے اپنے آپ کو کم عمر سمجھتی ہیں اور اپنی عمر چھپاتی ہیں۔ اگر حقیقتاً انہیں وسعت مال اور لمبی عمر چاہئے تو ذیل کی حدیث پڑھیں اور اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کریں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُبْسَطَ لَهٗ فِیْ اِثْرِهٖ فَلْیَصِلْ رِحْمَهٗ.

"جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے"۔ (رواہ البخاری ردالقحط والوبا)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحْمِ یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِی الْعُمُرِ وَیَدْفَعُ بِهِمَا مَیْتَةَ السُّوْءِ وَیَدْفَعُ بِهِمَا الْمَکْرُوْهَ وَالْمَحْذُوْدَ.

"بے شک صدقہ اور صلہ رحمی ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ دور کرتا ہے"۔ (رواہ ابویعلی ردالقحط والوبا)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّطُوْلَ لَهٗ فِیْ عُمُرِهٖ وَیُوْسَعَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُدْفَعُ عَنْهُ مَیْتَةَ السُّوْءِ فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ وَلْیَصِلْ رِحْمَهٗ.

"جسے خواہش آئے کہ اس کی عمر دراز اور رزق وسیع اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے"۔ (ردالقحط والوبا)

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَعْجَلَ الْبِرِّ ثَوَابًا صِلَةُ الرِّحْمِ حَتّٰی اَنَّ اَهْلَ الْبَیْتِ لَیَکُوْنُوْنَ فَجَرَةً فَتَمَنُّوْا اَمْوَالَهُمْ وَیَکْثُرُ عَدَدُهُمْ اِذْنُ وَاصِلُوْا.

Marfat.com

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سب نیکیوں میں جلدتر ثواب ملنے والا صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اوران کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں''۔ (رواہ طبرانی، ردالقحط والوبا)

ایک اورروایت میں ہے:

وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَتَوَاصَلُوْنَ يَحْتَاجُوْنَ.

''کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحمی کریں پھر محتاج ہو جائیں''۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مُحَبَّةٌ فِى الْاَهْلِ مِشْرَاةٌ فِى الْمَالِ مِنْسَاةٌ فِى الْاَثْرِ. (ترمذی)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نسب یاد کرو جس سے تمہارے رشتے جڑتے ہیں کیونکہ صلہ رحمی گھر والوں سے محبت، مال میں برکت اور عمر میں اضافہ کا سبب ہے''۔

صلح کروانے پر اجر وثواب

آپس میں مل جل کر رہنے کی وجہ سے کبھی اختلافات بھی پیدا ہو جاتا ہے جو کہ رنجشوں کا سبب بن جاتا ہے۔ اوران رنجشوں کی وجہ سے دلوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے اور یوں تھوڑی سی بات بڑھ کر کئی خاندانوں کو متاثر کرسکتی ہے۔ اس بگاڑ کو دور کرنے اور ایک دوسرے کے سینے سے بغض اور کینہ دور کروانے اور جھگڑے سے متاثر لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی بہت بڑی فضیلت ہے یہاں تک کہ اس کا ثواب نفلی روزوں صدقہ اور نماز سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ روایت ہے:

وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى، قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِىَ الْحَالِقَةُ. (رواہ ابوداؤد، الترمذی)

''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جو نفلی روزوں اور نماز اور صدقوں سے افضل ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ ضرور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا یہ چیز آپس میں بگاڑ کی اصلاح کر دیتی ہے۔ آپس کا بگاڑ مونڈ دینے والی چیز ہے"۔

چونکہ یہ بہت ہی فتنہ کا سبب ہے اس لئے روٹھے ہووں میں صلح کرا دینا چاہئے۔ صلح کرا دینا اتنی اہم چیز ہے کہ اس صلح کروانے میں اگر مصلحتاً جھوٹ بھی بولنا پڑے تو جائز ہے۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے کہ

"وہ جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان جھوٹ، بول کر صلح کرواتا ہے اچھی بات کہتا ہے اچھی بات کسی فریق کی طرف پہنچاتا ہے"۔

مثال کے طور پر اگر دو عورتوں میں لڑائی ہو جائے، تیسری درمیان میں پڑھ کر ایک کے پاس جا کر اچھی بات ۔کہے کہ وہ تیرے لئے اچھی بات دل میں رکھتی ہے اور تیری تعریف کرتی ہے اور اسی طرح دوسری کے پاس جا کر اچھی بات کہے کہ وہ تجھ سے محبت رکھتی ہے اس لئے اگر دو کے دل قریب کرنے میں جھوٹ بھی بولنا پڑے تو یہ جائز ہے۔ اس سے گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کی اس بات سے صلح ہو جاتی ہے اور جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہاں جھوٹ بولنا جائز ہے کہ دو مسلمانوں کے درمیان عداوت، لڑائی اور دشمنی کو ختم کرنے کیلئے ایسا کہا جاتا ہے کسی مسلمان کی مال و جان کی حفاظت کے لئے بھی جھوٹ بولنا مباح ہے۔ اور بیوی کو خوش کرنے کیلئے مثلاً محبت نہیں رکھتا مگر کہہ دیتا ہے کہ مجھے تیرے ساتھ محبت ہے۔

کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرنے پر اجر وثواب

عموماً عورتیں جب مل کر بیٹھتی ہیں تو ایک دوسرے کی غیبت اور عیب جوئی وغیرہ میں خود مصروف ہو جاتی ہیں لیکن اگر کوئی اس وقت اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی ہمت کرے اور جس کی غیر موجودگی میں بات کی جا رہی ہو اس کی ابرو ریزی سے اس کو روک دے تو یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ لیکن آہ! ثواب پانے کی سعی کون کرے اور کون کسی کی عزت کی حفاظت کرے۔ بلکہ موقع ملنے پر سب کی سب اس میں حصہ دار بنتی ہیں اور یہ گناہ کا کام ہے لیکن اگر تھوڑی سی ہمت کی جائے اور اپنی مسلمان بہن کی عزت کی حفاظت کی جائے تو اس کا بہت ثواب ملتا ہے۔

Marfat.com

حدیث مبارک میں ہے کہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَہٗ اِخْوَۃُ الْمُسْلِمُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ فَنَصَرَہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاِنْ لَّمْ یَنْصُرْہُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ اَدْرَکَہُ اللّٰہُ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. (شرح السنۃ)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کسی مسلمان کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر تھا اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد دنیا و آخرت میں فرمائے گا اور اگر قادر ہوتے ہوئے مدد نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں گرفت فرمائے گا''۔

چونکہ مسلمان کی عزت و آبرو دوسرے پر حرام ہے اس لئے اگر کسی نے ایک مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کی مدد کی تو حدیث پاک کے مطابق اس کو دوزخ سے آزادی کی بشارت ہے۔

سبحان اللہ! اسلام باہم الفت ومحبت کا درس دیتا ہے اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت کی کیسی تعلیم دیتا ہے کہ اس پر اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دی جاتی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے گوشت سے دفاع کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے آگ سے آزاد فرمائے''۔

یعنی کہ ایک مسلمان کے سامنے دوسرے مسلمان کی غیبت کی جارہی ہے تو اس کا دفاع کرے کیونکہ غیبت کرنے والے کی مذمت قرآن نے یوں کی ہے:

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا. (الحجرات:۱۲)

''کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مردے بھائی کا گوشت کھائے''۔

یہاں پر وجہ تسمیہ یہ ہے کہ غیبت کرنے والا شخص دوسرے شخص کی عزت و آبرو ختم کردیتا ہے گویا اس نے ہلاک کر کے اس کا گوشت کھایا، گویا سننے والے نے اسے اپنے بھائی کا گوشت کھانے سے باز رکھا۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۵۳ جلد ۲)

اسی طرح ایک روایت اس طرح ہے کہ:

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے یہ سنا کہ جو مسلمان اپنے بھائی کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے

Marfat.com

دوزخ کی آگ سے دور فرمائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "ہم پر ہے مومنوں کی مدد کرنا"۔

مومن کی شان یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی پسِ پشت خیر خواہی کرے حتیٰ کہ اگر کوئی اس کی غیبت کرے تو اسے غیبت سے روک دے یا اس کا جواب دے کر مومن کی عزت بچالے یا اسے سمجھا بجھا کر اس کی اصلاح کی دعا کرے۔

اور اگر اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی کوئی حفاظت کرے تو خود رب عزوجل اس کی عزت کی حفاظت فرمائے گا، اب غور کرے کہ جسکی عزت کی حفاظت خود مولیٰ تبارک وتعالیٰ کرے اسے کون رسوا کرسکتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو ایسی جگہ رسوا کرے جہاں اس کی آبروریزی کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں وہ مدد چاہتا ہوگا اور جو مسلمان ایسی جگہ مسلمان کی مدد کرے جہاں اسکی حرمت و عزت ختم کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ مدد محبوب جانتا ہو۔

کاش! اس فضیلت کو پانے کیلئے یہ عمل کریں تو معاشرے سے بہت سارے فتنے ختم ہو جائیں۔ گھر گھر میں جو انتشار ہے وہ دور ہو جائے، درحقیقت اگر اجر و ثواب کی قیمت کا اندازہ ہو جائے تو یہ اعمال اپنا کر اپنے لئے ثواب کا ذخیرہ کرلیں۔

عیب چھپانے کی فضیلت

کسی مسلمان کے عیب کو چھپانا بہت افضل کام ہے۔ لیکن افسوس کہ عورتیں عیب ظاہر کرنے کی عادت میں مبتلا ہوتی ہیں۔ جہاں کسی کی کوئی غلطی دیکھی اس کو عام کرنا شروع کر دیا، ساس بہو کے بہو ساس کے، نند بھاوج کے بھاوج نند کے عیبوں کو اچھالتی ہے اس طرح بہت زیادہ فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک پورا گھرانہ بے سکونی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر عورتیں اپنے اندر سے اس عادت کو ختم کردیں اور ایک دوسرے کے عیب چھپائیں ان کی بہت فضیلت ہے۔ ان کو اس عمل پر بہت زیادہ ثواب ملے گا۔ جیسے کہ ثواب آخرت کی کرنسی ہے پس ہر وہ کام کرنے کی کوشش کی جائے جس سے یہ کرنسی حاصل ہو جائے۔

Marfat.com

اس فضیلت میں یہ حدیث مبارک پڑھیں اور پڑھ کر پردہ پوشی کی عادت اپنائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی کے عیب کا پردہ رکھے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ کرے گا۔

علامہ نووی لکھتے ہیں:

قاضی عیاض نے بیان کیا کہ اس حدیث کی شرح میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو اہل محشر سے مخفی رکھے گا۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ ان کے عیوب کا حساب نہیں ہوگا اور ان کا ذکر نہیں فرمائے گا۔ لیکن پہلا احتمال زیادہ ظاہر ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا پھر فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی اور آج تمہیں بخش دیتا ہوں۔

نیز ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی کسی مسلمان سے دنیوی سختی دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے کوئی سختی دور کرے گا، اور جو کسی آدمی کی تنگ دستی کو آسانی پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوشحال فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی شخص کی عیب پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۹۵۵)

حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص اپنے بھائی کی عزت کو تنگی سے بچائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو آگ سے دور رکھے گا''۔ (جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۹۰۶)

نیز کسی کے عیب چھپانے پر بہت زیادہ ثواب ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی کے بھید کو دیکھ کر چھپائے وہ ایسا ہے کہ اس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو دوبارہ زندہ کیا''۔ (سنن ابو داؤد شریف جلد ۳ صفحہ ۵۳۴)

کسی کی پردہ پوشی کے ثواب کو اس حدیث میں اس لئے اس طرح بتایا گیا ہے کہ جب کسی شخص کا کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے تو وہ اپنی اس رسوائی کے مقابلے میں مر جانا بہتر سمجھتا ہے پس جس نے اس

Marfat.com

کے عیب کی پردہ پوشی کی گویا اس نے اس کو زندہ کیا۔ رسوائی سے بچانا اس کو دوبارہ زندگی دینے کے مترادف ہے۔

بہت سی عورتوں میں یہ مرض ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے عیب کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔ جہاں انہیں کسی کے کوئی عیب کا پتہ چلا اس کو اچھالتی ہیں، اور دوسروں کو رسوا کرنا فخر کی بات سمجھتی ہیں۔ حالانکہ یہ بہت سخت گناہ کی بات ہے اور اس کا بہت بڑا وبال ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے۔

جو شخص مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیب پکڑے گا۔ اور اللہ جس کے عیب پکڑے گا اس کو رسوا کردے گا، اگرچہ وہ اپنے گھر میں عیب کا کام کرے۔ (مشکوٰۃ)

زبان کی حفاظت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں ایک عضو زبان بھی رکھا ہے جو ایسا لازمی اور ضروری ہے۔ کہ اس کے بغیر انسان اپنا مدعا کسی کو نہیں سمجھا سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن یہی نعمت بسا اوقات انسان کے لئے زحمت بن جاتی ہے کہ جب وہ اس کا غلط استعمال کرتا ہے بسا اوقات تو اپنی آخرت تک برباد کر لیتا ہے۔ اس لئے زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔

شریعت میں زبان کی حفاظت کے معنی یہ ہے کہ غیر شرعی کلام نہ کرے کیونکہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو اوندھے منہ دوزخ میں زبانیں پھینکیں گی''۔

اس طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ جس نے دو چیزوں کی ضمانت دی جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی مجھے ضمانت دے، میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

شرح:

دونوں جبڑوں کے درمیان زبان ہے۔ زبان کی حفاظت کرنا اور دونوں ٹانگوں کے درمیان شرمگاہ یعنی فرج کی حفاظت کرے۔ زنا نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں انسان کے لئے بہت بڑا امتحان زبان اور شرمگاہ ہے۔ جو کوئی ان دونوں کے شر سے محفوظ رہا وہ بہت بڑی آفت سے بچ گیا۔ (تفہیم البخاری جلد نہم صفحہ ۷۶۶)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی بعض دفعہ کوئی بات کرتا ہے جس کی برائی میں تدبر و تفکر نہیں کرتا۔ اس بات کی وجہ سے وہ دوزخ کی آگ میں گر پڑتا ہے اس حال میں کہ مشرق و مغرب کی مسافت سے دور ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات کرتا ہے جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے۔

بعض دفعہ انسان اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات کرتا ہے جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا جس کے سبب وہ دوزخ میں گر جاتا ہے۔

شرح:

بعض اوقات انسان کی زبان سے ایسی بات نکل جاتی ہے کہ اس میں رضائے الٰہی نہیں ہوتی اور انسان اس کے کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا بلکہ اسے بہت آسان محسوس کرتا ہے اور اس پر اس کے لئے جنت یا جہنم کا فیصلہ ہو جاتا ہے خصوصاً عورتوں میں تو ایسی عادتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں کہ جب بولتی ہیں تو بولتی ہی چلی جاتی ہیں کتنے ہی ان کے جملے جھوٹ، چغلی اور غیبت پر مشتمل ہوتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ کفریہ کلمات بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے زبان کی ہر وقت حفاظت کرنی چاہئے اور اس کے عمل کو معمولی تصور نہ کیا جائے کہ بعض اوقات انسان نہایت ہی معمولی بات سمجھ کر گفتگو کر دیتا ہے لیکن اگر وہ کلمات حق ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے جنت میں ان کے درجات بلند فرما دیتا ہے اور اگر وہ کلمات باطل ہوں تو دوزخ میں گرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو باتوں میں ہیر پھیر سیکھے تاکہ ان سے لوگوں کے دل قابو کرے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ اس کے فرائض قبول فرمائے گا اور نہ نفل"۔ (ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا نجات کیسے مل سکتی ہے؟ فرمایا زبان کو قابو میں رکھو تمہارے لئے تمہارا گھر کافی ہے اور اپنے گناہوں پر آنسو بہایا کرو۔ (ترمذی، احمد)

کم گوئی کو ایمان اور زیادہ باتیں کرنے کو نفاق کا شعبہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوامامہ

Marfat.com

ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں"۔

ہمارے پیارے آقا ﷺ نے کم بولنے والوں کو عمدہ بشارت دی ہے اور زیادہ بولنے والے سزا کے مستحق ہیں چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہیں اور میرے نزدیک تم میں سے قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہونے والے وہ لوگ ہیں جو بہت بولنے والے لوگوں سے زبان درازی کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں"۔ (جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۹۳۳)

زبان کی حفاظت کرتے ہوئے چپ رہنے کی بڑی فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ زبان کو قابو میں رکھنے والے شخص کے عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ.

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی زبان کو محفوظ کرے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا"۔

کاش! ہمیں بھی اپنی زبان پر قفل مدینہ لگانا نصیب ہو جائے تو ہم بہت سے گناہوں سے بچ سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ صَمَتَ نَجٰی.

"یعنی جو چپ رہا اس نے نجات پائی"۔

خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی زبان کی حفاظت فرماتے ہیں اور زیادہ بولنے سے بہت احتیاط فرماتے ہیں۔ عورتوں کو ضرور اپنی گفتگو میں احتیاط سے کام لینا چاہئے اور کم سے کم گفتگو کرنے کی عادت اپنانی چاہئے تاکہ گناہوں سے محفوظ رہیں۔

دنیا سے بے رغبتی پر اجر و ثواب

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندے کو اپنی بندگی کے لئے بھیجا۔ لیکن بندہ اپنا اصل مقصد چھوڑ کر دنیا کی

Marfat.com

رنگینیوں میں مبتلا ہو جائے تو پھر اس کے لئے بھلائی نہیں کیونکہ دنیا کا مال نہایت قلیل اور زوال پزیر ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک بھی اس کی کوئی وقعت نہیں جیسا کہ حدیث مبارک ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے''۔

اس لئے بندے کو اس سے دل نہ لگانا چاہئے اور اس کی محبت کو اپنے دل سے نکال دینا چاہئے کہ دانشوروں کا قول ہے کہ شریف وہ شخص ہے کہ جس کو دنیا کی محبت، رنج وتکلیف میں نہ ڈالے کیونکہ مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہو کر آدمی کسی کام کا نہیں رہتا بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ جس کو دنیا حاصل ہو جائے اور وہ اس کو پا کر خوش ہو تو اس نے اپنی حماقت کا ثبوت دیا۔

اور جس سے دنیا جاتی رہے اور وہ اس کے جانے پر رنج وغم کرے تو وہ بڑا احمق ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو زہریلا سانپ ڈسنے کو دوڑا اور خدا نے اس کو اس کے شر سے محفوظ رکھ کر اس سے نجات دی۔

کیونکہ دنیا سانپ کی طرح زہریلی ہوتی ہے، دنیا کے پاس ہوتے بندہ گناہ سے نہیں بچ سکتا کہ روایت ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَّمْشِىْ عَلَى الْمَآءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ. (بیہقی، شعب الایمان)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے کہ جو پانی پر چلے مگر اس کے قدم تر نہ ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں۔ فرمایا دنیا دار گناہوں سے نہیں بچ سکتا''۔

یعنی جو دنیا میں ملوث ہو گیا وہ گناہوں میں پڑھ گیا۔ اسی لئے تو ضرورت سے زائد ایسا مال انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔ ضرورت سے زائد مال جو اس کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے اور اس کے دل میں تکبر پیدا ہو وہ اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ جیسا کہ روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے حلال روزی تلاش کی تا کہ گداگری سے بچے اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں سے تعاون کرے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح ہو گا اور جس نے حلال دنیا اس لئے

Marfat.com

طلب کی کہ مال بڑھائے، فخر وتکبر اور دکھلاوے کے لئے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ (مشکوۃ شریف، باب کتاب الرقاق)

عموماً عورتوں میں یہ خصلت بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے غافل ہو کر دنیا میں بہت مبتلا ہوتی ہیں بلکہ فی زمانہ دیکھا جائے تو عموماً عورتیں جو جاب وغیرہ کرتی ہیں وہ زیادہ تر اپنی خواہشات کے لئے ہی کرتی ہیں اس لئے اپنی تنخواہ کا بڑا حصہ اپنے کپڑوں اور زیورات پر ہی خرچ کر ڈالتی ہیں۔ ورنہ اگر ضروریات محدود کرلیں تو ان کا گزارا با آسانی ہوسکتا ہے۔ لیکن دنیا کی رغبت ان کو بسوں کے دھکے کھانے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ اور افسوس کہ اللہ ﷻ کی یاد سے غافل رہ جاتی ہیں۔

روایت ہے کہ "سرکار ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک ہو جائے دنیا کا بندہ، روپے پیسے کا بندہ اور اعلیٰ کپڑوں کا بندہ کہ اگر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے تو ہلاک ہو جائے، برباد ہو جائے اور جب کانٹا لگے تو نہ نکلے"۔

اس کی شرح میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے دنیا دے دے تو خوش رہے اور کبھی اس پر کمی آجائے تو ناراض ہو جائے کفریات بکنے لگے جیسا کہ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے اگر تھوڑی بہت کمی آجائے تو پریشان ہو جاتی ہیں اور معاذ اللہ کہتی ہیں کہ ساری پریشانیاں ہمارے ہی لئے رہ گئی ہیں۔ یا معاذ اللہ کہتی ہیں کہ ہمارا ہی گھر تنگ ہونا تھا فلاں تو بہت خوش ہیں۔ اور خدا کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں۔

جب کہ ایسے لوگوں کے لئے سرکار ﷺ بددعا فرمارہے ہیں کہ ایسا بندہ ہلاک ہو جانے والا ہو اور جب کسی مصیبت میں پھنسے تو اسے کوئی نکالنے والا نہ ہو پھنسہ ہی رہ جائے۔ کیونکہ دنیا جب دل میں گھر کر جائے تو اس سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے دنیا سے بے رغبتی کی بڑی فضیلت ہے۔

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب بندہ دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں حکمت کا چشمہ جاری کر دیتا ہے۔ اس سے اس کی زبان میں گویائی عطا کرتا ہے، اسے دنیا کے عیوب اس کی بیماریوں اور اس کے علاج سے آگاہ کر دیتا ہے، اور اسے دنیا سے سلامتی کے ساتھ جنت میں لے جاتا ہے۔ (بیہقی شعب الایمان)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا سورج دو فرشتوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے وہ آواز دے کر جن وانس کے علاوہ ہر مخلوق کو سناتے ہیں۔ لوگو! اپنے رب کی

Marfat.com

طرف آؤ، جو تھوڑا اور کافی ہیں وہ اس سے اچھا ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دینے والا ہو۔ (ابونعیم، حلیہ)

یعنی اس زیادہ مالِ دنیا سے تھوڑا مال اچھا ہے جو وبال جان و ایمان بن جائے۔ کیونکہ مال دنیا میں کھو کر انسان آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تیرے اندر چار چیزیں ہیں تو دنیا تجھ سے فوت ہو جائے گی، تب بھی کوئی حرج نہیں، حفاظت، امانت، سچی بات، اچھی عادت، کھانے میں عفت۔ (مسند احمد، بیہقی شعب الایمان)

جب اخروی نعمتوں کی بنیاد حاصل ہو اور نفس ان کی وجہ سے نورانی اور با کمال ہو کر اسکے ذریعے آخرت کے ثواب اور نعمتوں کو حاصل کرے تو ایسی صورت میں اگر دنیاوی نعمتیں، شہوات اور لذات نہ ملے تو کیا غم؟ بلکہ ان کے ہونے میں کمالِ لطافت اور نورِ جمال میں خلل اور نقص کا امکان ہو سکتا ہے۔ شاید یہ بات آپ نے اہلِ معرفت کے قلوب کی تسلی اور تشفی کیلئے فرمائی ہو کیونکہ بعض اوقات بتقاضائے بشریت ان کی توجہ دنیا کی طرف ہو جاتی ہے۔

حضرت مالک سے روایت ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، اے بیٹے! لوگوں پر جزا اور سزا کا معاملہ دراز ہو گیا ہے اور وہ آخرت کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور تم جب سے پیدا ہوئے ہو دنیا کو پیچھے چھوڑ رہے ہو اور آخرت کی طرف جا رہے ہو اور وہ گھر جس کی طرف تم جا رہے ہو اس سے زیادہ قریب ہے جس سے تم نکل رہے ہو۔

واقعۃً یہاں سے آدمی نکل جاتا ہے وہ ہر مقام اور ہر قدم دور ہو جاتا ہے اور جس کی طرف انسان روانہ ہوتا ہے وہ قریب ہوتا جاتا ہے اور ایک دن آتا ہے وہ سفر ختم ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ فَجَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندے کے مال میں برکت نہ دی جائے تو وہ اسے مٹی اور پانی میں خرچ کر دیتا ہے“۔ (بیہقی)

پانی اور مٹی سے مراد عمارات ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمارت پر حرام

Marfat.com

مال خرچ نہ کرو یہ خرابی کی بنیاد ہے"۔ (بیہقی شعب الایمان)

اور آج کل کی عورتیں اپنے شوہر سے فرمائش کر کے گھر بنوانے پر بہت پیسے ضائع کرتی ہیں اسی طرح ان کی دوسری خواہشات بھی ایسی ہی ہوتی ہیں جوان کو دنیا کے کاموں میں مصروف رکھتی ہیں، بلکہ ان کے شوہروں کو بھی، مثال کے طور پر کوئی عورت شادی میں گئی اور کسی دوسری عورت کو اچھا کپڑا پہنے دیکھ لیا۔ تو یہ بھی اس کی خواہش کرتی ہے اس طرح زیور پہنے دیکھ لیا تو یہ بھی اس کی خواہش کرتی ہے۔

اس لئے حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ "عورتوں کو کپڑوں کی سرخی اور سونے کی پیلاہٹ نے مار ڈالا"۔

اگر عورت کے اندر دنیا کی بے رغبتی آجائے اور عورت زہد اختیار کر لے تو معاشرے کے بہت سارے مسائل حل ہو جائیں جیسا کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر جلدی گھر چلے جاتے تھے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بارے میں ارشاد فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ میرے اور میری بیوی کے پاس صرف ایک چادر ہے جس کو اوڑھ کر ہم دونوں نماز ادا کرتے ہیں۔ سو نماز پڑھ کر گھر اس لئے جلدی چلا جاتا ہوں کہ میری بیوی بھی نماز پڑھ لے۔ اس پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کچھ مال عنایت فرمایا۔ گھر پہنچنے پر بیوی نے پوچھا یہ مال کہاں سے آیا ہے، جب انہوں نے بتایا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے تو اس کی بیوی نے کہا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ آپ نے ہمیں جو دولتِ ایمان دی ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ تو اس بی بی کی عرض سن کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کو جنت کی چوکھٹ کی زیارت کرنی ہو وہ اس گھر کی زیارت کر لے"۔

سبحان اللہ! کیسا اجر اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا۔ اس وقت کی عورتیں بہت صابرہ و شاکرہ ہوا کرتی تھیں۔ دنیا سے بے رغبت ہوا کرتیں تھیں۔ دنیا کی چیزوں سے محبت نہیں کرتیں تھیں۔ آخرت کی اور مرنے کے بعد ملنے والے ثواب کے مقابلے میں ان کے نزدیک دنیا کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔ اس لئے وہ اپنا مال خوش دلی سے اللہ کی راہ میں قربان کر دیا کرتیں تھیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب پر عورتوں نے صدقہ دیا حتیٰ کہ جو زیور پہنے ہوئے تھیں وہ بھی اتار کر اللہ عزوجل کی راہ میں دے دیا۔

اس لئے وہ عورتیں دنیا سے بہت بے رغبت تھیں اور اللہ عزوجل کی راہ میں اپنا مال بے دریغ خرچ کیا کرتی تھیں۔

Marfat.com

روزہ رکھنے کا اجر و ثواب

روزہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب ترین اعمال میں سے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزاء ہوں''۔

تفسیر نعیمی میں ہے کہ روزہ رکھو۔ روزہ دار بذات خود اللہ تعالیٰ کو پالیتا ہے۔ اس لئے روزے سے بہت جلد صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور یہ روح کی غذا ہے۔ ہمارے صحابہ کرام علیہم الرضوان صحرائے عرب کے تپتے ہوئے ریگزاروں کی سخت گرمیوں میں بھی روزے کی لذت حاصل کرتے تھے۔ اس طرح صحابیات بھی کثرت سے روزے رکھا کرتی تھیں۔ اس لئے ہمارے بزرگان دین اور مرد حضرات اور خواتین کا بھی روزہ رکھنا معمول تھا اور روزے کی اہمیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت زیادہ ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''روزہ آدھی طریقت ہے''۔

نیز روزے میں بے شمار دنیاوی اور دینوی حکمتیں بھی ہیں اور ان کا اجر و ثواب بھی بہت کثیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ. (بقرہ:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ، جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس میں روزے رکھے''۔

رمضان کے روزے فرض کرنے میں بھی بڑی حکمت ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. (بقرہ:۱۸۳)

''اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض کئے گئے تھے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے''۔

اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ رمضان المبارک کے روزے ضرور رکھے کہ اس کی بڑی

Marfat.com

فضیلت ہے روزے کو عربی میں ''صوم'' کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں رک جانا، چونکہ بندہ روزے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نفس کی چاہتوں کو ترک کر دیتا ہے اس لئے اس کو روزہ کہا جاتا ہے۔ شرعی اصلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک اپنے آپ کو کھانے پینے سے روکنے کا نام روزہ ہے۔

ماہِ رمضان کی کس قدر فضیلت ہے اسکا اندازہ اس حدیث پاک سے ہوتا ہے۔

مدینے کے سلطان رحمتِ عالمیان ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک بند نہیں ہوتے جو کوئی بندہ ماہِ رمضان کی کسی بھی رات میں کوئی نماز پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر سجدے کے عوض اس کے لئے ستر نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے۔ جس میں ستر ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے دونوں پٹ سونے کے ہوں گے جن میں یاقوت سرخ جڑے ہوں گے پس جو کوئی رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ عزوجل مہینے کے آخر تک اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دوسرے رمضان تک اس کے لئے کفارہ ہو جاتا ہے اور ہر وہ دن جس میں یہ روزہ رکھے گا تو ہر روزے کے بدلے اس کے لئے ایک ہزار سونے کے دروازوں والا محل جنت میں عطا ہوگا۔ اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح شام مغفرت کرتے رہیں گے۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرے گا ہر سجدے کے عوض اسے ایسا درخت عطا ہوگا کہ اگر اس کے نیچے ایک گھوڑا سوار ۵۵۵ برس تک بھی چلے تو پھر بھی اس درخت کے دوسرے سرے تک نہ پہنچ سکے۔ (نزہتہ المجالس)

نیز روح البیان میں ہے کہ رمضان میں ابلیس قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس لئے تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر میری امت جان لیتی کہ رمضان کیا ہے تو تمنا کرتی کہ پورا سال ہی رمضان رہے''۔

ماہِ رمضان میں روزے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ عبادات کا بھی اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ماہ رمضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن روزوں سے افضل ہے اور ماہ رمضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحان اللہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ میں ایک ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے افضل ہے اور

Marfat.com

ماہ رمضان میں ایک رکعت پڑھنا بغیر رمضان کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔ (فیضان رمضان)

روزہ داروں کے لئے جنت کی بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایک مخصوص دروازے سے داخل کرے گا۔ اس دروازے سے سوائے روزہ داروں کے کوئی داخل نہ ہوگا۔

جیسا کہ حضرت سیدنا ابو سہیل حازم سے روایت ہے:

ماہ نبوت، مہرِ رسالت، قاسم نعمت، شافع امت، ﷺ کا فرمانِ عظمتِ شان ہے۔ بیشک جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو "ریان" کہا جاتا ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوگا۔ ان کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پس یہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، تا کہ اس سے کوئی داخل نہ ہو"۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین صفحہ ۲۵)

نیز روزہ اگر صحیح طریقہ سے رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں شاندار گھر تیار کرواتا ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ کا فرمان عظیم ہے۔ "جس نے ماہ رمضان کا ایک بھی روزہ سکون سے رکھا اس کے لئے جنت میں ایک گھر سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کا بنایا جائے گا۔ (مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۴۶)

روزہ دار جب روزے کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کا ہر عمل عبادت میں شمار ہوتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: مدینے کے تاجدار دلبروں کے دلبر محبوب رب اکبر کا فرمان ہے:

روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دعا قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے"۔ (شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۴۱۵)

روزہ، روزہ دار کو کھانے پینے سے روک دیتا ہے اس کے تمام دن کھانے پینے سے رکے رہنے پر بھی عمدہ بشارت دی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رحمت اللعالمین سید المرسلین ﷺ کا فرمان دلنشین ہے۔ "جس کو روزے نے کھانے پینے سے روک دیا جس کی اسے خواہش تھی اسے جنتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنتی شراب سے سیراب کرے گا"۔ (شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۴۱۵)

نیز اسی کے بارے میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مالک

Marfat.com

جنت ساقی کوثر محبوب رب عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پر اثر ہے۔

"قیامت والے دن روزے دار کے لئے سونے کا ایک دستر خوان رکھا جائے گا حالانکہ سب لوگ (حساب کتاب) کے منتظر ہوں گے"۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۶۴۰)

روزے دار پڑھ کر جھوم جائیں کہ ان کے لئے کیسی پیاری بشارت ہے کہ انہیں سونے کے دستر خوان پر بٹھایا جائے گا۔ اور وقت بھی ایسا کہ جب ہر کوئی روزے دار کے علاوہ حساب کتاب میں فکر مند ہوں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہو گا زمین تانبے کی مانند دہک رہی ہو گی۔ نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ لوگ حساب کتاب میں ہوں گے۔ دیکھنے والوں کو تعجب ہو گا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ کھا رہے ہیں اور ہم حساب میں ہیں جواب دیا جائے گا:

"یہ لوگ رمضان میں روزے رکھتے تھے اور تم روزے کھاتے تھے"۔

سحری کرنے پر اجر و ثواب

رمضان المبارک ایسا مقدس و متبرک مہینہ ہے کہ اس میں استعمال ہونے والا رزق بھی بابرکت ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس رزق کا حساب نہ ہو گا بلکہ بندہ اپنے فائدے یعنی پیٹ بھرنے کے لئے کھا رہا ہوتا ہے اور اللہ کے فرشتے اس پر رحمت بھیج رہے ہوتے ہیں۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کہ سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری میں برکت ہے"۔ (بخاری، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۸۴)

حضور اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان جلد ۵ صفحہ ۱۹۶)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے۔

"سحری پوری کی پوری برکت ہے پس تم نہ چھوڑو چاہے تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں سحری کرنے والوں پر"۔ (مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۲۶)

افطار پر اجر و ثواب

مومنوں کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے کیسا کیسا اجر و ثواب رکھا ہے کہ افطار کے وقت کھانا بھی

Marfat.com

ایسا فضیلت والا ہو جاتا ہے کہ اس کے کھانے سے انسان کو اجر و ثواب ملتا ہے۔

حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر وہ نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک ہے پاک کرنے والا ہے"۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۶۲)

روزہ افطار کرنے کا اجر و ثواب

روزہ رکھنے والے کو اگر اجر و ثواب ملتا ہے تو روزہ افطار کرانے والے کیلئے بھی بڑے اجر و ثواب کی بشارت ہے جیسا کہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مسلمان کو) روزہ افطار کروایا فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں"۔ (طبرانی، المعجم الکبیر جلد ۶ صفحہ ۲۶۲)

نیز حضرت سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی نمازی یا حاجی کو سامان (زادِ راہ) دیا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اسے بھی انہی کی مثل اجر و ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کچھ کمی ہو"۔ (السنن الکبریٰ النسائی، جلد ۶ صفحہ ۲۶۲)

نفلی روزے رکھنے پر اجر و ثواب

جس طرح رمضان کے روزے رکھنے کی بہت زیادہ فضیلت اور اس پر اجر و ثواب ہے اسی طرح نفلی روزے رکھنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ نفلی روزہ رکھنے والے کو اللہ عزوجل شہد کی مٹھاس کے ذائقے کا جنتی پھل کھلائے گا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا قیس بن زید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے۔

"جس نے ایک نفلی روزہ رکھا۔ اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگائے گا۔ جس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہو گا، اس کی مٹھاس شہد جیسی اور ذائقہ خالص شہد کی طرح خوشگوار ہو گا اللہ عزوجل بروزِ قیامت روزہ دار کو اس درخت کا پھل

Marfat.com

کھلائے گا''۔ (طبرانی، کبیر جلد ۱۸ صفحہ ۳۶۶)

اسی طرح نفلی روزہ رکھنے والے کو زمین بھر سونا بھی دیا جائے تو اس کا اجر و ثواب پورا نہ ہوگا۔

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان رغبت نشان ہے:

''اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اسے دیا جائے گا جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا''۔ (ابویعلی جلد ۵ صفحہ ۳۵۳)

نفلی روزہ رکھنے کا اس قدر اجر و ثواب ہے کہ نفلی روزہ رکھنے والا دوزخ سے دور کر دیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رضائے الٰہی کی تلاش میں ایک روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اتنا دور رکھے گا جیسے اڑنے والے کوے کی دوری جب وہ بچہ ہو حتیٰ کہ بوڑھا ہو کر مر جائے''۔ (احمد)

اس حدیث مبارک کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روزے سے مراد نفلی روزہ ہے۔ تلاش رضائے الٰہی کی قید اس لئے ہے کہ کوئی عمل بغیر اخلاص قبول نہ ہو اس کا کوئی ثواب نہ اس کے زائد ظہور ہو۔ اس میں اشارہ بتایا جا رہا ہے کہ جب نفلی روزے کا ثواب اس قدر ہے تو اندازہ لگاؤ کہ فرض روزے کا ثواب کیا ہوگا۔

روزے کے بارے میں چند مسائل:

- بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا، روزہ فاسد نہ ہوا خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفلی۔ (درالمختار، ردالمختار)
- کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی، تھوک کے ساتھ اسے نگل دیا روزہ نہیں ٹوٹا۔
- کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا بلکہ خود کان میں پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔
- دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہیں اترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔ (درالمختار، فتح القدیر)
- صبح صادق سے پہلے کھا پی رہے تھے اور صبح ہوتے ہی (یعنی سحری کا وقت ختم ہوتے ہی) منہ کا سب کچھ اگل دیا تو روزہ نہ گیا اگر نگل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری)
- بھولے سے کھانا کھا رہے تھے یاد آتے ہی لقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی منہ کا

Marfat.com

پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا اگر منہ میں لقمہ یا پانی یاد ہونے کے باوجود نگل گئے تو روزہ گیا۔

روزے کی سائنسی تحقیق

روزے کا نظامِ ہضم پر اثر:

نظام انہضام (Digestive system) بہت سے اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس نظام کا اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ سب سے پیچیدہ اعضاء خود بخود ایک نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں۔ روزہ ایک طرح اس سارے نظام پر ایک ماہ کا آرام طاری کر دیتا ہے۔

روزے کا سب سے بہترین اثر جگر پر ہوتا ہے۔ کیونکہ جگر کے کھانا ہضم کرنے کے علاوہ مزید پندرہ عمل اور بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح جگر تھکان کا شکار ہو جاتا ہے اسی وجہ سے صفرا کی رطوبت جس کا اخراج ہاضمہ کے لئے ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتی ہے۔ اور دوسرے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتی ہے دوسری طرف روزے کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹے آرام مل جاتا ہے۔

یہ روزے کے بغیر قطعی ناممکن ہے کیونکہ بے حد معمولی سی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصے کے برابر بھی، اگر معدہ میں داخل ہو جائے تو پورے کا پورا نظام ہضم اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر فوراً مصروف عمل ہو جاتا ہے۔

سائنسی نقطۂ نظر سے یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ اس آرام کا وقت ایک سال میں ایک ماہ تو ہونا چاہئے۔ انسانی معدہ روزے کے ذریعے بے حد مفید فوائد حاصل کرتا ہے۔ اس ذریعے سے معدے سے نکلنے والی رطوبتیں بھی بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے روزے کے دوران تیزابیت (Acidity) جمع نہیں ہوتی اگرچہ عام قسم کی بھوک سے یہ بڑھ جاتی ہے۔

دورانِ خون پر روزے کے اثرات:

دن میں روزے کے دوران خون میں کمی ہو جاتی ہے یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے۔ سیلوں کے درمیان مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے ٹشو یعنی پٹھوں پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ پٹھوں پر دباؤ عام ہضم ڈاسٹالک دباؤ دل کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

روزے کے دوران ڈاسٹالک پریشر ہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس وقت دل آرام کی صورت

Marfat.com

میں ہوتا ہے، مزید برآں، آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تناؤ یا ہائی پر ٹینشن کا شکار ہے۔ رمضان کے ایک ماہ کے روزے بطور خاص ڈاسٹالک پریشر کو کم کر کے انسان کو بے پناہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔

روزے کا اعصابی نظام پر اثر:

روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ عبادات کی بجا آوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام کدورتوں اور غصے کو دور کر دیتی ہے اس سلسلے میں خشوع وخضوع اور اللہ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہو کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح آج کے دور کے شدید مسائل جو اعصابی دباؤ کی صورت میں ہوتے ہیں تقریباً مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔

بچوں کے مرنے پر اجر وثواب

اولاد چونکہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ نیز والدین کی زندگی کی رنگینی کا سبب ہے۔ گھر میں اولاد سے خوشی اور رونق کا احساس ہوتا ہے۔ خصوصاً ماں کا تعلق بچے سے بہت قریبی ہوتا ہے لہٰذا اس پر کبھی آزمائش کی ایسی گھڑی آجائے کہ اس کا بچہ کم عمری میں فوت ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ مایوسی کا شکار ہونے اور اس غم میں نڈھال ہونے کی بجائے حوصلے سے کام لے اور اس پر ملنے والے اجر وثواب کا دھیان کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے رکھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے وہ ان پر صبر کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا اگر دو یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا دو۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی احادیث تو مرد لے گئے۔ آپ ہمارے لئے ایک دن مقرر فرما دیں۔ جس میں ہم آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ ہم کو ان چیزوں کی تعلیم دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم کی ہیں“۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فلاں فلاں دن جمع ہونا، ہم جمع ہوئیں، پھر ان کے پاس رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ تشریف لائے اور جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دیا تھا، اس میں سے ان کو تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو عورت خود سے پہلے اپنے تین بچے روانہ کرے گی وہ اس کے لئے دوزخ سے حجاب ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے تین مرتبہ کہا اور دو۔ رسول ﷺ نے بھی تین مرتبہ فرمایا۔ اور دو۔ (شرح صحیح مسلم شریف جلد ۷ صفحہ ۲۴۷)

ابوحسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بچے فوت ہو گئے۔ کیا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنا سکتے ہیں جس سے اپنے فوت شدہ لوگوں کے متعلق ہمارے دلوں کو تسلی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں! چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہیں۔ ان میں سے جن کی ملاقات اپنے ماں باپ سے ہوگی وہ اس کے ہاتھ یا دامن کو پکڑ لے گا۔ جیسے میں تمہارا یہ دامن پکڑ رہا ہوں۔ پھر اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک اس کو اور اس کے باپ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہ کر دے گا۔ (شرح صحیح مسلم شریف جلد ۷ صفحہ ۲۴۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر حضور پاک ﷺ کے پاس آئی اور کہا "یا نبی اللہ! ﷺ اللہ سے اس کے حق میں دعا کیجئے میں تین بچے دفن کر چکی ہوں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم نے بچوں کو دفن کیا؟" اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا "تمہارے لئے دوزخ سے مضبوط بندش ہوگی"۔ (شرح صحیح مسلم جلد ۷ صفحہ ۲۴۸)

صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ. (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ ابواب البر)

"مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت کے "دعامیص" ہیں۔ دعامیص، دعموص کی جمع ہے۔ دعموص اس چھوٹے جانور کو کہتے ہیں جو پانی سے الگ نہیں ہوتا۔ تو حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ ایسے نابالغ بچے لازماً اور دائماً جنت میں رہیں گے۔ اور جنت سے کسی طور جدا نہ ہوں گے۔ اور ایک ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق جنت کے دروازہ میں کھڑے اپنے والدین کے منتظر ہوں گے اور وہاں پر ان کا استقبال کریں گے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بچہ مرتا ہے اور فرشتے اس کی روح کو لے کر جاتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! تم نے میری بندی کو کس حال میں چھوڑا ہے جب کہ تم نے اس کے بیٹے اور اس کے پھل کو چھینا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم نے اسے تیری بلا پر راضی اور نعمتوں پر شکر گزار پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا

Marfat.com

''فرشتو! اس کے لئے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ اور اس کا نام ''بیت الصبر'' رکھو''۔ دوسری حدیث میں ہے۔ اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔ (سرور خاطر صفحہ ۶۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا ایک بچہ گم ہو اور اس کے گم ہونے پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے احد پہاڑ کے برابر اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ اور جس نے دو بچوں کی گمشدگی پر صبر کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا نور عطا کرے گا جو اس کے آگے چلتا ہوگا جو اس کے لئے موقوف کی اندھیری میں روشنی دے گا۔ اور جس کے تین بچے گم ہوئے اور اس نے ان کے گم ہونے پر صبر کیا تو اس سے جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جائے گا جب کہ وہ جہنم پر سے گزرے گی۔ (سرور خاطر صفحہ ۶۲)

جس نے چھوٹے بچے کے گم ہونے یعنی فوت ہونے پر صبر کیا اور اس نے اللہ کی راہ میں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

کہا تو اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور حق تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور اس چھوٹے بچے کو اس کے لئے حوض پر اللہ تعالیٰ ذخیرہ بنائے گا اور وہ بچہ قیامت کے دن جو پیاس کا بڑا دن ہوگا پانی پلائے گا۔ (سرور خاطر صفحہ ۶۳)

جن کا بچہ ایک ہو اور بلوغ سے پہلے فوت ہو گیا ہو تو وہ اس کے لئے جھگڑے گا اور اسے سیراب کرے گا۔ اگر اس نے اس کے فوت ہونے پر صبر کیا۔ اللہ سے ناراضگی اور اس سے لڑنے کے الفاظ منہ سے نہ نکالے ہوں۔ اس لئے کہ تمام مسلمانوں کے بچے حوض کے گرد حور و غلمان کے ساتھ ہوں گے۔ اور ان کے آگے چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے رکھے ہوں گے۔ وہ بچے اپنے ماں باپ کو پانی پلائیں گے۔ مگر جس نے اللہ عزوجل سے اس کے فوت ہونے کے وقت لڑنے جھگڑنے کے الفاظ منہ سے نکالے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجازت نہ دے گا کہ وہ بچے ان کو پانی پلائیں۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن موقف میں جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان سب کو جنت میں لے جاؤ۔ جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہوں گے تو خازن جنت کہے گا اے مسلمانوں کے بچو مرحبا! تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی حساب نہیں ہے۔ اس وقت وہ بچے کہیں گے ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟ خازن جنت ان سے کہے گا تمہارے ماں باپ تمہاری مانند نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ان پر گناہ، مطالبے اور بدیاں ہیں وہ حساب دیں گے۔ اور مطالبے پورے کریں گے۔ بچے کہیں گے ''انہوں نے ہمارے گم ہونے یعنی

Marfat.com

مرنے سے آج کے دن کے ثواب کی خاطر صبر کیا ہے"۔ان کی اس بات کا جواب خازنِ جنت نہ دے سکے گا۔حضور ﷺ نے فرمایا تو وہ بچے جنت کے دروازے پر کھڑے رہیں گے اور ہم آواز ہو کر چیخ ماریں گے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا باوجودیکہ وہ ان کے چیخنے کو خوب جانتا ہے۔ فرشتے عرض کریں گے۔اے ہمارے رب! یہ مسلمانوں کے بچے کہتے ہیں۔ہم جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر اپنے ماں باپ کے ساتھ۔"اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ان سب کو بھی داخل کر دو۔تو بچے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (سرور خاطر صفحہ ۶۵)

سیدنا مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے ان کی توبہ کا سبب پوچھا تو فرمایا میں محکمہ پولیس میں سپاہی تھا۔ گناہوں کا عادی اور پکا شرابی تھا۔میری ایک ہی بچی تھی اس سے مجھے بے حد پیار تھا۔دو سال کی عمر میں وہ فوت ہوگئی۔میں غم سے نڈھال ہو گیا۔اسی سال جب شب برأت آئی۔میں نے نماز عشاء تک نہ پڑھی خوب شراب پی اور نشے ہی میں مجھے نیند آ گئی۔میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا۔کیا دیکھتا ہوں کہ محشر برپا ہے۔مردے اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر جمع ہو رہے ہیں۔اتنے میں مجھے اپنے پیچھے سرسراہٹ محسوس ہوئی، پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو ایک قد آور سانپ منہ کھولے ہوئے مجھ پر حملہ آور ہونے والا تھا۔میں گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا سانپ بھی میرے پیچھے دوڑنے لگا۔اتنے میں ایک نورانی چہرے والے بزرگ پر میری نظر پڑی میں نے ان سے مع السلام فریاد کی ،انہوں نے فرمایا میں بے حد کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کر سکتا میں پھر تیزی سے بھاگنے لگا۔سانپ بھی برابر تعاقب میں تھا۔دوڑتا دوڑتا میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا۔ٹیلے کی اس طرف خوف ناک آگ شعلہ زن تھی اور کافی لوگ اس میں جل رہے تھے۔میں اس میں گرنے ہی والا تھا کہ آواز آئی پیچھے ہٹ جاؤ تم اس کیلئے نہیں ہو۔میں نے اپنے آپ کو سنبھالا دیا اور پلٹ کر دوڑنے لگا۔اور سانپ بھی پیچھے تھا۔وہی کمزور بزرگ مجھے پھر مل گئے اور رو کر فرمانے لگے ،افسوس میں بہت کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کر سکتا،وہ دیکھئے جو گول پہاڑ ہے وہاں مسلمانوں کی امانتیں ہیں وہاں تشریف لے جاؤ۔اگر آپ کی بھی وہاں کوئی امانت ہوئی تو انشاء اللہ عزوجل رہائی کی کوئی صورت نکل آئے گی۔میں گول پہاڑ پر پہنچا وہاں دریچے بنے ہوئے تھے۔ان دریچوں پر ریشمی پردے لٹک رہے تھے۔دروازے سونے کے تھے اور ان میں موتی جڑے ہوئے تھے۔فرشتے اعلان فرمانے لگے"پردے ہٹا دو" دروازے کھول دو شاید اس خوف زدہ کی کوئی امانت یہاں موجود ہو۔جو اسے سانپ سے بچا لے" دریچے کھل گئے اور بہت سارے مدنی منے چہرے

Marfat.com

چمکاتے جھانکنے لگے۔ ان ہی میں میری دو سالہ مدنی منی بھی تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ رو رو کر چلانے لگی، خدا کی قسم یہ تو میرے ابا جان ہیں۔ پھر زوردار چھلانگ لگا کر وہ میرے پاس آ پہنچی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ تھام لیا۔ یہ دیکھ کر وہ قد آور سانپ بھاگ کھڑا ہوا اب میری جان میں جان آئی میری مدنی منی میری گود میں بیٹھ گئی اور سیدھے ہاتھ سے میری داڑھی سہلاتے ہوئے اس نے پارہ ۲۷ سورۃ الحدید کی سولھویں آیت کا یہ جزو تلاوت کیا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ. (الحدید:۱۶)

''کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ عزوجل کی یاد اور اس حق (یعنی قرآن پاک) کے لئے جو اترا''۔

اپنی مدنی منی سے یہ آیت سن کر میں رو پڑا۔ میں نے پوچھا: بیٹی وہ قد آور سانپ کیا بلا تھی؟ اس نے کہا: ''وہ آپ کے برے اعمال تھے جن کو آپ بڑھاتے ہی چلے جا رہے ہیں'' قد آور سانپ نما'' بداعمالیاں آپ کو جہنم میں پہنچانے کے درپے ہیں پوچھا وہ کمزور بزرگ کون تھے؟ کہا وہ آپ کی نیکیاں تھیں چونکہ آپ نیک اعمال بہت کم کرتے ہیں لہٰذا وہ بے حد کمزور ہیں اور آپ کی مدد کرنے سے قاصر تھے میں نے پوچھا۔ تم یہاں پہاڑ پر کیا کرتی ہو؟ مدنی منی نے کہا: مسلمانوں کے فوت شدہ بچے مقیم ہو کر قیامت کا انتظار کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے والدین کا انتظار ہے کہ وہ آئیں اور ہم ان کی شفاعت کریں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں اس خواب سے سہم گیا تھا۔ الحمد للہ عزوجل میں نے اپنے تمام گناہوں سے رو رو کر توبہ کی۔

Marfat.com

Marfat.com

اللہ والے
اللہ والیاں
شاہراہ ہدایت
کیمیائے سعادت
خواجہ اویس قرنی
نظامی بنسری
شرح الصدور
شریعت محمدی کے ہزار مسائل
حضرت عائشہ صدیقہ
عجائب القرآن
غرائب القرآن
کامیاب ماں
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور
Voice: 042-7248657
Mobile: 0300-9467047
Email : zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com